TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222396
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱ ۶۷ ۳۱۵ ف Accession No. U1666

Author

Title فیروز علی اثر
مثنوی لوح محفوظ

This book should be returned on or before the date last marked below.

اِنّی جاعل فی الارض خلیفة

الحمد للہ والمنہ کہ

مثنوی لوح محفوظ

مرصعہ بہ نصاحت شمامہ زبدۃ الابرار عمدۃ الاخیار

مادحِ ائمہ اطہار شاعر شیرین گفتار سلالۃ السادۃ

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص بہ اثر رحمہ اللہ خالق البشر

در سنہ ۱۳۰۱ ہجری

بمحلیۂ طبع مزین گشت

انی جاعل فی الارض خلیفة

الحمد لله والمنة که

مثنوی لوح محفوظ

مرصع فصاحت شعار زبدة الابرار عمدة الاخیار

مادح ائمه اطهار شاعر شیرین گفتار سلالة السادة

الاطیاب خلاصة الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص به اثر رحمة الله خالق البشر

در سنه ۱۲۸۳ هجری

بمحلیه طبع مزین گشت

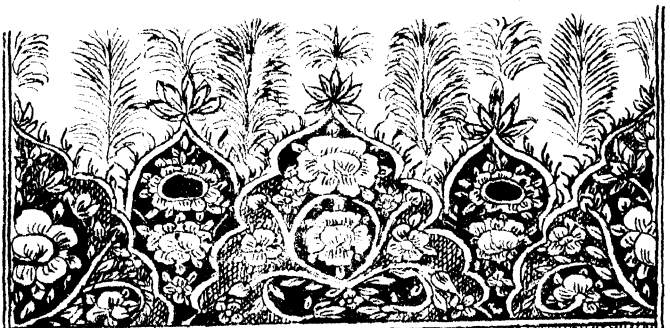

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہان اے اثر حمد رب جلیل
کہان اے اثر فکر عبد ذلیل

کجا عقل ناقص کجا کنہ ذات
کہ ہے عقل کل محو کار صفات

لگا پو مین عمر خضر ہو تمام
یہ منزل نہ کاٹے کٹے ایک گام

جہان کے قوی ہیکل و پیل زور
ہین اس راہ مین اک خط پامور

کہان طبع نازک کہان وہ جلال
سما خود ہے بال مگس پر وبال

زبان آوران جہان کہہ گئے
مگر آخر کار رہ رہ گئے

سوا عجز کے اور چارہ نہین
تعلی کا یارون کو یارا نہین

مین اک بندۂ بیچکار و ذلیل
وہ اک قادر کارساز جلیل

کہان نعمتین خاص عامی کہان
عیان ہو عیان اچہ سازم بیان

کیا خانہ زاد نبی و علی
کہون کیا جو عزت غلامی مین دی

کچہہ آئینۂ دل مین ملحوظ ہر
بغل مین عجب لوح محفوظ ہر

گناہون پہ جب علی چہا گئی
کہ اک آگ تہی لکڑیان کہا گئی

فدای جناب علی ولی
شب و روز مین میرے مان باپ بہی

کہ تا قائم پاک آل عبا
امام زمان خاتم الاوصیا

مسیحا نفس ہین مین اک جان بلب
مین اک مور ہون وہ سلیمان ہین سب

مسیحا کجا و سلیمان کجا
گدا کو کہان رتبۂ بادشا

کہ سب کرتے تہے انبیاے سلف
رجوع مہمات انکی طرف

مہین تو کیا رکھ لی عرفان مین بات
وہ کیا تجھسے مکرتے جو یہ التفات

بقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ

ملائک بھی دام تردد مین تھے
ہدایت کے عقدے انھین سے کھلے

نہین لے اثر منتہاے کرم
کرین جسقدر شکر ہو کم سے کم

کرین کچھ عبد ناک کا حق ادا
کہ اوفوا بعهدی ہو شرط وفا

شیاطین سے ایمان بچاتے رہین
ہمیشہ غم رنج کھاتے رہین

خصوص اس زمانے کا ہو وہ شعار
کہ مسدود ہو باب ہر کاروبار

امام زمان تک رسائی نہین
یہ دو چار دن کی جدائی نہین

زمانہ ہو فساق و فجار کا
زمانہ ہو حکام غدار کا

وہ ہو خلط انسے کہ شیعہ عوام
بلا قید ہین وقف فعل حرام

اگرچہ مسائل مین کچھ جانتے
پر احکام اکثر نہین مانتے

جو غائب ہوے ہین امام زمان
تو برباد ہو کاروبار جہان

خصوصاً یہ اقلیم ہندوستان
نہین لائق مسکن دوستان

تجاہل ہی بعضے بشر کا شعار
تغافل مین کٹتی ہی لیل و نہار

نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر
دمِ نزع کی سختیان الحذر

نہ پیش نظر قبر کی روئداد
نہ برزخ کی پروا نہ خوفِ معاد

نہ غیبت سے افسوس کچھ رسم و راہ
نہ رجعت سے آگاہ گمراہ آہ

لہذا سمیِ امامِ ہدیٰ
ولی خدا خامسِ اوصیا

جنھین مجلسی کہتے ہین خاص و عام
کلام اونکا بے مثل ہی لاکلام

رسالہ ہین رجعت مین اک لکھگئے
خرد نے کہا نظم کر تو اسے

مگر ہند کے روزمرے مین ہو
کہ دیکھین سنین سب مضامین کو

جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے
خدا کا نہ کفرانِ نعمت کرے

الٰہی بحبِ نبی فاطمہ
اثر کا مع الخیر ہو خاتمہ

دمِ پیچتن ہو دمِ واپسین
کرے فضل و رحم ارحم الرحمین

سنو گفتگوے دل دوستان — سنو رجعت پاک کا یہ بیان
کہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر — مسخر کریگا زمین و زمان
کریگا مگر قائم آل کی — رکاب سعادت مین جان بازیان

کروہ محدث مین جو ایک ہی — زمانے کے نیکون مین جو نیک ہی
کہ جسکا ہوا آب و گل اتقا — بالاتقاء و بالعلم و بالاتقا
محمد ہی وہ شیخ عالی گہر — سمی خلیل خدا کا پسر
نگہبان دین رسالت مآب — غرض اوسکی غیبت مین ہی اک کتاب
زبانی بو خالد کابلی — سند معتبر اوسمین ہی اک لکھی
کہ ابن علی خامس اوصیا — یہ اکبار ارشاد فرما ہوا
حضرت امام محمد باقر
کہ گویا ہم اب آشکار و عیان — ہین اوس قوم کو دیکھتے بیگمان
کہ مشرق سے آکے فی الواقعی — کرین دعوتین دین اسلام کی

سنی انسنی کر دین مخلوق جب — مگر رکرین دین حق د طلب

پر اس ختم حجت کے من بعد بھی — نمانین کسی طرح پھر مدعی

بڑھے رد و انکار مین جب سخن — تو اک قلزم قہر ہو موج زن

غضب کے اوٹھین جوش اوس قوم سے — دلیر دنکو ہون شوق جو رنگ کے

جو برہم ہون یہ شیر اللہ کے — ہرن ہون ابھی ہوش روباہ کے

بدل جائین تیور جو اوس قوم کے — تو خود دار دن کے پسینے ہون جو صبا

سر معرکہ ہون جو تیغین علم — رہے منکرون کا نہ پھر دم مین دم

دلیران دین جب کے ہون خشمگین — تو مخذول ہو ہو کے سب اہل کین

کرین دین حق بھی اگر اختیار — نہ پائین امان الامان زینہار

کرین تا بہ رغبت نہ باغی قبول — کہ فرمانروا ہون یہ قدرت کے پھول

مگر متبع فی الحقیقت بنین — تو وہ پادشہ یہ رعیت بنین

جوانانِ مفتون قومِ سعید
یقیناً بلطفِ خدا ہین شہید

زمانے مین اوسدن سے شام و پگاہ
اوسی قوم سے ہونگے سب بادشاہ

کسیکو ندینگے وہ یہ تخت و تاج
سلاطین عالم سے لینگے خراج

مگر ہان جنابِ امامِ زمانؑ
ہون جسوقت رونق افزاے جہان

کرین سلطنت شہ کو تفویض سب
بحد اطاعت بحد ادب

سنو اک روایت مین تازہ کہون
یہ مین نے سنا ہی کہ پہلے یہان

کرین بادشہ آٹھہ پہر خرچ
گئی بد کئی نیک ہون حکمران

کرین پھر امامِ زمانہ ظہور
کہ ہی وہ شہنشاہ عالم نوان

اوسی نسخے مین شیخ موصوف سے
روایت یہ ہین معتبر لکھہ گئے

کہ ابن محمد امام جعفر صادقؑ
امام ششم کہتے ہین غور کر

کہ اک روز سبط پیمبر حسینؑ
شفیع امم سرور محشرین

یہ گویا ہوے باپ سے یا علیؑ — زمانے سے کب ہونگے خارج شقی

کہا اس جہان کو نہ پروردگار — کرے پاک کفار سے زینہار

یہانتک کہ جاری ہو خونِ حرام — بہت اس زمین پر دمِ صبح و شام

پھر ابنِ عمِ سیّد الانبیاؐ — یہ تفصیل ارشاد فرما ہوا

کہ اولاد سفیان و عباسیان — فلان و فلان و فلان و فلان

جہان مین ہون فرمانروایان جور — جہان تک رہے خلق مین اونکا دور

شقی ظلم پر چست باندھین کمر — کرین نیک و بد کو وہ زیر و زبر

جو سب کر چکے شرح المختصر — تو فرمایا حیدر نے جانِ پدر

کہ جسدم خروج اک کرے پادشاہ — خراسان سے باشوکت و فر و جاہ

تو اول وہ ملتان و کوفے مین آے — مسخر کرے اپنے قبضے مین لاے

پھر انبار سے کاوان کا وہ ملک لے — جزیرہ جو ہے متصل بصرے کے

چڑھے ایک ہم مین سے گیلان پر
معین اوسکے ہوجائین اہلِ ابر

کرین اہلِ دیلم بھی اوسکی مدد
ابر کی ہی اک استر آباد حد

پئے خاطرِ جان فرزندِ ما
کشایند ترکان نشان جابجا

غرض خوب اطراف عالم مین پھر
یہ اخبار ہوجائین جب منتشر

زمانے مین برپا ہو جنگ و جدال
ہر اک سمت فتنہ ہر اک سو قتال

یہانتک کہ بصرے مین ہو قتل عام
یہی صبح ہو صبح اور شام شام

کرے پھر خروج اور اک بادشاہ
شہنشاہ دی رتبہ و عز و جاہ

تو پھر باب علم رسولِ خدا
علیِ ولی سید الاوصیا

مفصل یہ احوال سب کہہ گئے
کہ راوی سے مضمون کچھ رہ گئے

مگر کہتے ہین شیخ موصوف نے
کہا پھر سنا اسطرح شاہ سے

کہ لشکر بہیا ہون جب فوج فوج
تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

کرے قتل فوج اپنے فرزند کو
تو ناگہ پھر اک بادشہ اور ہو

کہ دعوی کرے خونِ مقتول کا
تہِ تیغ ہو جائین سب اشقیا

غرض تھوڑی مدت کے مابعد پھر
وہ غائب کہ ہون جسکے سب منتظر

امامِ زمان سیدِ کائنات
سمی نبی شاہراہِ نجات

بہت جسکے مقدم کا مشتاق ہون
جدائی مین دنرات نا چاق ہون

مگر بیشتر ہونگے ناقدر دان
تفو باد بر ہمچو اہلِ زمان

کہ غفلت امامِ زمان سے کرین
زیان اپنا ایمان و جان سے کرین

نہ سمجھین فضائل کو اوسکے جہول
کہ اوقات ضائع کرین بوالفضول

جو اہلِ جہان اوسکے قائل ہون
شرف دین و دنیا کے حاصل ہون

کہ ہے سید انس و جان وہ امیر
جہان مین پناہِ صغیر و کبیر

کہ ہے خاصۂ حضرتِ ایزدی
فضیلت اوسے جملہ عالم پہی

رسالت ہوئی مصطفےٰ پر تمام
امامت ہوا اوس پیشوا پر تمام

علیؑ ولی نے جو پھر کی نظر
شہ کربلا سے کہا اے پسر

نظیر اوسکا ہوگا نہ انصاف مین
مگر ہوگا وہ تیرے اخلاف مین

صفت اوسکی ممکن نہین اے حسینؑ
نہین مثل اوسکا کہین اے حسینؑ

میان دو رکنِ حریمِ خدا
کرے وہ ظہور اے شہِ کربلا

بہت کم ہون اوسوقت مردان دین
زمانے مین ہمراہ سلطانِ دین

وہ ہوسب پہ غالب مگر سر بسر
چہ قومِ نبی جان چہ نوعِ بشر

جہاد اوسکا ہوقاف سے تا بقاف
کہ روے زمین کافرون سے ہو صاف

زہے رتبۂ بندۂ خوش نہاد
کہ اوس عہد مین ہو شریکِ جہاد

حضوری مین حاضر ہو بیساختہ
رہے وہ رفاقت مین جان باختہ

کرین جبکہ سرکش اطاعت مین فرق
کرے آب آہن مین اون سبکو غرق

یہان تک ترقی ہوا اسلام کی ۔ نہ باقی رہے کفر کا نام بھی

سنو نکتہ پردازِ سرِّ خفی ۔ حقیقت کرون اس جگہ کچھ بیان

بیانِ حروف سر سورہ ہا ۔ جو قرآن مین وارد ہین معنی نہان

حدیثون مین وارد ہوا ہی تمام ۔ مگر سب پہ ظاہر ہین دشواریان

ثقہ ہین ثقاتِ محدث مین ایک ۔ محمد بنِ شیخ مسعود نیک

یہ تفسیر مین اپنی ہین لکھ گئے ۔ بلید خردمند کے باپ سے

کہ فرزند بیمار دشتِ بلا ۔ سمیِ جنابِ رسولِ خدا

ملقب بہ باقر علیہ السلام ۔ یہ ارشاد فرماتے ہین وہ امام

کہ وہ حرف حرف انتخاب انتخاب ۔ جو ہین اوّل سورہ ہاے کتاب

مرکب جو زنہار ہوتے نہین ۔ مقطع جنھین کہتے ہین اہل دین

ہی اونمین نہان علم بے انتہا ۔ وہ ہین حاملِ سرِّ قدس خدا

ہوا جبکہ نازل الٓمٓ میانِ کتابِ خدائے علیم

بقرمین مع نہ حروفِ یسین تو اعداد سے اوسکے یون ہی مبین

قولہ تعالٰی ذٰلک الکتب

رسالت محمد کی ظاہر ہوئی باکنافِ عالم خفی و جلی

یہ نورِ حقیقت ہوا جلوہ گر ہوا نخلِ ایمان ہر اک بار ور

زبان زد شہادت ہوئی باتمام قوی ہوگیا دینِ خیر الانام

مگر خلق آدم سے اوس وقت تک کہ پیدا ہوے شاہِ جن و ملک

گئے سال جسدم برابر شمار ہوئے سب ۱۱۰۳ یکصد و شش ہزار

کہا پھر شہِ دین نے یہ ماجرا مفصل ہے قرآن مین سب لکھا

حروفِ مقطع پر کر تو نظر * گئی جا ہین سو رون کی آغاز پر

گنے گر حروفِ مقطع کوئی مگر نہ آے کوئی حرف بھی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام جہان پر ہو اک اک مقطع تمام

ہر اک دور مجموع پر کرکے غور
نکالو ہر اک واقعہ کو بفور

مقطع کا جب دور ہو منتہی
عدد اونکے لیکر جوگن لے کوئی

کہ ہے ایک بنی ہاشم اوس سال مین
خروج اس زمین پر ہر اک حال مین

پھر ابن علی سب کے حالات سے
بہ تفصیل ارشاد فرما ہوئے

کہ ہے اولین سرور کائنات
شہ تشنہ کامان نہر فرات

دوم اوّل شاہ عباسیان
تو آخر جناب امام زمان

کہ ہے قائم آل خیر الانام
محیط جہان مرکز انتظام

بہ ترتیب یہ سب انھین حرفون پر
کرینگے خروج ایک دن بیخبر

یہ سب راز مخفی ہے اے دلشعور
سمجھکر چھپانا اسے بالضرور

مؤلف کا ہے مدعا اختصار
مترجم نے بھی یونہین انجام کار

لکھا ہے عموماً کہ المختصر
احادیث مشکل سے ہے یہ خبر

نہین آجتک گوش زد یہ ہوا
کہ اسکو کسی نے کہین حل کیا

غرض اسکی تصریح دشوار ہی
کھلا ہی نہین کیا یہ اسرار ہی

سنو رہ نوردانِ راہِ نجات
کہ دنیا مین آمی بہارِ جنان

بابنِ سلیمان بردہ فروش
جو کہ سن چکین اپنی سب داستان

جناب ملیکہ بہ نرجس شہیر
چلین شکل گل جانبِ بوستان

بنِ بابویہ اور طوسی ہم
خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

ہی اسطرح بشر سلیمان سے نقل
ذرا کھول لین مومنین کوش عقل

جناب امامِ دہم کا غلام
ہی کافور جس پاک طینت کا نام

طلبگار آکر جو میرا ہوا
حضرت امام علی النقیؑ
تو مین شہ کے گھر ساتھ اوسکے گیا

جو پونہچا تو بعد درود و سلام
حضوری اقدس مین بایا مقام

مخاطب ہوے یون شہ بحر و بر
خوشا بخت اے بشر نیکو سیر

مقرب ہی تو آلِ انصار مین
ہی یوسف محبت کے بازار مین

خریدارِ قربِ الٰہی ہی تو
حبیبِ رسالت پناہی ہی تو

ہمیشہ ہمارا مددگار ہی
تو جنسِ ولا کا خریدار ہی

ہر اک طرح اے بشر نیکو سیر
محبت مین پایا تجھے معتبر

تجھے اک شرف آج دیتے ہین ہم
کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہین ہم

کہ ہو کشورِ دین مین تو تاجدار
ملے شیعون مین عزت و افتخار

ہمارے محبون مین نامی ہو تو
شرافت کے گھر مین گرامی ہو تو

سن اک بات کہتے ہین اے نامور
تجھے آج دیتے ہین ہم وہ خبر

کہ موقوف ہی جسپہ لیل و نہار
زمین و زمان کا یہ سب کاروبار

وہ مخفی ہی اے بشر رازِ خدا
پئے حجتِ خاتم الاوصیا

ملا تو ہی ہی اہلِ اس راز کا
مفصل کہون تجھسے یہ ماجرا

مجھے مول لینی ہی اے ذی تمیز
تری معرفت ان دنون اک کنیز

پھر اک نامہ لکھکر دیا بیدرنگ
بخطِ فرنگ و بلفظِ فرنگ

لفافے پہ مُہر منور بھی کی
پھر اک مجکو ہمیان زر لاکے دی

کہ تھین دو صد دست سب اشرفی
لبالب سراسر زرِ سرخ کی

کہا پھر کہ بغداد کو بیخطر
روانہ موجلدی پہونچنا مگر

بروزِ فلان اور وقتِ پگاہ
ٹھہر کر سرِ جسر کرنا نگاہ

یہانتک کہ ساحل پہ آئین وہان
وہ سب کشتیان جن پہ ہون لوگ یمان

خریدار بھی پھر کثیر و قلیل
امیران عباسیان کے وکیل

عرب کے جوانون کے بعضے بشر
کنیزون کے ہون مشتری بیشتر

بس اوسوقت بردہ فروشونمین تو
کھڑے ہوکے تکنا وہین چارسو

عمر ہی جو مشہور ابنِ یزید
وہ حضار مین پاکے میلِ خرید

کہیگا کہ لایا ہون مین اک کنیز — بڑی صاحب عفت و باتمیز

کیا پھر یہ ارشاد ہان یاد رکھہ — نہ اس فکر سے دلکو آزاد رکھہ

کہ وہ جامۂ گندہ ابریشمی — وہ پہنے ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی

سنے گی خریداروں کے جب وہ نام — تو رومی زبان مین کریگی کلام

غضب ہی ہو اسکر کیسا بپا — بس اب میری عفت کا پردہ اٹھا

یکایک خریداروں مین اک عرب — کہیگا عمر سے بلفظ عرب

مین دیتا ہون لو تین سو اشرفی — یہ لونڈی مجھے دو کہ ہون مشتری

پسند آئی ہی اسکی عفت مجھے — کہان پھر ملیگی یہ دولت مجھے

تو بس وہ کنیز سعید جہان — اوسکی زبان مین کہے اوس سے ہان

اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی — ملے اوسکی سب تجھکو شاہنشہی

نہ مین تجھسے راضی ہون ایمر ہیچ — تو کیا جانے جو کچھ کہ ہی اسمین ہیچ

عبث میری قیمت مین یہ مال زر — ارے بوالہوس تو نہ برباد کر
عمر اس سخن پر کہیگا بتا — ترے بیچنے کی ہی تدبیر کیا
کسی مشتری پر اسیطرح تو — جو راضی نہوگی کسیطرح تو
نہ بیچون تو مجھکو گوارا نہین — سوا اسکے کچھ اور چارا نہین
یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز — نہ تعجیل کر اتنی اے بے تمیز
دلیلون کا حامی ہی رب جلیل — وہی ہوگا تو دیکھ میرا کفیل
وہ خلاق ستار دانا ہے راز — بڑا اپنے بندون کا ہی کارساز
مرا مشتری ہوگا پیدا ہین — مرے قدردان کا وکیل امین
کہا شہ نے یہ سنکے تو سر بسر — اوسیدم وہان جا نہ پھر دیر کر
عمر سے ملاقات ہو جب وہان — یہی صاف کہنا کہ اے مہربان
بلفظ فرنگ و بخط فرنگ — ہم اک نامہ لائے ہین لو بیدرنگ

ہمارے موکل نے ہر لکھدیا
سراپا بہر وسخا و وفا

یہ لو ہمسے پونہچا دو سو کینز
زبانی یہ کہنا کہ اے ذی تمیز

یہ خط پڑھکے راضی ہو بے گفتگو
تو اس صاحب خط سے اے نیکخو

کہ ہین اوس جناب مقدس کے ہم
وکیل امین بندۂ بے درم

غرض جبکہ بغداد کو مین گیا
جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا

یکایک جو رجس نے خط کھولکر
بہ فرط تمنائے دل کی نظر

بہت رو نی مانند ابر بہار
جدائی مین تڑپی بر نگ ہزار

قسم پر قسم دیکے بولی عمر
خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر

اسیدم اسی صاحب خط کے ہاتھ
مجھے بیچ لطف و مروت کے ساتھ

اگر تو نہ بیچیگا اے مرد دون
تو ہوگا ابھی تیری گردن پہ خون

ابھی جان دونگی مین ہونگی ہلاک
نہ کچھ ہاتھ آئیگا جز مشت خاک

عمر نے یہ سنکر جو کی لیمن فکر | کیا مین نے بھی جاکے قیمت کا ذکر
رہین پہلے تو گفتگو مین کمال | مگر آخر کار بے قیل و قال
جو قیمت مین شہ نے مجھے تھا دیا | اوسی پر بس آخر ہوا فیصلا
غرض مین نے اوسدم عمر کو دیدین | وہ یکمشت سب اشرفی گنکے دین
فرحناک اوٹھی کنیز سعید | وہ دن اوسکے حقمین ہوا روز عید
جو بغداد مین لے لیا تھا مکان | مرے ساتھ ساتھ آئی جس دم روان
جو پہونچی تو پھر نامہ کو وا کیا | دیا بوسہ اور آنکھون پر رکھ لیا
ملاحظ شہ اپنے تن پر کبھی | ملا کاکل پرشکن پر کبھی
کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی یاد | کبھی کہتی تھی پائی دلکی مراد
کبھی بوسے لیتی تھی وہ خندہ رو | کبھی شکر کرتی تھی وہ ماہرو
تعجب سے مین نے یکایک کہا | تو اس خط کو کیون چومتی ہی بھلا

نہین صاحبِ خط کو دیکھا کبھی
ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی

یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبار
کہ ای شخص کم معرفت ہوشیار

مگر شاید اب تک تو آگہ نہین
یہ ہین عترتِ سید المرسلین

خدا کے ولی سب ہین مشکلکشا
یہ ہین اوصیائے شہِ انبیا

شرف انکے واللہ مخفی نہین
یہ غفلت کبھی دیکھ اچھی نہین

مری بات پر دلسے تو کان دھر
کہ ظاہر ہو یہ راز اے بیخبر

جو ہو دستِ دانش مین دامانِ عقل
کرون اپنا احوال سب تجھسے نقل

ملیکہ مرا نام ہی اے عرب
سناؤن تجھے اب حسب اور نسب

یشوعا مرا فرزندِ سلطانِ روم
مرا باپ ہی شہرۂ مرز و بوم

ہی مان دختر ابنِ شمعون مری
کہ عیسی بن مریم کا تھا وصی

خبر دون تجھے اب با مرِ عجیب
کہون سرگذشت عجیب و غریب

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی — تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی
بھتیجے سے اپنے کرے میرا عقد — کہ سودا ہر اک جنس کا ہے یہ نقد
بس آراستہ کر کے دولت سرا — وہین بھیجدین دعوتین جا بجا
حواریِ عیسیٰ کی اولاد سے — ہوئے جمع سیصد جو عباد تھے
پھر اشراف و ذی منزلت اور بھی — ہوے جمع سبعات سو آدمی
قبائل مین جو لوگ سردار تھے — جو لشکر کے افسر تھے اخیار تھے
وہ سب آئے ملکر وہان ایکبار — ہزار و ہزار و ہزار و ہزار
تو پھر حسبِ حکم شہِ تاجدار — سر بر ایک لائے جواہر نگار
جو ایام شاہی مین وہ پیشتر — مکلل ہوا تھا بسیم و بزر
بہت پر تکلف نہایت وسیع — کہ چالیس پایہ تھے اسمین رفیع
کٹہرے پہ اوس تخت کے جا بجا — بتون کو چلیپاؤن کے جڑ دیا

بھتیجے کو پھر اپنے بلوا لیا + سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا

گشیشون نے پھر آکے سب الطلب ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب

اوٹھے لیکے انجیل کو کھولکر یکایک جو چاہا پڑھین بیخبر

چلیپا و بت ہوکے سب سرنگون زمین پر گرے بے سبب سرنگون

ہلے پائے چالیسون اکبارگی ہوا واژگون تخت منحوس بھی

ہوا ہوگئے سب کے ہوش و حواس یہ طاری ہوا خوف و بیم و ہراس

بھتیجا وہ قیصر کا خوابیدہ بخت زمین پر گرا غشی مین زیر تخت

گشیشونکے بھی رنگ اوڑ اوڑ گئے ہوائی چھٹی رخ پہ دل کانپ اوٹھے

عجب طرحکے تہلکے پڑ گئے زمین خجالت مین گڑ گڑ گئے

غرض جبکہ کچھ کچھ افاقہ ہوا گشیشون نے قیصر سے کی التجا

بس ای شاہ کہتے ہین اب صاف صاف ہمین ایسے بدکام سے رکھہ معاف

کہ جسکی نحوست یہ ہی دیکھئے
کہ اب دین عیسی نہ باقی رہے

کرے جلد زائل خدا ے جلیل
انصارا ہون عالم مین خوار و ذلیل

یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات
کہا چپ رہو فال بد ہی یہ بات

اوٹھو تخت کو پھر اوٹھاؤ تم اب
چلیپا و بت پھر کرو نصب سب

بلا لاؤ بھائی کو بد بخت کے
یہ تزویج لازم ہی اوسکے لئے

بنا چار وہ حکم لاے بجا +
ہوا وہ جو تھا پہلے واقع ہوا

کرے بت ہوا تخت بھی زرنگون
ہوے اپنے افعال پر سرنگون

کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا
جدہر جس نے چاہا اودہر چل دیا

عجب طرح کی مردنی چھا گئی
نحوست خطا کارونکو کھا گئی

تڑپنے مین بجلی تھا رومین ابر
جہان ہو گیا چشم سلطان مین قبر

نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا
وہ خاموش اوٹھکر محل مین گیا

خجالت سے عارض ہوا یہ حجاب
کہ منہ پر ندامت سے ڈالی نقاب

وہان الغرض رہگئی میری بات
مرے بخت بیدار نے کردی رات

ادھر اپنی عادت پہ مین سو گئی
اُدھر اور سے اور کچھہ ہو گئی

شبِ قدر تھی یا شبِ عید تھی
وہ معراج کی شب شبِ دید تھی

یکایک یہ دیکھا بصد احترام
کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام

اوسی قصر مین جلوہ افزا ہوے
حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے

پھر اک منبرِ نور رکھا وہان
ہو رفعت مین ہم پایۂ آسمان

تو پھر حضرتِ سید الانبیا
ہوے بزمِ شادی مین رونق فزا

وہ نامِ خدا ابنِ عمِ وصی
امیرِ دو عالم علی ولی

مع زمرۂ عترتِ طاہرین
امامانِ دینِ رسولِ امین

بسانِ تن و روح ہمراہ تھے
نبی آفتاب اور سب ماہ تھے

مسیحا نے آکر جو دیکھی وہان
ہوئے پیشوائی کو اُٹھکر رواں

بہ تعظیم لے آئے جب آپ کو
کہا مصطفےٰ نے کہ بھائی سنو

جگر بند میرا یہ ابن علی
وہ بیٹھا ہی دیکھو حسن عسکری

اسے ساتھ لایا ہون مین یا اخی
ترے گھر مین بیٹی ہی شمعون کی

ملیکہ جہان مین جو مشہور رہی
مجھے اب یہی دلسے منظور ہی

یہ نسبت مناسب ہی نام خدا
یہی میرے آنے سے ہی مدعا

تو عیسیٰ نے کی سمت شمعون نگاہ
کہا کیا ہی رتبہ ملا واہ واہ

ملا خاندان شہ انبیا
مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا

سزاوار شمعون اب ہوگئے
شرف دونون عالم کی تیرے لئے

بس اپنے رحم کو بلا گفتگو
ملا آج آل محمد سے تو

کہا سنکے شمعون نے عیسیٰ قبول
کیا مین نے حضرت یہ رشتہ قبول

سب آنے مین اوس منبر نور پر
ہوے رونق افروز المختصر

وہین مشعر حمد و شکر و ثنا
محمدؐ نے اک خطبہ انشا کیا

سیحانے صیغہ مرے عقد کا
جناب حسن عسکریؑ سے پڑھا

حواری عظام و آل کرام
ہوے شاہد حال اوسکے تمام

اودھر ہو چکا جب یہ سب کار و بار
ادھر خواب سے مین ہوئی ہوشیار

جو بستر سے مین آنکھ ملتی اوٹھی
تپ ہجر جانان مین جلتی اوٹھی

وہ سوحسرتین نیم جان ایک مین
جہانکی وہ نیرنگیان ایک مین

دل زار پر ابر غم چھا گیا
کلیجا میرا منہ کو آ آگیا

کسی سے جو کچھ کہ نہ سکتی تھی مین
تو سوی فلک چپکے تکتی تھی مین

غم ہجر جانانہ مین کھو گئی
کھلی آنکھ تقدیر جب سو گئی

اندھیرا سا آنکھو نمین اک گھر گیا
زمین پھر گئی آسمان پھر گیا

نہ مونس نہ ہمراز کوئی کہین ہوا خوف افشا جو روئی کہین

یگانے شب و روز بیگانہ وار مرے مُنہ کو تکنے لگے بار بار

مین اک روز یون دلسے کہنے لگی یہ عشق حقیقی نہین کچھ ہنسی

رہے ضبط مد نظر روز و شب تصور مین دلدار سے لب بلب

دمِ سرد لب تک نہ آنے کبھی مگر یہ تصور نجانے کبھی

نہ دیکھے کوئی دیکھ آنکھون مین نم کوارا ہے رنج و درد و الم

جو خون جگر پیکے غم کھائے نہ فرقت مین زنہار گھبرائے

ہر چند ہے خزانِ فراقِ نگار کوئی دم مین آتی ہے فصلِ بہار

وہی پھر چمن اور بلبل وہی روش بیل پتی وہی گل وہی

وہی کھلکھلانا وہی چہچہے ترنم وہی ہین وہی قہقہے

وہی رنگ و بو سب ہوا ئین وہی وہی ناز و غمزہ ادائین وہی

نسیم بہاری چمن در چمن
خیابان خیابان سمن در سمن

وہی سنبلِ زلف کی نکہتین
وہی تختلئے اور وہی صحبتین

کٹے عیش مین عمر باغ و بہار
نہ پہلو سے زنہار سرکے نگار

جو یہ راز مین نے کیا سب عیان
تو مانند جان دل نے رکھا نہان

اقارب سے تھا خوف جو قتل کا
نہ یہ خواب ہرگز کسی سے کہا

ہوا ضبط سے اور تغیر حال
دوچندان ہوا اور شوقِ وصال

ہوئی عاشقی آتش افروز اور
دکھائے تپِ ہجر نے سوز اور

دیا تاب و طاقت نے آخر جواب
لیا ضعف نے رنگ حسن شباب

وہ جوڑا مرا ارغوانی لیا
یہ خلعت مجھے زعفرانی دیا

مری روح تھی جسم لاغر پہ بار
زمین کو مرا سایہ تھا ناگوار

ہوا کوہِ غم سنگِ جانِ حزین
کہ سب پر بیان تک مری سنگین

اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی
جگر پر سنانِ الم چل گئی

لہو ساتھ اشکونکے آنے لگا
مرا تن بدن سنسنانے لگا

ہوی ترک آب و غذا ایکبار
تصور مین جانان سے تھی ہمکنار

خموشی خوش آتی تھی لیل و نہار
کہ آنکھونمین پھرتی تھی شکل نگار

کسی نے تجھے کچھ یہ بات کی چھیڑ کر
تو پتھر سا دل پر لگا الحذر

عزیزونمین جب خوض چرچے ہوے
تو ملکر سب آے مجھے دیکھنے

کسی نے کہا ہاے یہ کیا ہوا
یہ حسن شباب اور یہ عارضا

کہن چاند کو لگ گیا دیکھئے
دکھاتی ہی تقدیر کیا دیکھئے

الہی ابھی کیا سے کیا ہوگیا
پری کا گذر اسپہ یا ہوگیا

یہ تپ یہ تعب الامان الامان
کہ ہی بات کرنی بھی اسکو گران

کہا مجھسے پھر کچھ تو دلکی کہو
کہوا تو ہی کیا گذرتی کہو

بھلا کچھ تابِ سخن کیا نہین — جو کہتے ہین ہم سنتی ہو یا نہین
اگر باتین کرنی ہون تمکو محال — کہو کچھ اشارون ہی مین دلکا حال
بس اتنے مین روتا ہوا بیحواس — جو قیصر بھی وارد ہوا میرے پاس
تڑپکر وہ نالے کئے متصل — کہ حضار کا ہل گیا جس سے دل
ہوئی شورِ ماتم سے ہشیار مین — ہوئی خواب غفلت سے بیدار مین
جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان — کہا سب تمھین پر تو ہین نوحہ خوان
خدا نے یہ صورت دکھائی ہمین — پھر آواز پیاری سنائی ہمین
بفرمانِ قیصر او سیدم وہین — طبیبونکو سب لائے میرے قرین
دوائین بنا کر پلانے لگے — تپ دل سے لیکن نہ آگاہ تھے
غرض ہر طرح روم کے ملک سے — جہانتک اطبائے حاذق تھے
سبھون نے دوا میری کی بیشتر — ولیکن ہوا کچھ نہ مجکو اثر

نہ صحت نہ مطلق افاقہ ہوا
گڑا کے کا فاقہ پہ فاقہ ہوا

تو رو رو کے قیصر نے مجھسے کہا
کہو کچھ تو اے نورِ چشمِ حیا

دلِ زار کیا چاہتا ہی بتا
مہیا کرون کونسی شے بتا

جہان مین جو ہو آرزو کچھ تجھے
علانیہ آگاہ کردے مجھے

کہ مین خاک چھانونگا تیری لئے
جہان خاک چھانونگا تیری لئے

یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی
مجھے اپنی جانِ حزین کی پڑی

کہین اوس سے وہ خواب کہتے اگر
تنِ زار پر پھر نہ رہتا یہ سر

وہ ملحد تھا مرتد تھا بے اشتباہ
مجھے بھیجدیتا سوے قتلگاہ

یہی بات مین نے بنا کر کہی
کہ باقی ہی میری ہوس اک یہی

مسلمان جو ہین تری قید مین
رہا کردے اے جد اگر تو انھین

میرے دلکو ہی یہ بھروسا بڑا
کہ عیسیٰ و مریم بہرہ عطا

ابھی بے دوا چاہین اچھا کرین — دوبارا مجھے زندہ گویا کرین
یہ سنکر کیا قیدیون کو رہا — تو مین نے کچھ اظہارِ صحت کیا
تناول کیا مین نے اونھکر طعام — ذرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام
جو قیصر یہ آثارِ صحت کھلے — تو خوش ہو گیا بڑھگئے حوصلے
ہمیشہ اسیرانِ اسلام کی — تہِ دل سے تعظیم و تکریم کی
مگر جاگتے سوتے لیل و نہار — ادھر تھا وہی وصل کا انتظار (فعل ہنی)
کھلی آنکھ باطن مین ظاہر مین بند — تصور مین جانانۂ حق پسند
اوٹھی صبحدم ڈھونڈھتی شامِ وصل — لیا بالشِ خواب سے کامِ وصل
طلب مین تجسس مین سر تا بسر — ہوی چودھوین رات بھی جب بسر
تو مانندِ ماہِ شبِ چاردہ — ہوئی چاندنی نور کی خوابگہ
کھلی چشمِ باطن تو ظاہر ہوا — کہ بنتِ رسول خدا فاطمہؑ

مجھے دیکھنے کو بصد عزّ و ناز ہوئین جلوہ فرمائے بزمِ نیاز
ہی مریم بھی خدمتین حاضر کنیزانِ جنّت لئے اک ہزار
مرے حالِ خستہ پہ کی جب نظر تو مریم یہ بولین کہ اتنے بیخبر
نہین تونے پہچانا ابتک اسے یہ ہی کون آئی تجھے دیکھنے
یہ ہی رونقِ بوستانِ بہشت یہ ہی مادرِ سیدانِ بہشت
بلکہ یہ ہی تیرے شوہر کی ماں تو کر اپنا احوال اس سے بیان
یہ سنتے ہی با سینۂ چاک چاک لیا تھام رو رو کے دامانِ پاک
کہا آپ سے حال مین کیا کہون اگر چپ رہون کسطرح چپ رہون
غم و رنج کھایا کرون کب تلک جنابِ حسن عسکری اب تلک
کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے غضب ہی نہ جلوے دکھائے مجھے
کہا فاطمہ نے وہ کسطرح آئے تجھے کسطرح اپنی صورت دکھائے

خداوندِ مکتا سے دل مین خفی — تجھے شرک ہی اے ملیکہ ابھی
ہی ترسا کے مذہب پہ اے مہ لقا — بہن میری مریم ہی تجھسے خفا
اگر تجھکو منظور ہو اندرون — کہ عیسیٰ و مریم رضامند ہون
حسن عسکری میرا لختِ جگر — تجھے دیکھنے آئے ہی خوش سیر
تو کر بے تامل بصدق و صفا — تہ دل سے اقرار رب العلا
رسولون کا ہی فخر میرا پدر — رسالت کا یون اوسکی اقرار کر
کہ اس امر مین سخن پر ہون بیشک گواہ — نہین ہی خدا کوئی غیر از الٰہ
محمد ہی جو فاطمہ کا پدر — رسولِ خدا ہی وہ کل خلق پر
یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی مہ جمال — ادا با شرائط کیا یہ مقال
تو خیر النسا نے مجھے ایکبار — کیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار
کہا پھر کہ اے راحتِ جانِ جان — خدا میرا رکھے تجھے شادمان

مبارک ہو تجھکو وصالِ نگار
پھلے گا ترا دوحۂ انتظار

ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اوداس
کہ مین بھیجدونگی اوسے تیرے پاس

یہ کہہ سنکے رخصت ہوئین فاطمہ
یہان خواب سے اوٹھی یہ خادمہ

کٹا انتظار دنمین روزِ امید
شبِ وصل جانان کی دیکر نوید

اودھر کانپتا غرب مین آفتاب
اودھر خوابگہ مین مجھے اضطراب

بس اکبار سیمل ہوا مرغِ دل
قفس مین تڑپنے لگا متصل

چڑھا نشۂ بادۂ انتظار
ہوا پاے جان وقفِ خارِ خمار

سراپا جو سروِ چراغان بنا
خلیل خدا کا گلستان بنا

جو تھا وعدۂ وصل مد نظر
وہ شب مجکو اک عید تھی تا سحر

تصور نے پہلے جگایا مجھے
تو پھر کچھ سمجھکر سلایا مجھے

ادھر شوق نے بند آنکھین جو کین
اودھر گرمجوشی کی راہین کھلین

حجابِ جدائی ہوا برطرف
ہوا جلوۂ نورِ حق ہر طرف

بہارِ گلستانِ جان پروری
فدائے قدومِ حسن عسکری

سراپا مین شمشاد کی سی چلن
خیابان خیابان چمن در چمن

وہ صورت نگاہونمین جب پھر گئی
تجلی طور آنکھ سے گر گئی

کہا مینے صاحب کیا بات تھی
کہ اب تک نہ آگر ملاقات کی

کہا سرورِ دین نے ایجان بلب
نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب

کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی
نہ تو مذہبِ حق سے آگاہ تھی

مگر ہان مسلمان ہوئی ہی تو اب
ترے پاس روز آینگے وقتِ شب

یہانتک کہ خلاقِ لیل و نہار
ملائے ہمین اور تجھے ایکبار

پھر اوسدن سے اے بشر تا بتک کبھی
جدائی مین گذری نہ اک شب مری

مرے گھر بلانا غہ پیہم مدام
ہوے رونق افروزِ شاہِ انام

یہ سن سنکے پھر بشر نے کہا ۔۔۔ ہوئی کسطرح قید تو پھر بتا
کہا شہ نے تھا مجکو آگہ کیا ۔۔۔ کہ قیصر کا لشکر برائے وغا
برو زفلان و بوقتِ فلان ۔۔۔ سوئے اہلِ اسلام ہو کاروان
مگر خود بھی وہ فوج کو بھیجکر ۔۔۔ روانہ ہوا میدوارِ ظفر
خبردار اوسوقت اے بیقرار ۔۔۔ کنیزون مین شامل ہو تو ایکبار
پر اسطرح چھپنا نہ ٹوکے کوئی ۔۔۔ نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی
چلی جا فلان راہ بیخوف و بیم ۔۔۔ کہ حامی ہے تیرا خدائے کریم
عرض مین یہ ارشاد دلائی بجا ۔۔۔ یہانتک کہ وہ لشکر اسلام کا
یکایک اوسی راہ مین ملگیا ۔۔۔ مجھے قید کرکے جو پوچھا پتا
کہا مین نے نرجس مجھے کہتے ہین ۔۔۔ کنیزون مین ناچیز وادنی ہون
کہین اون مین تھا اک کہن پیر مرد ۔۔۔ مجھے بس غنیمت مین بعد از نبرد

دیا اوسکی قسمت مین قسمت ہی یہ
غنیمت مین آئی غنیمت ہی یہ

ابھی تک سوا تیرے کوی بشر
نہین میرے احوال سے باخبر

کسیکو نہین یہ گمان بالعموم
کہ ہو نمین حزین دختِ سلطانِ روم

کہا بشر نے اے ملکہ ابھی
تعجب مجھے ایک ہی اور بھی

کہ قومِ نصاری مین اے سیم تن
بلفظِ عرب تو ہوئی حرف زن

کہا مجھپہ قیصر کی تھی التفات
مدام اوسکو مد نظر تھی یہ بات

کہ آدابِ نیکو سکھاے مجھے
معلم پڑھاے لکھاے مجھے

تو فرطِ محبت سے لیل و نہار
کیا ایسی عورت کو مامور کار

زبانِ فرنگ اور لفظِ عرب
کما حقہ جانتی تھی جو سب

مجھے رات دن وہ سکھاتی رہی
بٹھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی

یہانتک کہ مین خوب ماہر ہوئی
زبانِ عرب پر بھی قادر ہوئی

ہوا بشر یہ سنکے گرمِ سفر — کیا دونون نے سامرہ مین گذر
ہوا سامرے مین گذر تو گئی — حضورِ جنابِ علیِ نقی
امامِ ہدیٰ نے کیا یون خطاب — ہوا کسطرح تجھپہ کہ فتحِ باب
یہ عزّ و شرف دینِ اسلام کا — یہ شوکت یہ اعزاز خیر الورا
یہ سب اونکی عترت کے رتبے یہ قدر — یہ دینِ نصاری کی ذلت یہ عذر
کھلا کسطرح تجھپہ ای ذی شعور — کہا اوس نے مین کیا کہون ای حضور
جو حالات ہون منکشف آپ پر — کہین مجھ سے بہتر شہِ بحر و بر
تو حضرت نے فرمایا سن ای کنیز — مجھے اب ہوئی تو نہایت عزیز
تجھے اب ہی دو چیز ونمین اختیار — ابھی چاہے لے اشرفی دس ہزار
مین دون یا بشارت بخیرِ ابد — کہ جس سے ملے قربِ ربِ صمد
کہا سنکے ای شاہِ جن و بشر — نہین مجکو درکار کچھ مال و زر

وہ خیرِ ابد کیا ہے فرمائیے
وہی دیجئے لائیے لائیے

کہا شہ نے اے نرجسِ خوش سیر
تجھے ایسا اک دیگا خالق پسر

کہ ہوگا وہ عالم کا فرمانروا
امامِ زمان خاتمِ الاوصیا

جب آخر کو دنیا مین لیل و نہار
بہت ظلم ہوجور ہونگے شمار

کرے حکم وہ غرب سے شرق تک
بعدل و بانصاف زیرِ فلک

کہا سنکے نرجس نے فرمائیے
خدا کس سے دیگا یہ بیٹا مجھے

کہا شہ نے اوس سے کہ جس سے ترا
رسولِ خدا نے تھا خطبہ پڑھا

مسیحا نے تجکو ذرا یاد کر
دیا عقد مین کس کے اے با خبر

وہ بولی جنابِ حسن عسکری
ہے شوہر مرا اے علی نقی

یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے
کہ تو خوب پہچانتی ہے اوسے

کہا اوس نے ہان جیسے خیر النسا
مسلمان مجھے کر چکین برملا

کوئی رات تا دس شب سے گذرتی نہین — کہ شوہر مرا ہو نہ میرے قرین

کہا پھر تو کافور سے شہ نے جا — ہماری حکیمہ بہن کو بلا

حکیمہ ہوئین داخلِ انجمن — کہا سرورِ دین نے دیکھو بہن

ہمیشہ ہمین جسکی رہتی تھی فکر — ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر

وہی جاریہ ہے بہن یہ وہی — ہے آرامِ جانِ حسن یہ وہی

حکیمہ نے چھاتی سے لپٹا لیا — کہا مرحبا مرحبا مرحبا

بہت پیار کرکے دعا دی اسے — خدا اس لڑکے پہ شادی اسے

ہوئے پھر تو گویا شہِ بحر و بر — کہ لیجائے اب اسے اپنے گھر

کرو جا کے تعلیمِ خلق و ادب — شریعت کے سب واجب و مستحب

مسائل عبادت کے سکھلائے — تو جہہ بدل اسپہ فرمائے

کہ ہے یہ عروسِ حسن عسکری — زمانے مین ہان صاحب العصر کی

جلوہ آرائے بزم طرب | عروسی کی ہوئی ہین تیاریان
چلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر | حکیمہ ہین اوسپر بڑی مہربان
مبارک ہو شادی یہ شادی ہوئی | وہ تشریف لائے امام زمان

کلینی و قمی و طوسی بھم | خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم
جناب حکیمہ سے فی الواقعی | کہ اکدن جناب حسن عسکریؑ
مرے گھر قدم رنجہ فرما ہوا | ثمردار نخل تمنا ہوا
لیا کام جب نرگسی چشم سے | تو کلہاے تقدیر نرجس کھلے
طرف اسکے دیکھا کئی بار جب | کیا عرض مین نے بحد ادب
ابھی بھیجدون آپکے گھر ابھی | جو ارشاد ہو ابن ابن انی
کہا شہ نے عمہ یہ تکنا مرا | نگاہ تعجب ہے تھا مطمح نظر
کہ نرجس سے اب خالق انس و جان | مجھے اک پسر دیگا ذی عز و شان

زمین ہو کی جب ظلم سے پائمال
کریگا وہ عدل اس جہان مین کمال

کہا مین نے پھر بھیجدون مین ابھی
اوسے تیری خدمت مین ابن اخی

کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو
رضامند ہون جو رضا اونکی ہو

یہ کہتے ہی فوراً مین اوٹھکر گئی
حضور جناب علی نقی

ادب سے کیا مین نے جھک کر سلام
کیا تھا نہ مین نے ابھی کچھ کلام

کیا شہ نے اعجاز سے یون خطاب
کہ جا ای حکیمہ یہان سے شتاب

ابھی بھیج نرجس کو اے بنت باب
برائے حسن عسکری بے طلب

کہا مین نے اے سید کائنات
مجھے آج مد نظر تھی یہ بات

اسی کام کو آئی تھی مین یہان
عیان ہے عیان کو کرون کیا بیان

یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن
تجھے کارساز زمین و زمن

کریگا شریک ثواب جزیل
کہ اس امر مین تو ہوئی ہے کفیل

یہ ارشاد سنکے مین ایکبار — موئی گھر مین آتے ہی مصروف کار

بنی نرجس گلبدن جب دلھن — جمارنگِ شادی چمن در چمن

ہزار رونمین مجھکو یہ چرچے ملے — گلِ حسرتِ چشم جو زا کھلے

ستارے جو تھے ماند مہ ہو گئے — یہ جھک جھک کی دیکھا کہ کھو کھو گئے

نگاہین جو افشانسے لڑ گئین — رخِ ماہ پر جھائیان پڑ گئین

زمین سے جو زہرہ کو پہونچی نوید — ہوناک ہوکر ہوئی روپسید

غرض کس مزے کی رہین صحبتین — کبھی ہونگی ایسی نہین صحبتین

اودھر کے تکلف رہے سب اودھر — زفا نا سکا واقعہ ہا میرے گھر

فدائے عروسِ حسن عسکری — شبِ وصل تھی یا شبِ قدر تھی

یونہین الغرض چند شب چند روز — رہے میرے گھر دونون رونق فروز

تو ہمراہ لیکر انھین ایک دن — گئی مین حضورِ شہِ انس وجن

وہین پھر ہمیشہ سکونت رہی
یہانتک کہ آخر جناب اخی

جہان سے گئے سوئے دار السلام
ہوا جانشین پدر وہ امام

مگر مین سر عادت دائمی
بسانِ زمانِ علی نقی

ہمیشہ رہی حاضر بارگاہ
امام زمان کی رہی خیر خواہ

پھر اک روز نرجس نے آتے ہوئے
کہا مجھ سے بی بی ادھر آئے

مرے پاس ہون آپ رونق فزا
کرون کفش تا پاوں سے مین جدا

کہا مین نے مخدومۂ مہ جبین
یہ ترکِ ادب مجھسے ممکن نہین

مناسب ہر میرے لئے ہان مگر
کہ خدمت کرون تیری آٹھون پہر

حسن عسکری نے یہ سب گفتگو
جو سن لی کہا مجھ سے اے عمہ تو

سزاوارِ قربِ الٰہی ہوئی
معینِ رسالت پناہی ہوئی

تو مین جاکے نزدیک ابنِ اخی
وہین تا دمِ شام بیٹھی رہی

مگر شام ہوتے ہی دی اک صدا — کنیزک کو اپنی کہ چلتی ہون آ
ہوئے سنکے گویا شہنشاہ دین — کہ رہجائے آجکی شب یہین
کہ ہی آجکی شب ولادت کی رات — شب عید کہئے کہ لیلِ برات
سپہر امامت کا ماہ تمام — کریگا زمین پر طلوع قیام
جہان مین خداوند لیل و نہار — کریگا سپر داد سکو سب کا روبار
زمانے مین جو ہوگا جور و نفاق — کریگا وہی دور بالاتفاق
کہا مین نے اے سید خوش سیر — بتا کس سے ہوگا وہ پیدا پسر
کہ نرجس سے اب تک ہوئین بیخبر — نہین حمل کا دیکھتی ہون اثر
کہا شہ نے نرجس ہی سے ہوگا ہان — تولد وہ فرزند ذی عز و شان
یہ سنکر مین نزدیک نرجس گئی — نپایا اثر کچھ تو حیران ہوئی
تبسم کیا اور شہ نے کہا — دم صبح عمہ یہ کھلجائیگا

یہ نر جس ہی مانند ام کلیم
اسیطرح تھا اوسکو بھی خوف و بیم

جہانتک کہ موسی نہ پیدا ہوے
اثر حمل کے کچھہ نہ پیدا ہوے

ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا
تجسس مین فرعون گمراہ تھا

سنا جسکو اوسنے کہ ہی حاملا
شکم بے خطا چاک کروا دیا

کہ تا حمل مین بھی ہو موسی اگر
ہلاک اوسکو کر ڈالیے بے خطر

اسیطرح اس میر کے فرزند کا
بعینہ بلا شبہ ہی ماجرا

مگر اک روایت مین ہین لکھہ گئے
حکیمہ سے یون آپ گویا ہوے

کہ ہم سب ہین پیغمبرون کے وصی
نہین بطن مادر مین رہتے کبھی

جگہ اپنی ہی پہلوے مادران
رحم سے نہین ہوتی ہرگز عیان

ولادت بدستور ہی ران سے
کہ ہم نور ہین خالق پاک کے

خدا نے کیا ہمسے زائل تمام
کثافت کو اے عمۂ نیک نام

گئی پاس نرجس کے جب یہ سنا
سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا

کہا اوسنے اب تک اثر حمل کا
نہین مجکو معلوم ہوتا ذرا

غرض رات بھر مین رہی اوسکے پاس
ہر اک لمحہ اوٹھکر کیا کی قیاس

جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے
ادب سے نہ ہرگز جگایا اوسے

مین اوس شب کو معمول سے پیشتر
نمازِ تہجد کو اوٹھی مگر

ادا وتر جسوقت کرنے لگی
تو نرجس بھی اوٹھی تڑپتی ہوئی

سراسیمگی مین وضو کر لیا
نمازِ تہجد بھی لائی بجا

نمودار جب صبح کاذب ہوئی
یقین تھا بقول حسن عسکری

ولادت سے دلمین مرے شک پڑے
کہ آثار اوسوقت تک کچھ نہ تھے

یکایک مربیِ دین پروری
امامِ دو عالم حسن عسکری

ہوئے اپنے حجرے سے یون تر زبان
بس اے عمہ لازم نہین یہ گمان

یہ شبہہ ترے دل مین ہی بیمحل
یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل

یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب
ہوئی لب بلب دم بخود لاجواب

تو نرجس کے بسترے سے پھرنا کہان
ہوا اضطرار ایک مجھپر عیان

لیا گود مین دوڑکر پھر وہین
پے حل مشکل دعائین پڑھین

کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب
کہ پڑھ سورۂ قدر اسپر شتاب

کہا مین نے نرجس سے اظہار کر
گذرتی ہی کیا تجھپہ تبلا خبر

کہا کیا کہون حال درد نہان
جو مولا مرا سید انس و جان

خبر دے چکا ہے اوسیکا اثر
ہوا مجھپہ ظاہر مگر بیخبر

جو پھر سورۂ قدر مین نے پڑھا
تو دی بطن سے طفل نے بھی صدا

باواز پہلے کہا السلام
میرے ساتھہ سورہ پڑھا تھا تمام

زبس مجھکو حیرت پہ حیرت ہوئی
سمایا عجب خوف دہشت ہوئی

شہِ دین نے پھر اک صدا دی مجھے
تعجب ہو کیا امر حق مین نجھے

بنا گاہ غائب ہوئی ایکبار
مری آنکھ سے نرجس نامدار

تو وحشت زدہ اور گریہ کنان
گئی مضطرب نزد شاہ زمان

کہا دیکھکر مجکو جا پھر وہین
یہ سنکر گئی جب مین اندوہگین

جہان مجھسے نرجس ہوئی تھی نہان
وہین بیٹھی پایا بصد عز و شان

عجب نور نرجس سے تھا جلوہ گر
کہ جھپکی پلک ہو کے خیرہ نظر

جو نزدیک پہونچی تو دیکھا یہی
کہ سجدہ مین ہے رو بقبلہ صبی

اوٹھائی شہادت کی دو انگلیان
گواہی کی خاطر سوے آسمان

فصاحت سے بولا کہ ہو مین گواہ
نہین کوی اللہ غیر از الٰہ

میرا جد امجد شہِ انبیا
یہ تحقیق ہے وہ رسول خدا

اسیطرح پھر مومنو نکا امیر
مرا باپ ہے دوست رب قدیر

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے
ائمہ کے اسماء زبان سے لئے

یوہین کن کیا نام وہ باپ تک
یہانتک کہ پہونچا وہ طفل آپ تک

تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا
جو نصرت کا وعدہ ہی کردے وفا

کرا مرا امامت کو میرے تمام
ہو اعدا پہ ثابت میرا انتقام

زمین سارے عالم کی معمور کر
مرے عدل و نصفت سے اے دادگر

روایت ہی یون شاہ کی عمہ سے
کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

وہ اک نور ساطع ہوا جسم سے
کہ آفاق گردون منور ہوے

وہین پھر فلک سے قطار و قطار
ہوے طائران سفید آشکار

بدن پہ سرور و معصوم پر
فدا ہو کے مسکے سب بال و پر

اوڑے اوج گردون کی جانب وہ طیر
مین بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ سیر

کہ پھر حسب حکیم حسن عسکری
اوسے گود مین رو برو لے گئی

جو دیکھا تو منحتون پایا اوسے
ملا صاف نافہ کتافات سے

عبارت یہی ساعد راست پر
لکھی تھی بخطِ قضا و قدر

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

کہ یعنی اب آیا حق متصل
ہر اک طرح باطل ہوا مضمحل

نظر جب پڑی یک بیک باپ پر
جسکا اونکی تسلیم کو وہ پسر

لیا باپ نے گود مین شاد مان
ملی دونون انکھون پر اپنی زبان

دہن اور کانونمین بھی ہر طرف
برابر پھری آی زبان شرف

کفِ دستِ چپ پر بٹھایا اوسے
دھرا سر پہ ہاتھہ اور گویا ہوے

کہ اے میرے فرزند بے گفتگو
ابھی باتین کر قدرتِ حق سے تو

وہین صاحب الامر گویا ہوا
کیا استعاذہ پڑھا تسمیا

خوشا قدرتِ خالقِ صبح و شام
یہ آیت پڑھی با فصاحت تمام

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ
نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ

کہ یعنی یہ منظور ہے اب ہمین — ضعیفون پر اظہار احسان کرین
کرین اونکو ہم پیشوایان دین — کرین اونکو ہم وارثان دین
زمین و زمان پر مسلط کرین — ہر اک طرحکا اقتدار اونکو دین
نہ فرعون و ہامان پہ رکھین نہان — کہ ہین دونکی لشکر و نیرنگیان
امامان حرین کی وہ عزت و قدر — مدام اوس سے تھے پر حذر اہل غدر
خبردار اے سامعین خبر — ابوبکر عمر
غرض بعد اذکار رب ودود — ہوئے آپ مصروف ذکر و درود

محمدؐ سے پھر اپنے والد تلک — پڑھا خوب صل علی یک بیک

وہین آکے اکبار طائر وہان — ہوئے آس پاس اونکے حاضر وہان

حسن عسکری سلیمان مکان — یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان

حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا — ہر اک چلے کے بعد پھر لیکے آ

یہ جب سُن چکا طائر حق نیوش — لیا اپنے راکب کو بالائے دوش

اوڑانا زکرتا ہوا باغ باغ — گیا اور بھی آسمان پر دماغ

جو طائر وہان اور باقی رہے — تو وہ بھی سوے آسمان اور گئے

یہ گویا ہوے پھر امام کریم — کہ اے جان جان تو ہی فخر کلیم

جسے اوسکی مادر نے سونپا تھا جب — اوسیکو تجھے سونپتا ہون میں اب

سنا یہ جو نرجس نے ارشاد شاہ — لگی رونے اک کھینچکر دلسے آہ

کہا شہ نے خاموش اے بیوا اس — کوئی دم مین پھر لائینگے تیرے پاس

کسی اور کا دودھ تیرے سوا — پیئے گا نہ ہرگز ترا مہ لقا

ملامان سے پھر جسطرح سے کلیم — کہ قرآن مین فرما چکا ہی کریم

جدا تجھسے ہوگو کہ یہ نازنین — ملائیگا خلاق چرخ و زمین

حکیمہ نے حضرت سے پھر یہ کہا — جواب صاحب العصر کو لیگیا

وہ طائر ہی کون اے خدا کے ولی — کہا شہ نے روح القدس ہے یہی

موکل ائمہ پہ حق نے کیا — اونھین تاکہ حاضر رہین دائما

بدی کے محافظ رہین عمر بھر — کہ ہے علم و حکمت کا مفتوح در

حکیمہ سے مروی ہی مین ناگہان — گئی بعد چالیس دن کے وہان

جو دیکھا تو اک طفلِ رشکِ قمر — خرامان ہی گھر مین ادھر اور ادھر

کہا مین نے حضرت سے ابنِ اخی — ہوا دو برس کا مگر یہ صبی

کہا مسکرا کر کہ اے عمہ سن — نہین تجھکو معلوم کیا یہ سخن

امامون کے پیغمبرون کے پسر — مگر جو کہ ہین جانشین پدر
زمانے کے اطفال سے مطلقا — وہ بالعکس پاتے ہین نشو و نما
وہ کمسا ہہ یکسالہ دکھلائی دین — سنین بطن مادر مین باتین کرین
وہ قرآن پڑھین بطن من مادران — خدا کی عبادت کرین رائدان
بسوے صبی امام و رسول — ملائک کرین آسمان سے نزول
رضاعت مین اونکی اطاعت کرین — غلامونکی مانند خدمت کرین
حکیمہ سے مروی ہے معمولی یہ — یو ہین بعد چلہ تھا میرا گذر
مگر ایکدن مین جو وارد ہوئی — تو دیکھا کہ پیش حسن عسکری
ہی ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا — رکی مین نہ پہچانا جو مطلقا
کہا شہ نے عمہ ادھر آیئے — اسی کے قرین جلسہ فرمایئے
تعجب سے مین نے یکایک کہا — کہان آپ بچہ تھے ہین واہ وا

کہا شاہ دین نے نہین اجنبی — یہ فرزند نرجس ہی میرا وصی
جدائی ہی اب میری تمسے قریب — مری جا پہ ہوگا یہ خدا کا حبیب
اطاعت مین اوسکی تامل نہ ہو — کہے یہ جو کچھ گوش دلسے سنو
جو یہ منع کردے نکرنا کبھی — جو دے حکم اوسمین نہ کرنا کبھی
غرض بعد چندے ہوا اک ملال — حسن عسکری نے کیا انتقال
بدستور ہر روز ہر صبح و شام — ہوئی حاضر بارگاہ امام
رہی خدمت صاحب العصر مین — کیا کی بجان و بدل طاعتین
جو مین چاہتی تھی کرون کچھ سوال — خبر دیتے تھے آپ قبل از مقال
حکیمہ سے راوی ہین یون لکھ گئے — کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے
گئی بعد سہ روز پھر مین وہان — کہا کہئے ہی میرا مولا کہان
کہا شاہ نے اوسکو سونپا اوسے — احق ہی جو ہم تم سے اوسکے لیئے

اگر ساتوین دن پھر آئینگی آپ
یہان اوسکو البتہ پائینگی آپ

جو مین روز ہفتم گئی پھر وہان
تو گہوارہ مین تھا امامِ زمان

وہ گہوارہ وہ طفلِ روشن جمال
ہی اک بدر گویا میانِ ہلال

ہنسا دیکھکر مجھکو وہ مہ لقا
چٹکنے لگے غنچے وہ گل کھلا

کہا بلبلِ دل نے یہ گلعذار
گلستان ایجاد کی ہی بہار

کہا شہ نے پھر مجھ سے عمہ سے
ادھر لائے آپ ادھر لائے

جو مین لیگئی اوسکو پیشِ حضور
لیا گود مین پھر بفرطِ سرور

دہن مین زبان شاہ نے پھیر دی
کہ اک پنکھڑی غنچہ مین کھل گئی

کہا پھول منہ سے چھڑیں اپنے بس
نمایان ہون درج دہن سے گھر

رہے کور دکر چشم و گوش حسد
یہ حکمِ پدر جب ہوا گوش زد

کیا حجت کبریا نے کلام
شہادت ادا کی بس اول تمام

نبی پہ درود اور اماموں پہ بھی — پڑھا دلسے بسم اللہ آغاز کی
وہ آیت سنائی جو میں لکھ چکا — کہا پھر پدر نے کہ نام خدا
سنا دو وہ چیزیں مرے یہ حسین — خدا نے جو بھیجیں پئے مرسلین
یہ سنتے ہی کھولی زبان جواب — فصاحت بلاغت نے پایا خطاب
صحیفے سے آدم کے کی ابتدا — بالفاظ سریانی اوسکو پڑھا
پھر ادریس کی نوح کی ہود کی — کتابیں پڑھیں اور صالح کی بھی
خلیل خدا کا صحیفہ تمام — پڑھا حرف حرف آپنے لاکلام
تو پھر بعد توریت معجز ظہور — پڑھی لحن داؤد میں سب زبور
جو انجیل عیسیٰ کو ازبر پڑھا — تو قرآن اللہ اکبر پڑھا
رسولونکی ازبر حکایات سب — وہ اعجاز وادیان رنج وطرب
بیان کردئے چشم دیدہ کیطرح — سنائی پدر کو شنیدہ کیطرح

حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات — کہ عمہ جو خالق نے کی التفات

مجھے مہدی امت اوس نے دیا — تو پھر دو ملک کو موکل کیا

کہ لیکر گئے اوسکو بالائے عرش — دو بالا ہوا نور سیمائے عرش

مخاطب ہوا اوس سے رب العلا — کہا آفرین مرحبا مرحبا

کہ پیدا کیا مین نے تجھکو یہان — پے نصرتِ دینِ حق بیگمان

مری شرع تا پائے تجھسے رواج — تری ذات پر ختم ہون احتجاج

مرے بندو مین سرفراز ہے — ہدایت ترے نام سے زندہ ہے

ترے مرتبہ سے جو آگہ نہو — زمانہ مین تجھ سے جیسے رہ نہو

ہم اوسپر ہمیشہ کرینگے عذاب — جو تیری اطاعت کرے دین ثواب

شفاعت سے جس جسکا حامی ہو تو — اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو

ترے حکم سے جسکو انکار ہو — وہ بندہ معذب ہو فی النار ہو

عجب لطف کرساتھہ رب علا — پھراون دو فرشتونسے گویا ہوا

کہ لیجاؤ اب اوسکو والد کے پاس — بامن و امانت بصد حفظ و پاس

کہو میری جانب سے اوسکو سلام — سناؤ یہ پھر روح پرور پیام

کہ ہم اسکے حافظ ہین ناصر ہین ہم — نہ دیکھے گا یہ دشمنون کے ستم

یہانتک کہ ظاہر کرین ہم اسے — کہ تا دین حق کو یہ برپا کرے

ہم اسکے سبب سے میان جہان — کرین اہل بطلان کے زائل نشان

ہمارے لئے یہ بروے زمین — مروج کرے دین حق ہر کہین

جناب حسن عسکری کا غلام — نسیم خرد مند کا ہی کلام

کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا — ہزارون کا دل اوسپہ شیدا ہوا

بس اک چھینک آئی تو نام خدا — ہوا اسطرح حرف زن مرحبا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

کہا پھر یہ ہی ظالمونکو گمان — مٹائینگے ہم حجتِ حق کو یہان
مگر جب مجھے حضرتِ کردگار — ذرا باتین کرنیکا دے اختیار
تو ہون سینۂ ظلم و کین برطرف — یقین ہو یہین ہر کہین ہر طرف
یہ کہتا ہی پھر وہ غلامِ امام — ولادت سے گذری اکی شب تمام
کہ ناگاہ اک چھینک آئی مجھے — کہا شہ نے حق رحم تجھپر کرے
بشارت مین دیتا ہون اس چھینک پر — نہین موت سے تین دن تک خطر

سنو ہوشمندان اربابِ علم — مناسب ہی رد مخالف یہان
سوالات ہر چند تھے بے محل — جوابات ہین آخرِ داستان
ہر اک حرف گویا ہی مہرِ سکوت — ہوئے بند اوس سے دریدہ دہان

محمد بن بابویہ خیر — محدث کئی اور بھی بے نظیر
روایت یہ کرتے ہین ایمر دنیک — سند معتبر سعد قمی سے ایک

کہ اک شخص مجھسے الجھنے لگا
بہت آپکو وہ سمجھنے لگا

بہت اوس نے پہلے تو اک بحث کی
پھر آخر کہا مجھ سے اے رافضی

روافض کیا کرتے ہین سب کے سب
مہاجر پہ انصار پر لعن و سب

یہ منصب چھپا ہی نہ یہ مرتبا
کہ بوبکر پہلے مسلمان ہوا

اسیو جہہ سے سید الانبیاؐ
اوسنے دوست رکھتے تھے سب سے سوا

اسیواسطے لیگئے سوے غار
شناشب سمجھکر کچھ انجام کار

کہ ثابت تھا حضرت پہ فی الواقعی
مری بعد ہوگا خلیفہ یہی

اگر مارڈالین گے اعدا اسے
بنائیگی امت خلیفہ کسے

علیؑ کو حوالہ کیا رخت خواب
اگر قتل بھی ہو تو موجہ جناب

غرض مین نے اس بات کے بیجواب
دیے اوس مخالف کو فوراً جواب

ولیکن نہ ساکت ہوا وہ ذرا
کہا بغض ہی تمکو اوسنسے نرا

عمر اور ابو بکر کو بس مدام
منافق سمجھتے ہو تم لاکلام

شب عقبہ جسمین ہی مفتوح قاف
خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف

دلائل قیاسی ترا شا کرو
ہم اک بات کہتے ہین تم سن تو لو

بتاؤ کہ اسلام شیخین کا
رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا

کیا شہ نے اندیشہ اس بات پر
ہوئی فکر مجکو کہ اس سے اگر

کہونگا برغبت مسلمان ہوے
کہے گا نفاق اونمین پھر کس لئے

اگر مین کہونگا ہوے جبر سے
تو مجھکو جواب اوسکا یہ دی نہ دے

کہ مکہ مین اسلام تھا کب قوی
جو کفار پر جبر کرتے نبی

سمجھکر یہ دلمین ہوا مین خموش
اوٹھا بر سا خود بجوش و خروش

لکھا گھر مین آتے ہی مین نے یہ حال
زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال

ارادہ تھا بھیجون اسے مین ابھی
حضور جناب حسن عسکری

مع ابن اسحاق احمد بنام — وکیل امام علیہ السلام

مگر یہ سنا جب تجسس کیا — کہ وہ سامرے کو روانہ ہوا

یہ سنتے ہی مین اوسکے پیچھے چلا — کہا راہ مین ماجرا جب ملا

وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر — مطالب جو مطلوب ہون عرض کر

مرا کوکب بخت تابان ہوا — تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا

تو تقدیر مشتاق تھی رو براہ — رسائی ہوئی تا درِ بارگاہ

اجازت ملی جب بصد احترام — ہوا داخلِ خانقاہِ امام

مری آنکھ جب شاہ پر پڑ گئی — نگہ چشم خورشید سے لڑ گئی

عجب چشم بد ور دیکھا جمال — زہے قدرتِ خالقِ ذوالجلال

وہ نورِ منور وہ نور و ضیا — وہ چشم مطہر وہ طور و صفا

نظر آیا اک لمعۂ لاجواب — فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

پسر ایک دامن پہ تھا جلوہ گر — جمیل و حسین رشکِ شمس و قمر

اوسے جبکہ نورِ مجسم کہا — تو مردم کو نورِ بصر ملگیا

اگر اوسکو کہئے گلِ ماہتاب — کہان گلشنِ دہر مین ہی جواب

صنوبر سے اعلےٰ وہ بوٹا سا قد — گل و نرگس اک چشم و گوشِ حسد

وہ فرقِ مبارک وہ کاکل کا پیچ — وہ گلدستۂ تر پہ سنبل کا پیچ

کتابت مین مصروف تھے شاہِ دین — خط اک لکھ رہے تھے کسیکو کہین

حضورِ رخِ سیدِ نامدار — طلا کا تھا رکھا ہوا اک انار

بڑا بیش قیمت بہت پر ضیا — سراسر مرصع سراسر صفا

بزرگانِ بصرہ سے باصد سرور — کسی نے وہ بھیجا تھا پیشِ حضور

کسیدم جو وہ کودکِ محترم — رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم

تو رکھ دیتے تھے شاہِ دیں وہ انار — قرین طفل کے تاکہ دیکھے بہار

جو طفل اوسکی جانب کو ہوتا رجوع
کتابت کو پھر آپ کرتی شروع

بس اک کیسہ پھر ابن اسحاق نے
زمین پر دھرا رو بروشاہ کے

کہ سب ایکسو ساٹھ مین نے گنین
زر و سیم کی تھیلیان اوسمین تھین

وہ سب تھین فرستادہ شیعیان
تھی ایک پر ہر نادر عیان

کہا شاہ نے طفل سے اے پسر
ہدایا اوٹھالے یہ سب دیکھکر

بحسب رضا و بحسب سرور
کر اسمین تصرف تو اب بے قصور

کہا اے پدر کب روا ہے بھلا
کسیطرح یہ دست طاہر مرا

کرے میل اب سوے مال حرام
کہ ہے تحفۂ رجس و باطل تمام

کہا شاہ نے ابن اسحاق سے
کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھ کے

کرین ہم جدا سر بسر با تمام
بحکم شریعت حلال و حرام

کیا کیسہ سے ایک صرہ عیان
کہا صاحب الامر نے ناگہان

یہ جس شخص نے نذر بھیجا ہو زر
ہو تم کہ فلانے محلے مین گھر

کہ با سٹھ فقط اسمین ہین اشرفی
چل و پنج قیمت ہے میرا ثنا کی

اوسے باپ سے اوسکے ہونچے تھے
وہ اوس نے مجھے بھیج کے بھیجے اب

مگر چودہ اوسمین ہین دینار
کہ دین سات جانے تجھے بیچکر

کرائے سے ہین اسمین دکانکے بھی
سن اے ابن اسحاق تین اشرفی

کہا شاہ نے سچ ہے جو کچھ کہا
مگر کے ہین اسمین حرام اب بتا

جدا سب سے یہ تا کہ اونکو کرے
کہا حضرت صاحب الامر نے

کہ ایک اشرفی اسمین سن ایجوان
ہے مشکوک و مضروب یا ذر فلان

منقش ہین اعداد تاریخ بھی
پڑا دھی مٹی اور آدھی کھلی

ہے اک اشرفی اور بھی دیکھنا
کہ مقراض سے نقص اوسمین ہوا

کمی نقص مقراض سے جب ہوئی
رہی وزن مین ڈیڑھ دانگ اشرفی

بس اس صیر مین پول مال حرام — یہی دونون دینار مین تا تمام
مگر انکی حرمت کا سن ماجرا — کہ تھا سال وہ جب مہینا وہ تھا
تو اس مالک صرہ کا ریسمان — کہین اوس جو لاہی پہ تھا نا گہان
جو ہمسایہ مین اسکے رکھتا تھا گھر — مگر ایک مدت ہوئی جب سفر
جو تھا ریسمان جو رسب لیگئے — جو لاہے کو رنج والم دیگئے
کہی اوس نے مالک سے یہ واردات — کہا مجکو باور نہین تیری بات
اگر تو نہ وہ دیسکا ریسمان — عوض لونگا مین دوسرا ریسمان
نخانا بہت شور وغوغا کیا — غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا
جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر — لیا سوت اوس سے بھی باریک تر
ستم پر ستم اور برپا کیا — کہ اوتنا ہی سب تول کر لے لیا
کہین اور بنوا کے بیچا اوسے — یہ دو قرص نے اوسکی قیمت سے تھے

یہ تھی وجہ حسرت کہا ہان سنا — سنا اور صرہ کیا اوسنے وا
کھلا صرہ نکلین وہ دو اشرفی — اوسی وضع کی اور اوسی قطع کی
جدا کین وہ جب دونون تو ماتھی — ہوئین نذر پور حسن عسکری
کیا دوسرا صرہ بھی پھر برون — کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دون
تو فرمایا لیجا مین کرتا ہون رد — فلانے بشر کا ہی یہ مال بد
بسر قم مین کرتا ہی عمر و معاش — فلانے محلے مین ہی بود و باش
نہ لونگا مین زنہار مال دغل — نہین اسکی حرمت مین شک کا محل
ہی دینا رسب اسکے اندر بچاس — تو لیجا اسیطرح سب اوسکی پاس
کہا مینے کیا وجہ تو یہ کہا — یہ ہی جو فروش اور گندم نما
یہ اون کہونگا ہی پول حرام — جو تھی مشترک قیمتو نمین تمام
ہوا اپنے حصے پہ جب اسکو میل — تو افزود نا پے ہین بھر بھر کے کیل

غرض مال اون حصہ دارونکا بھی | شریک اوسکے اس مال مین ہی بھی
کہا شاہ دین نے یہ سب ماجرا | سہیطرح ہی اے پسر سچ کہا
ہوا حکم پھر ابن اسحاق کو | کہ لیجاؤ مالک کو واپس کرو
کہو اوس سے اون حصہ دارونکا مال | حوالے کرے سب بلا قیل و قال
ہمین مال ایسا نہین چاہئے | تغلب کا پیسا نہین چاہئے
کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے | جو اوس پیرزن نے ہی بھیجا مجھے
کہا ابن اسحاق نے اے حضور | وہ رکھا تھا خرجی مین مین نے ضرور
مکانپر مگر سہو سے رہ گیا | ابھی جاکے لایا یہ کہکر اوٹھا
گیا وہ تو کی اسطرف کو نظر | یہ فرمایا مجھسے چلے تم کدھر
وہانسے یہانتک کیا کیون مرور | کہا مین نے بہر لقائے حضور
کہا جو مسائل تھے ہمرہ وہ اب | کہان ہین کہا مین نے حاضر ہین سب

اشارہ یمین شہ نے کیا کہ شروع — مگر صاحب الامر سے کر رجوع

سوالات کرتا میرا نور عین — جوابات وہ دے کہ ہو دل کو چین

یہ سنکر کہا صاحب الامر سے — سن اے ابن مولا د مولا مرے

روایت یہ پہونچی ہے تا گوش جان — محمد نے بہر طلاق زنان

علی ولی کو دیا اختیار — تو حیدر نے روز جمل ایکبار

روانہ کیا قاصد خوش مقال — کہ جاکے تا عائشہ سے سوال

کہ اسلام کو اہل اسلام کو — ہلاکت میں اب تو نے ڈالا ہے جو

تو ہے مادر مومنان وہ خلف — مگر جان و ایمان مومن تلف

اگر اب بھی باز آے اس کلمہ سے — تو بہتر والا ابھی مین تجھے

بحکم پیمبر یہ بوجہ نفاق — خبردار رہنا کہ دونگا طلاق

کہا صاحب الامر نے جب سنا — کہ ہان سعد ہے یونہین یہ ماجرا

خدا نے پیمبر کے ازواج کا — بتکریم عالی کیا مرتبا
مقرب ہوئین جب معزز ہوئین — ملی حرمتِ مادرِ مومنین
نبی نے مگر اپنی حین حیات — علی ولی سے کہی تھی یہ بات
کہ حق نے بزرگی جو دی ہی انھین — وہ سب مرتبے اور سب عزتین
جبھی تک ہین باقی کہ ہر روز و شب — رہین یہ خدا کی اطاعت مین سب
پر ان با وفاؤن مین جو بیوفا — کرے بعد میرے گناہ خدا
ہو تجھ سے محیا ے جنگ و جدل — طلاق اوسکو دیدینا تو بر محل
کرانا اوسے اس شرف سے علی — تو مالک ہو میرے طرف سے علی
یہ کہتا ہی پھر سعد فخر الناس — کیا صاحب الامر سے التماس
کہ تفسیر اس آیے کی فرمائے — کہا تھا جو موسی سے اللہ نے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

کہ یعنی کر دو دور نعلین پا — یہ صحرا ہی وادی المقدس طوے
مورخ کتابون مین ہین لکھ گئے — جو نعلین موسے تھے پہنے ہوے
بنی تھی دمردار کی پوست سے — کیا اس لئے منع اللہ نے
کہا صاحب الامر نے چپ رہو — کہ کہتے ہین ایسا جو ہین ہرزہ گو
وہ موسے پہ کرتے ہین ایک افترا — نبوت کو جاہل سمجھتے ہین کیا
یہ دو حال سے سعد خالی نہ تھا — روا تھی نماز اوسمین یا نا روا
اگر اوسمین جائز تھی اونکی نماز — تو وادی اقدس مین بھی تھا جواز
اگر تھا نہ اوسمین جواز صلات — تو موسی پہ بہتان ہی یہ واہیات
نہ تھا اونپہ ثابت حلال و حرام — مگر کفر ہی جاہلون کا کلام
کہا مین نے پھر اے امام زمان — کرین آپ تفسیر اسکی بیان
کہا بے خبر سوے دشت طوے — جو موسی قدم رنجہ فرما ہوا

کہا یا الٰہی محبت تری
مرے دل مین اسوقت خالص ہوئی

سوا تیرے اب غیر کی یاد سے
مبرّا کیا دل کو تیرے لئے

ابھی تک مگر تھا یہ باقی خیال
کہ لیجائے آگ بہر عیال

تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی
عبارت تھی نعلین سے بس یہی

ہوا حکم نعلین اپنی اوتار
خیال اونکا دل مین نہ رکھ زینہار

علایق جو ہین بس نکھا اونکا غم
ہو میری محبت مین ثابت قدم

روایت مین یون ہی کہ کہتا ہی سعد
کہا مین نے پھر شاہ سے اسکے بعد

کہ قرآن مین ارشاد رب العباد
جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صاد

مجھے اسکی تاویل بتلائیے
یہ کیا راز ہین آپ فرمائیے

کہا سنکے یہ پانچ حرف اکٹھا
ہی یحییٰ نبی کے پدر کی دعا

کہ حق نے پئے سید المرسلین
لکھے درمیان کتاب مبین

یہ تفصیل و تصریح سن ماجرا
یہی اوس نے خالق سے کی تھی دعا

کہ اسمائے آلِ عبا سے کرام
کرے اوسکو تعلیم رب انام

شدائد مین تا کام آئین یہ حرف
بلا و نمین کر دین یہ کار شگرف

تو جبرئیل نے حسب ایما پاک
سکھائے اوسے آکے اسمائے پاک

وہ جب تک کہ منجملہ پنجتنؑ
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ یا حسنؑ

زبان سے کیا کرتا تھا اپنا ورد
بھٹکتا نہ تھا رنج و غم دل کے گرد

مگر نام پاکِ امام حسینؑ
جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چین

یہ ہوتا تھا جوش بکا و الم
سماتا نہ تھا اوسکے سینہ مین دم

غم دل گرفتہ نکلتا نہ تھا
دل اوسکا سنبھالے سنبھلتا نہ تھا

کیا آخر کار حق سے سوال
کہ آگاہ کر مجھکو اے ذوالجلال

کہ مین چار نامونسے ہوتا ہون شاد
مگر اسکو جسوقت کرتا ہون یاد

غم و رنج کا مجھپہ ہوتا ہی جوش
ہوائے مصیبت اوڑاتی ہی ہوش

وہ ہوتا ہی اک جوش رقت مجھے
نہین ملتی رونے سے فرصت مجھے

خدا نے شہادت کا سب واقعہ
وہ غربت وہ کربت وہ جور و جفا

کہی وحی مین اوس سے سب روئداد
سر کاف ہا اور یا عین صاد

کہ ہی کاف سر سر کربلا
تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی ہا

ہی یا سے یزید ستمگر مراد
عطش عین ہی صبر ہی حرف صاد

وہ جبرئیل سے سن چکا جب خبر
چلا غم کا اک آہ بالائے سر

رہا کعبہ دلمین اسدرجہ سوز
نہ مسجد سے باہر گیا تین روز

کسیکو نہ آنے دیا اپنے پاس
اکیلا ہی رویا کیا بیحواس

بمثال ابر کے اشکباری رہی
فزون برق سے بیقراری رہی

کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا
یہ کہکر کبھی جان کھویا کیا

خدایا دل سید انس و جان — کہان اور یہ دشت غربت کہان

غضب ہی یہ آفت یہ رنج و بلا — پئے خاطر اشرف انبیا

بہتر وہ صدمے وہ اک جان زار — وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار

وہ شدت کی دھوپ اور بچونکی پیاس — عزیزونکی لاشین پڑین آس پاس

وہ شبخون کا دھڑکا وہ پاس خیام — وہ لاکھون سے حربے وہ اک تشنہ کام

وہ گردن وہ سینہ وہ جبہ وہ سر — وہ تیغ و سنان و خدنگ و تبر

یہ بیداد اللہ اکبر یہ طور — کہ اک بھوکے پیاسے پہ یہ ظلم و جور

کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ — محمد کا احوال کیا ہوگا آہ

غم قتل فرزند مین زار زار — وہ روئیگا مانند ابر بہار

خدایا یہ آفت علی کے لئے — مصیبت یہ اپنے ولی کیلئے

دل خستۂ فاطمہ اے خدا — مصیبت مین یون جسکو رکھے مبتلا

تڑپکر زمین پر کریگی کبھی
وہ نالون پہ نالے کریگی کبھی

جو لختِ جگر کا تنِ چاک چاک
وہ دیکھیگی کیونکر نہوگی ہلاک

کبھی لیکے خونِ شہید حزین
لگائیگی بالائے روئے حسین

یہ کیا غم ہی یارب یہ کیسا الم
سنا بھی نہ تھا اسطرح کیسا الم

کوئی دم مین ہوتا ہی سودا مجھے
نہین تاب اس غم کی اصلا مجھے

خلش کیون نہ دلکو ہو مدنگاہ
مجھے ایک نشتر ہی ہر آمد آہ

دمِ تیغ ہی یا دمِ سرد ہی
ہوئے دلکے ٹکرے غضب درد ہی

پڑی اس مصیبت پہ جسدم نگاہ
ہوا میری آنکھون مین عالم سیاہ

کوئی چیز عالم کی بھاتی نہین
یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہین

بجھا کر جلاتا ہی سوزِ درون
بتا یا الہی مین اب کیا کرون

تسلی دل زار پاتا نہین
الٰہی مجھے صبر آتا نہین

یہ کہکر ہوا صرفِ آہ و بکا
کبھی شکل بسمل تڑپنے لگا

کبھی خوب دل کھولکر رازِ یار
وہ رونے لگا شکلِ ابرِ بہار

جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے
تو مردم سرون کو پشکنے لگے

وہ جانکاہ نالے کئے متصل
کہ ہل ہل گئے سننے والوں کے دل

کہا پھر کہ اے خالقِ ذوالجلال
ڈھلی دوپہر اور آیا زوال

بہارِ جوانی خزاں سے ہوئی
تصور بندھا سر گرانی ہوئی

بڑھاپے میں کر میری دلکو جوان
پسر دے کہ ہو انبساطِ جہان

تر و تازگی باغِ امید پائے
کہ نخلِ کہن سے ثمر ہاتھ آئے

سراپا ہو رشکِ گلِ تر پسر
پھڑک جائے مثلِ عنادل پدر

عطا کر وہ الفت بہم یکدگر
کہ یک جان دو قالب کہیں سب بشر

جدائی نہ باہم ہو شام و سحر
رہیں شکلِ آئینہ پیشِ نظر

ہر اک وقت دیکھوں رخِ رشکِ ماہ
کہ پیری مین بڑھ جائے نورِ نگاہ

غرض اوس سے بیحد و بے انتہا
محبت ہو اس بندہ کو اے خدا

عطا ہو جب ایسا پسر گلعذار
تو اوسپر مصیبت پڑے بے شمار

کہ ہو یہ دلِ نوحہ گر پاش پاش
مرا بے جگر ہو جگر قاش قاش

کہ جسطرح ایکدن محمد رسول
پئے قتلِ فرزند ہو دل ملول

اوسیطرح مجھکو بھی داغِ پسر
کرے مبتلا غم مین شام و سحر

ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبار
ہوا نخلِ امید کا بار دار

جو خالق نے یحیے کو پیدا کیا
تو مان باپ کو اوسپہ شیدا کیا

یہانتک کہ یحیے علیہ السلام
پے ابنِ زہرا علیہ السلام

شہیدِ جفا و ستم ہو گیا
پدر مورد درد و غم ہو گیا

مطابق تھے یحیے کے حالات بھی
بحالاتِ ابنِ علیِ ولی

رہے بطن مین چھہ مہینہ تلک — حسین اونمین اسمین نہین کچھ شک

کیا عرض پھر صاحب الامر سے — کہ امت امام اپنا کسواسطے

مقرر نہین کرتے اے شاہ دین — دلیل اس تعرض پہ ہے یا نہین

کہا شہ نے مجھ سے کہ اے نیکنام — بنائیگی امت جسے خود امام

وہ مصلح ہو یا مفسد عالمین — وہ ہو نیک یا بد بروی زمین

کہا شہ نے ہو جس سے اصلاح حال — کہا شہ نے ممکن نہین یہ مجال

کہ امت کریگی جسے انتخاب — نہین اوسکا معلوم عیب و صواب

نہین اوسکے انجام سے آگہی — نہین علم غیب آشکارا کبھی

نہین جانتے مطلقا بے خبر — کریگا وہ دنیا مین کیا عمر بھر

یہ امت پہ کسطرح ثابت ہوا — بھلا کسطرح یہ کھلا مدعا

کہ ہے کون سی بات مین کدا سے — ہے مد نظر خوب یا بد اوسے

کماحقہ کب ہین پہچانتے
جو ہوا دسکے دلمین نہین جانتے

یہان کام ایسے بھی ظاہر ہوے
کہ ہر اک نے مصلح جسے جان کے

کیا برگزیدہ بنایا امام
مگر دیکھ اے سعد فعل عوام

وہی آخر کار مفسد ہوا
بنا تھا جو اجماع سے پیشوا

ہی تعین امت مین علت یہی
سن اک اور بھی تو دلیل قوی

کرے عقل تیری جسے خود قبول
جہان مین جو خالق نے بھیجے رسول

اونھین سارے عالم سے افضل کیا
کتابونکو اون سب کی اکمل کیا

کیا وحی سے پھر اونھین سرفراز
کھلے سب ہدایت کے راز و نیاز

اونھین اپنی امت کا ہی اختیار
یہ امت سے بہتر ہین دانا کے کار

از انجملہ موسی و عیسی اگر
کسیکو سمجھکر جو مومن بشر

تمام اپنی امت سے بہر صواب
برغبت کرین اختیار انتخاب

کیسکو بھلا پھر یہ ہوگا یقین — کہ نکلے منافق وہ مرد کرین

کہا مین نے ہوگا نہ ہرگز گمان — منافق ہو مختار اونکا یہان

کہا شہ نے جب سعد سے یہ سنا — کہ موسیٰ نے از روے وحیِ خدا

یہ چاہا چنے اپنی دانست مین — بخوبی سمجھتا ہو مومن چنین

کہ تا ساتھ لیجاے وہ طور پر — بحکم خداوند شام و سحر

غرض ہر طرح جملہ افراد سے — تمامی قبائل کے زہاد سے

چنے ابن عمران نے ستر جوان — نہ تھا سقم کا جنپہ ہرگز گمان

مگر عاقبت ہی یہ مشہور عام — کہ وہ سب منافق تھے مومن بنام

خدا نے یہ سب قصہ المختصر — ہی فرمایا قرآن مین بہر خبر

غرض اونکے دل کا ضلال نفاق — نہ موسیٰ پہ ثابت تھا بالاتفاق

جنھین نیک کردار سمجھے کلیم — سراپا وہ بدکار نکلے لئیم

پیمبر کے جب منتخب ہوں خراب
پھر اجماعِ امت کا کیا انتخاب

کہ احوال ایسے کسی کے کبھی
نہیں کوئی آگاہ فی الواقعی

حقیقت بہر حال آئینہ تھی
بند معاجب تصور تو قلعی کھلی

کرے وہ معین امامِ زمان
جو ہو واقف آشکار و نہان

کہا سعد سے شہ نے اے متقی
مباہات سے تھا جو کہتا یہی

کہ ہمراہ اپنے رسولِ خدا
جو بوبکر کو غار میں لے گیا

یہ مدِ نظر تھا کہ مارا نجائے
خلافت مرے بعد تا ہاتھ آئے

مگر تو نے اس افترا کا جواب
دیا کیوں نہ اے سعد و سکوشتاب

تمھیں کہتے ہو کہ گئے تھے نبی
کہ مدت خلافت کی فی الواقعی

مرے بعد دنیا میں ہے تیس سال
کریگا کم و بیش کب ذوالجلال

عدالت سے تمنے وہ تیس کی
ہے چار دن خلیفہ پہ تقسیم کی

تمہارے ہی دلمین ہے ظن یہ مجھ سب
کہ چار دن خلیفہ تو برحق ہین سب

تو پھر کیون شب غار مین مصطفےٰ
نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا

نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی
مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی

کہ تینون خلیفہ جو باقی رہے
قصور اونکے حق مین نبی کر گئے

سبک جانکر اونکے حق سب کے سب
عداوت سے ضائع کئے بے سبب

کہا پھر کہ ای سعد تیرا یہ کہنا تھا بات
مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات

عمر کے ابوبکر کیوا سطے
برغبت تھا اسلام یا جبر سے

نہ کیون اسکو لوگی اے سعد اوس نے کہا
برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا

جو باطن مین تھے پیرو ان یہود
طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود

یہودون نے حال شہ مرسلان
سب اونسے کیا تھا جو مخفی بیان

یہودونکا صدق اونپہ حالی ہوا
دم بعثت سید الانبیا

بظاہر مسلمان ہوئے اسلئے — کہ ہمکو کہین کی حکومت ملے
مگر فی الحقیقت جو تھے برخلاف — ہوا دل کا آئینہ ہرگز نہ صاف
حکومت کہین کی نہ جسدم ملی — وہ جوہر نکالے کہ قلعی کھلی
ملے جا کے اشرار بے بخط — کیا قصد آزار خیر البشر
ہر گروہ ہمراہ اہل نفاق — جہان کہے ڈھلکا ہی بالاتفاق
کرتا اشتر شہسوار براق — کرے رم گرین احمد سے نفاق
دہین خالق عالم الغیب کا — ہوا حکم جبرئیل کو جلد جا
بچا شر اعدا سے کر حفظ تو — نہ پہونچائین ایذا کہین شست خو
یہ سنتے ہی جبرئیل مانند طیر — ہوئے حکم خلاق سے گرم سیر
کہا صاحب الامر نے کر نگاہ — عجب انکا اسلام ہے واہ واہ
یہ دونون ہین مانند طلحہ زبیر — طمع ہے طمع نام ایمان بخیر

سلام وہ ہین جو دل سے کہے زبان سے کہے اور کہے بھی نہ ہو

اونہون نے پیئے نفع وارفتا — تھی جسطرحکی بیعتِ مرتضیٰ
میسر نہ جسدم حکومت ہوئی — وہین پھر گئے نقضِ بیعت ہوئی
خروج وجدل کے ہوے مرتکب — گئے دین و دنیا سے وہ مضطرب
یہانتک رہا باپ ارشاد باز — کہ ہمراہ والد برائے نماز
ہوئے صاحب الامر دنیا و دین — مین اپنے مکان کو وہانسے چلا
ملا ابن اسحاق مابین راہ — پریشان و گریان بحالِ تباہ
کہا مین نے کیا حال ہے جوان — سبب آہ و زاری کا کر تو بیان
کہا مین وہ جامہ جو لینے گیا — بہت پھٹکار مار نہ پایا پیا
وہ ہدیہ جو تھا پاس کم ہو گیا — مین کھویا گیا جب سے وہ کھو گیا
کہا مین نے ہرگز نہ تو فکر کر — یہ آقا سے جاکر ابھی ذکر کر
گیا ابنِ اسحاق گریان بحال — مگر آیا ہنستا ہوا خوش خصال

پئے آل اطہار خیر الانام — زبان وقف ذکر درود و سلام

کہا دیکھ آیا ہون جا باوہی — تہ پای اقدس ہی بچھا وہی

اوسی پر ہین مشغول و محو نماز — قدم سے ضعیفہ ہوئی سرفراز

یہ سنکر کہا مین نے شکر الحمد اللہ — مگر جب تلک سامرے مین رہا

ہوا حاضر بارگاہ امام — بلا ناغہ ہر وقت ہر صبح و شام

رہا صاحب الامر سے فیضیاب — زیارت مین پائی شرف بیحساب

مگر وقت رخصت جو پیش حضور — گیا مین مع احمدی ذیشعور

تھی اور ساتھ میرے دو مرد کہن — خردمند و دیندار رقمی وطن

کہا پہلے احمد نے بعد از سلام — کہ مین کیا کہون ابن خیر الانام

یہان سے مرا کوچ نزدیک ہی — یہان میری آنکھون مین تاریکی ہی

ہی آقا بہت شاق دوری تری — کہان مین کہان پھر حضوری تری

کہ دو دن سے ہے ساتھ یہ مرد کہن

خدا سے یہ ہے مدعا و مرام
کہ بھیجے ہمیشہ درود و سلام

ترے جد امجد پہ شام و سحر
ترے والدِ ماجد پاک پر

محمد سرورِ مرسلین
علیؑ ولی شاہ دنیا و دین

تری والدہ پر ترے باپ پر
حسن پر حسین عمّ والا گہر

جو ہین بہترین جوانانِ خلد
بہارِ عذارِ خیابانِ خلد

ترے جملہ آبائے اطہار پر
امامان اولاد خیر البشر

اسیطرح پھر تجھپہ اے شاہِ دین
پسر پر ترے پھر ہمیشہ یونہین

خدا سے طلبگار ہون مین یہی
رہے اوج پر شانِ رفعت تری

ہمیشہ ترے دشمنون کو خدا
کرے ذلت و حزن مین مبتلا

مرا دیکھنا یہ ہو آخری
نہو فوت مجھسے زیارت تری

جو اوسکی زبانی سنا یہ کلام
جھڑی لگ گئی ایسا رو دئے امام

ہوئی اشک جاری علی الاتصال — کیا ابنِ اسحاق سے یہ مقال

مگر بس دعا مین زیادہ طلب — کہ تو اس سفر مین بفرمانِ رب

کریگا یقیناً جہانسے سفر — ترا دارِ رحمت مین ہوگا گذر

مقرر تو مرجائیگا اے سعید — شبِ قبر ہوگی تجھے روزِ عید

سنا جب یہ احمد نے انجام کار — ہوا پہلے بیہوش وہ بیقرار

ذرا غشی سے جب افاقہ ہوا — کہا شاہ سے اے مرے مقتدا

برائے خدا بہرِ خیر الورا — یہی آپ سے ہے مری التجا

سرافراز و ممتاز فرمائیے — کفن مجھکو یا شاہ دلوائیے

دہن ہاتھ لیجاکے مسند تلے — دئے اوسکو تیرہ درم شاہ نے

کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا — سفر مین یہی زادِ رہ ہے ترا

مگر تو کفن کا جو طالب ہوا — تجھے وقت پر وہ پہونچ جائیگا

کبھی اجر نیکوں کا رب انام
نہیں کرتا ہے ضائع اپنی نیکنام

چلے شاہ سے ہو کر رخصت جو سب
رہے تین فرسخ پہ حلوان میں سب

ہوا تب سے احمد کا تغییر حال
ہوئی یاس و امید سہل و محال

بلایا اوسے جلد اپنے قرین
جو تھا مرد قمی و ہانکا مکین

کہا بعد ساعت کہ جاؤ اٹھو
مجھے اب اکیلا یہاں رہنے دو

وہاں سے بس اک بار ہم سب اوٹھے
جہاں تھی جگہ اپنی اپنی گئے

رہا رات بھر انتظار سحر
دم صبح کا فور آیا نظر

جناب حسن عسکری کا غلام
سر و افسر ننگ کافور نام

کہی آتے آتے یہ ہم سب سے بات
تمھیں صبر دے خالق کائنات

کیا ہے جو غم ابن اسحاق کا
تمھیں عاقبت اجر دیگا خدا

جو میں اوسکو غسل و کفن دے چکا
چلو لے کے سب دفن کر دو ذرا

کہ تھا چشم مولی مین منظور وہ
یہ کہکر ہوا جلد کافور وہ

اوٹھے ہم غم و رنج کھاتے ہوے
کیا دفن احمد کو جاتے ہوے

سو طفل اشک غم و خرمی
ازل سے ہی شادی و غم توامان

حسن عسکری نے کیا انتقال
ہوا مسند آرا امام زمان

الٰہی حجاب جدائی اوٹھے
کہان مور پائے سلیمان کہان

محمد بن بابویہ اس مثال
زبانی بوالادیان کے لکھتے ہین حال

کہ پیش جناب حسن عسکری
مین رہتا تھا حاضر پیے چاکری

لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا
وہ لے لے کے جاتا تھا مین جا بجا

یہانتک کہ اک روز پیش امام
کیا حسب عادت برائے سلام

تو دیکھا کہ ہین اوس مرض مین حضور
کیا جسمین محنت سے سرامرور

اطاعت مین سرگرم پاکر مجھے
کئی خط مدائن کو لکھکر دئے

کہا پندرہ روز کے بعد تو — کریگا سوے سامرہ اپنا رو
وہان سے پلٹ کر جو آئیگا — سنے گا مری گھر سے شور و بکا
سمجھنا یہ سنکر وہ شور حزین — مجھے غسل دیتے ہین اندوہگین
کہا میرے سید مین تجھپر فدا — بھلا ہوگا واقع جو یہ واقعا
تو پھر اس امامت کا سب کار و بار — زمانے مین پائیگا کسپر قرار
کہا شہ نے ہوگا وہی کل میاب — طلب جو کرے ان خطوں کے جواب
وہی ہے وہی ہے وہی ہے امام زمان — وہی ہے وہی پیشوا ے جہان
کہا مین نے اے شاہ فرمانروا — کوئی دوسری بھی علامت بتا
بتایا اوسے شاہ دین نے یہ راز — پڑھے گا مری نعش پر جو نماز
کہا مین نے کچھ اور فرمائیے — تشفی بہر طور فرمائیے
کہا شہ نے جو کوئی دے یہ خبر — کہ ہے تیری ہمیان مین یہ نقد زر

یہ سن سنکے مین غم سے مر مر گیا
وہ عبرت سی چھائی کہ ڈر ڈر گیا

جو پھر رعب غالب ہوا اسقدر
نہ کچھ پوچھنے پایا بارِ دگر

کہ ہمیان وہ کونسی ہی بتا
امامِ زمان دیگا جسکا پتا

چلا دم بخود مین برنج و تعب
دئے نامے اہلِ مدائن کو سب

لئے سب جواب اُولٹے پاؤن پھرا
ہوا سامرہ مین گذر جب مرا

تو تھا روز ماتم وہی حسب حکم
تحیر مین مین رہگیا صم و بکم

جو وارد ہوا تھا دربارگاہ
سنا گھر سے اک نالہ و شور آہ

در پاک تھا مجمع شیعیان
عزادار مشغولِ آہ و فغان

وہ جعفر ہی کذاب جسکا لقب
بظاہر غمین باطنًا با طرب

زبس فارغ البال بالائے در
ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر

کہ ہر شیعہ نے کرکے اوسکو سلام
پئے انتقالِ امامِ انام

اوسے جب برادر کا پرسا دیا | امامت کی بھی تہنیت کی ادا
یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال | امامت کا یارب ہوا کیا مآل
امامت کے لایق یہ فاسق نہ تھا | کہ دیکھا ہی مین نے اسے بارہا
بشغل قمار و بشرب خمر | کٹی ناچ گانے مین شام و سحر
غرض مین بھی نزدیک اوسکے گیا | کیا تعزیت تہنیت کو ادا
ولیکن نہ اوس نے کیا کچھ خطاب | نہ پوچھا نہ مانگے خطونکے جواب
کہ اتنے مین خادم ہوا اک پدید | شہیر و مسلے باسم عقید
ہوا آکے جعفر سے گرم سخن | کہ چل شہ کو پہنا چکے اب کفن
یہ سنکر مع زمرۂ حاضرین | ہوا داخل خانۂ جعفر مین
جو پہونچا تو تابوت آیا نظر | کہ تھا اک طرف صحن مین جلوہ گر
اوسے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا | بنا آتے ہی آتے خود مقتدا

کیا قصد تکبیر اوّل کہی
کہا بخت نے دلکی دلمیں رہی

برآمد ہوا پردیسے ایک طفل
امامت کے لائق عجب نیک طفل

وہ نام خدا گندمی رنگ رو
وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو

کہا دوش سے بس ردا کھینچکر
خبردار اے عمو بے خبر

مین اس امر کا ہون سزاوار اب
تو پیچھے کھڑا ہو بحد ادب

یہ سنکر اوزار دی جعفر سے رنگ
کہ واہ امامت سے ہو ہو کی تنگ

نہ کچھ کہہ سکا وہ نہ کچھ کر سکا
ہوا سرنگون پیچھے ہٹ کر کھڑا

پھر اوس طفل زناپ کی نعش پر
نمازِ جنازہ پڑھی بے خطر

کیا دفن پھر تربت اک سنگی
بہ پہلوے قبر علی نقی

ہوئی دفن سی جب فراغت اوسے
کیا مجھ سے ارشاد واہ مجھکو دے

جو ہین پاس تیرے خطوں کے جواب
دی مین نے سب بے تامل شتاب

کیا دل نے مجھ سے یہ دمِ پیماں — بتائے تھے حضرتؑ نے جو جو نشاں
یہ اوسمیں سے دو امر ظاہر ہوئے — پر اک بات باقی ہے اب دیکھئے
تفکر میں تھا میں بفکر مآل — جو میں باہر آیا تو دیکھا یہ حال
یکایک ہوئی کثرت شیعیاں — ہوئے اہل قم وارد آستاں
مگر وہ تھے جو یاہی حالِ امام — سنا آنے ہی انتقالِ امام
جو پوچھا امامت ہے اب کسکے ہاتھ — اشارہ کیا سب نے جعفر کے ساتھ
وہ سب تعزیت پہلے لائے بجا — امامت کی پھر تہنیت کی ادا
کہا پھر کہ اے جعفر با خبر — ہے کچھ مال کچھ خط ہے لیلے مگر
بتا پہلے کس کس نے ہیں خط لکھے — وہ سب مال کتنا ہے بتلا تو دے
سنی جبکہ جعفر نے ایسی کھری — ہوا زرد چہرہ جعفری
ندامت سے بولا کہ یہ کیا کہا — مجھے مفت لوگوں نے رسوا کیا

کہ مین پوچھتے غیب کی وارداتُ
بتاتا ہون بنتی نہین کوئی بات

گذرا تنے مین اتفاقاً ہوا
وہان خادم صاحب العصر کا

کیا اوس نے آکر نہان کو عیان
وہ خط ہی فلان وہ خط فلان

وہ ہمیان جسمین زر وے شمار
ہزار اشرفی لائے ہو سکہ دار

ملمع کی بے شبہہ وشمین ہین دس
سراسر حوالہ کرو مجھکو بس

تو سب نے بلا وقفہ وہ خط و مال
دیا اوسکو سب پھر کیا یہ مقال

کہ تو جس کسی کا فرستادہ ہی
امام زمان اب وہ شہزادہ ہے

بوالادیان یہ کہتا ہی مین نے کہا
کہ اب تیسرا امر بھی کھل گیا

غرض دیکھہ سنکر یہ سب ماجرا
وہانسے وہ کذاب جعفر چلا

خرد شان گیا معتمد کے قرین
جو اوسوقت تھا بادشاہ زمین

سنایا سب احوال فریاد کی
ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

گئی خادمون کو معین کیا ۔۔۔ امامِ زمان کا تجسس رہا
مگر اتفاقات سے پھنسگئی ۔۔۔ کنیز جناب حسن عسکریؑ
کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا نام ۔۔۔ دل آئینۂ حب [illegible] امام
کہا معتمد نے یہ کرکے طلب ۔۔۔ بتا ہے کہان صاحب الامر اب
کیا اوسنے انکار اظہار سے ۔۔۔ مگر خطِ خانِ حزین کیلئے
پئے رفع ظن و زیان ضرر ۔۔۔ کہا کچھ تو قہر الہی سے ڈر
مری قتل کا تو نکر حوصلہ ۔۔۔ کہ معین اپنے آقا سے مین عامل
کہا معتمد نے یہ سب سے کہ ہان ۔۔۔ ہے ابن شوارب جو قاضی یہان
وہان لیکے جاؤ کہو بے خطر ۔۔۔ اسے بعد وضع حزین قتل کر
بجا لاے یہ حکم جب تا بعین ۔۔۔ ہوئی قید قاضی کے گھر وہ حزین
وہ یحیی کا فرزند عبد اللہ ایک ۔۔۔ جو تھا معتمد شہ کا دستور نیک

کہ تھا معتمد کا بڑا معتمد
سفر کر گیا سوے دارابد

پھر اتنے مین بصرہ مین سلطان رنگ
ہوا فوج آراے عزم جنگ

سنا اوسکو جسدم وہان مستعد
ہوا دست پاچہ یہان معتمد

زبردست وہ تھا تو یہ زیردست
کہ تھا نشہ بادہ زر سے مست

نہ بن آئی تدبیر آیا وبال
پھری اوسکی تقدیر چھایا زوال

ہوا ہو گئے ہوش سب کے تمام
گئی اپنے گھر وہ کنیز امام

روایت یہ پھر شیخ طوسی سے ہے
رشید خردمند فرخندہ پے

بیان مجھ سے کرتا تھا انجام کار
مجھے اور دو شخصونکو ایکبار

بلا کر خلیفہ نے فرمان دیا
تم اصطبل سے دو دو لو بادپا

پھرو ایک پر ایک کوتل رہے
ہوا بادپائی مین پیدل رہے

بہ تعجیل ہو سامرہ کو روان
فلانے محلے مین ہو اک مکان

وہ درگاہِ حضرتِ حسن عسکری
بتاؤن نشانی سنو دوسری

درِ پاک پر اک غلامِ سیاہ
ہو دربانِ درگاہ گردون پناہ

جلو ریز جسوقت پہونچو وہان
تو اندر چلے جاؤ بیخوفِ جان

جسے گھر مین جاتے ہوے پاؤ تم
مرے واسطے اوسکا سر لاؤ تم

یہ ہم تینون فوراً بجالاے کام
ہوے جانبِ سامرہ تیز گام

غلامِ سیہ ایک در پر ملا
کمر بند بنتا تھا بیٹھا ہوا

کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال
کہ ہے کون گھر مین بتا جلد حال

کہا صاحبِ خانہ ہوگا یہان
ہوا ملتفت پھر نہ کچھ دی جوان

یہ کہہ سنکے ہم گھر مین داخل ہوے
یکین کی تجسس پہ مائل ہوے

جو آگے بڑھے ہمکو آئی نظر
عجب بارگاہِ پسندیدہ تر

زمین نور کی ایسی دیکھی نہ تھی
کہے جسکو عرشِ علا عرس بھی

عجب اک سر اپر دۂ نور تھا
وہ اک پر دۂ دیدۂ حور تھا

کہ گا ہے کسی نے بچشم خیال
جہان مین نہ دیکھا ہو اوسکی مثال

سراپا مرصع جواہر نگار
کواکب سے جیسے فلک نور بار

جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا
نہ تھا گھر مین کچھ غیر نام خدا

در خاص تک لیگئی سرکشی
جو پر دہ اوٹھا یا حقیقت کھلی

گرا بحر حیرت مین غواص ہوش
کہ اک بحر ذخار کرتا تھا جوش

جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ
ہوئی عقل حیران کا رآگاہ

سر آب بچھا ہوا بوریا
کھڑا اوسپہ اک عابد بے ریا

شہ دین و دنیا و دانائے راز
حضوری سے مشغول صرف نماز

بڑھا ہم مین سے ایک نا آشنا
ہوا داخل حجرۂ پر ضیا

بہت ڈوبا اوچھلا جو جانے لگا
قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا

عجب تہلکے مین پڑے بیخبر
مرے ہاتھ ہاتھ اوسکا آیا مگر

رفیقِ دوم بھی بہ ناگاہ پھر
ہوا داخلِ حجرۂ شاہ پھر

اوسیطرح بے دست و پا ہو گیا
گرفتارِ موجِ بلا ہو گیا

اوسیطرح پھر ہاتھ ہاتھ آگیا
بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحالِ تباہ
اودھر مطمئن شاہِ گیتی پناہ

تھکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے
ہوی معترف اپنی تقصیر سے

ہوے عذر خواہی مین طالب لسان
کہا اے خدیوِ زمین و زمان

نہ تھا ہمکو معلوم انجامِ کار
حقیقت سے آگہ نہ تھے زینہار

نہ حضرت کو ہرگز تھے پہچانتے
خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے ہین بیساختہ کسکے پاس
سراپا خطا بے ادب بے ہراس

پشیمان و نادم مین ڈرتے ہین ہم
شہنشاہِ دین توبہ کرتے ہین ہم

بہت ہمنے باتین بنائین مگر — کسیطرح وہ سیدِ بحر و بر
سرِ مو نہ ہمسے مخاطب ہوا — رہا دلسے مشغولِ ذکرِ خدا
کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش — ہوے رعب مین آکر آخر خموش
نہ ہیبت سے باقی رہا دم مین دم — بمشکل کیا ہوش کیطرح رم
خلیفہ کے پاس آئے طے کر کے راہ — کہ تھا چشم بر راہ وہ روسیاہ
جو دیکھا سنا تھا بیان سب کیا — کہا اوسنے اب یہ بتاؤ ذرا
کسی آدمی سے یہانتک کہین — ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہین
جو دیکھا ہی تمنے کہین کچھ کہا — وہ بولے کہ ابتک نہین کچھ کہا
خلیفہ یہ بولا کہ ہرگز کبھی — زبان تک نہ آئے کوئی حرف بھی
خبردار کرنا تم اخفاے راز — اگر ہوگیا کچھ بھی افشاے راز
نہ تم سب بچوگے کہین زینہار — کرونگا تمھین قتل انجام کار

غرض جب تلک شاہ زندہ رہا
نکر سکتے تھے ہم بیان ماجرا

کلینی سے راوی یہہ ہین لکھہ گئے
کہ عباسون کے سپہدار سے

سنا مین نے اک شخص سیما تھا نام
خلیفہ کے بند ونمین تھا جو غلام

حسن عسکری سرورِ انس و جان
جہانسے گئے جبکہ سوے جنان

وہ آیا درِ خانۂ شاہ پر
گرایا درِ پاک کو توڑ کر

امامِ زمان حجتِ کردگار
خدیو جہان صاحبِ اختیار

یکایک نظر آئے اس شان سے
کہ تھے ہاتھہ مین اک تبر زین لئے

یہ فرمایا سیما سے کیون اے شریر
ہوا کسلئے میرے در پے شریر

لرزنے لگا رنگِ رخ اوڑ گیا
کہا مین تو واللہ واقف نہ تھا

یہ کہتا جب سفر کے تھے افتر سے
کہ اب آپ کے والدِ پاک سے

نہین کوئی فرزند باقی رہا
مین جاتا ہون یہ گھر ہی گھر آپکا

یہ کہکر ہوا اپنے گھر کو روان
علی ابن قیس اب ہی کرتا بیان

سر راہ اک روز مجھکو کہین
ملا خادم شاہ دنیا و دین

کیا اوس سے تحقیق یہ ماجرا
کہا سنتے ہی تجھ سے کسنے کہا

کہا اک خلیفہ کا تھا لشکری
یہ روداد سب مینے اوس سے سنی

اوسی نے یہ مجھسے کہی سرگذشت
کہا واقعی ہی یہی سرگذشت

حقیقت سے آگہ ہین دیوار و در
کہ مخفی نہین رہتی کوئی خبر

سنو مین علامات رجعت لکھون
سراپا جہاد و نسے ٹرجا ہی جان

زمانے مین جب تک ہو مد نظر
تماشا سے عہد امام زمان

حدیث مفضل سے ہو باغ باغ
دماغ سبک وحی داستان

بصائر مین ابن سلیمان حسن
یہ تصریح و تفصیل ہی حرف زن

کہ گویا مواراوی معتبر
جناب مفضل عمر کا پسر

گیا ایکدن مین حضورِ امام — ملے مجکو صادق علیہ السلام

کہا مین نے حضرت سے فرمائیے — مجھے رازِ مخفی یہ بتلائیے

کہ وہ قائمِ آلِ خیر الانام — جو ہی دورۂ آخرین کا امام

کہ سب لوگ ہین جسکے امیدوار — بہت جسکے آنیکا ہی انتظار

وہ مہدیِ دین ہادیِ انس و جان — جو ہی صاحب العصر آخر زمان

کریگا وہ کب بعد غیبت ظہور — کونسی وقت ہوگا معین ضرور

تو مجھسے یہ گویا ہوئے شاہِ دین — کہ زنہار تعیین ممکن نہین

خدا نے کبھی از پئے امتحان — نہ فرمایا وقتِ معین بیان

وقوعِ قیامت مین جو آیتین — بیان کی ہین خالق نے قرآن مین

ظہور اوسکا ہی سب پہ ظاہر تمام — ولیکن زمانے مین جو مردِ خام

معین کرے وقت اوسکا ذرا — شریک خدا ہی تو مشرک ہوا

مفضل نے سنکر کہا اے حضور
سنون کچھ تو حالِ شروعِ ظہور

کہ کسطرح پر ہوگا ظاہر کہان
زمانے مین پہلے امامِ زمان

کہا شاہ نے دفعتہً بے خبر
نمودار ہوگا وہ رشکِ قمر

فلک سے منادی بحدِ ادب
بتاویگا سب نام کنیت نسب

خلایق پہ اتمام حجت کرے
وہ حجت کہ ہمنے خدا کے لئے

ہر اک طرح کی لازم و اختیار
مفضل مشرح جلے آشکار

جو حالات تھے سب بیان کر دیے
علاماتِ رجعت عیان کر دیے

کیا نام و کنیت کا اکثر بیان
بسانِ جناب شہ مرسلان

کوئی شخص تا یہ نہ گاہے کہے
کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے

خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے
مثال اسکی ثابت ہو قرآن سے

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

کہ آئے محمد بآئینِ حق
مسلط ہون اب سب پہ بادینِ حق

وہ سب گو کہ مشرک ہون دل مین ہین
کراہت لئے بیٹھے رو تو رہین

خداوند عالم کی دیکھو کتاب
کیا دوسری آئے مین پھر خطاب

قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ

کہ یعنی کرو جہد و کوشش مدام
پئے قتل اعدا کرو اہتمام

نہ تا فتنہ و کفر باقی رہے
کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے

کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم
جو غیبت سے رکھیگا باہر قدم

کریگا وہ ہر دین و مذہب سے دور
ہر اک طرح سے اختلاف و فتور

رہے دین حق سارے عالم مین ایک
نہو نیک مین بد نہ بد مین ہو نیک

زمین مذہب حق سے معمور ہو
نفاق جہان یکقلم دور ہو

بجز دین حق پھر سمی رسول
نہ دین اور کوئی کریگا قبول

یہ قرآن سے ہمکو ثابت ہوا | کہ فرماتا ہی اسطرحسے خدا

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

کہ یعنی اگر کوئی غفلت شعار | کرے غیر اسلام دین اختیار

ذلیل اور مردود ہووے فضول | نہ ہو دین اوسکا وہ ہرگز قبول

خطاوار رہے جو قاصر رہے | بروز قیامت وہ خاسر رہے

یہ پوچھا مفضل نے پھر یا امام | کہ غیبت میں وہ شاہ معجز کلام

شب و روز کس سے کریگا خطاب | وہان کون اوسکو دیگا جواب

وہ بولے فرشتے کرینگے کلام | دیا مومن جن و انسان تمام

جو ہین نائب و معتمد آپ کے | سنینگے وہ سب امر و نہی آپ سے

کہ پہونچائین تا شیعونکو جا بجا | یہ ہی امر یہ نہی ہی مطلقا

کہا پھر مفضل خدا کی قسم — ہم اوسوقت گویا بلا پیش و کم

اوسی خاتم الاوصیا کو ہین — مگر دیکھتے ہین بچشم یقین

کہ بر دوشِ جناب رسولِ امین — ہے زیبندۂ دوش شاہ مبین

جو سر پہ عمامہ ہے زرد آپ کے — تو نعلین احمر ہین پہنے ہوئے

وہی دستِ اطہر ہین ہے جلوہ گر — عصا ہے کفِ پاک خیر البشر

لئے ہین جلو مین کئی بکریان — نہوتا کسی اجنبی پر عیان

غرض ان نشانون سے شاہِ زمن — جو کعبہ مین ہوجا ہے جلوہ فگن

وہان آکر اتنا کرے وہ قیام — کہ تا رات ہو سوئین ہر خاص و عام

تو جبرئیل و میکال پھر اوسط ف صف — صفوفِ ملایک لئے نصف نصف

کرین اوسپہ حکم خدا سے نزول — کہے بڑھکے جبرئیل مجرا قبول

کہ آقا مری ہے تری بات بات — پسندیدۂ خالقِ کائنات

ترا حکم جاری ہی شام و سحر
زمانے مین ہر کل پہ ہر خرد و بر

امامِ زمان اس حکایت کے ساتھ
پھرائیگا روے مبارک پہ ہاتھ

کہے گا کہ لازم ہی شکرِ خدا
کیا او سنے وعدہ ہمارا وفا

زمینِ بہشتِ برین کو ہمین
سراسر دیا ملک و میراث مین

جہان دلمین آئے کرین تا قیام
زمین و زمان مین ہم اپنا قیام

پئے مردم دوستدارِ خدا
زبس نیک ہی مرد کار خدا

یہ ارشاد فرما کے پھر وہ امام
کھڑا ہوکے باینِ برکن دمقام

کہ جس جا پہ ہی سنگ اسود عیان
مقامِ خلیلِ خدا ہی جہان

یا واز ارشاد فرماے گا
کہ اے زمرۂ شیعیان مرحبا

سنو او تھو تم سب کو اللہ نے
کیا خلق دنیا مین میری لئے

دخیرہ کیا پیش روزِ ظہور
کرو تم اعانت مری با ضرور

جو اشخاص حسن جا ہون جس کا میں من — وہ اکبار کہنا برابر سنین
سراپا ہون تجسس مین غرق — بیک طرفۃ العین مانند برق
مشرف ہون ما بین رکن و مقام — امامِ زمانہ سے با احترام
بامرِ خدا پھر یکایک وہان — زمین سے عمود اک سوے آسمان
عجب شان سے تا فلک ہو بلند — ضیا بار شمس و قمر سے دوچند
جہانمین جہان تک کہ دی زمین — قیام اپنا رکھتے ہون سب مومنین
سب اپنے گھرونمین بس اکبارگی — نگہ بھر کے دیکھین وہ سب روشنی
پرانوار دیکھین جو دیوار و در — فرحناک ہون پر نہو کچھ خبر
کہ سمجھین نہ زنہار اسباب نور — نہ ہرگز کرین وہ گمانِ ظہور
یہانتک کہ ہو صبح صادق عیان — تو فوراً بطی زمین و زمان
وہ مردانِ مقبولِ پروردگار — جو سب سیصد و سیزدہ ہون شمار

حضوری مین حاضر ہون سب شاہ و شاہ — بصد شوق مشتاق حکم جہاد
امامِ زمان شاہ گیتی پناہ — کرے کعبۂ پاک کو تکیہ گاہ
یکایک کرے دست اطہر بلند — عجب نور عالم مین ہو سر بلند
کہ پہلے فزون دست موسیٰ سے تھی — بہر چار سو دفعتہ روشنی
کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے — جو اس ہاتھ پر آکے بیعت کرے
تو کی لوس نے بیعت خوشا مرحبا — خدا سے بصدق و صفا مرحبا
یہ سنکر جو مشتاق سبقت کرے — بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے
بنے پیرِ دستِ حق طلب — وہ جبرئیل ہوگا سراپا ادب
کرین سب ملک پھر بخشیم قبول — شرف بیعتونکی سراسر حصول
بخیبانِ جن پھر سب آکر وہان — کرین بیعتِ دادِ انس و جان
کرین بیعتین پھر نقیبانِ شہ — وہ ہین سب بشر سیصد و سیزدہ

کہین اہل مکہ یہ باہم مگر — الٰہی ہی کون اجنبی یہ بشر
کہ اطراف کعبہ مین ظاہر ہوا — رفاقت مین ہر شخص حاضر ہوا
رفیق اوسکے ہین کون کیا جانئے — وہ تدبیر ہو جس سے پہچانئے
کرین سنکے بعضے صدا یون بلند — کہ ہی یہ وہی صاحب کوسفند
کہین پھر بہم کوئی ہم مین بھلا — تنسا سا بھی ہی اوسکے اصحاب کا
پکارا وٹھین بعضے سنتے ہوئے — کہ ہم آٹھ شخصونکو ہین جانتے
مدینے کے چار اور مکے کے چار — ہی نام و نسب اونکا سب آشکار
یہ بیعت ہوا وسوقت واقع وہان — ہو خورشید جسوقت طالع وہان
بلندی پہ جب آئے مہر فلک — سنین مومنین جہان یک بیک
کہ پیش رخ قرص مہر منیر — منادی کرے اک ندا سے کبیر
سنو اہل گردون وغیرہ تمام — یہ ہی مہدی آل خیر الانام

حسن عسکری ہے جو ابن علی
علی جو ہے ابن محمد تقیؑ

اسیطرح پھر سب ائمہ کے نام
وہ لے تا علی علیہ السلام

کہے پھر اس سے کر وہ تین
جو حاصل ہو خطِ ہدایت تمھین

خلافِ اطاعت نکرنا کبھی
کہ مردود کردیگی برگشتگی

غرض اس ندا پر ملک ایکبار
کہین پہلے لبیک بے اختیار

پھر اگر ہین جان کے مومنین
یہ دعوت کرین سب اجابت وہین

وہ سب سیصد و سیزدہ پھر خواص
امامِ زمان کے نقیبانِ خاص

کہین ہان بگوش یقین سب سنا
اطاعت بدل ہمنے کی یا خدا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایک جا
جو ہر صاحبِ ہوش کو یہ صدا

تو اکبار فی الفور سب خاص و عام
کرین قصد سوئے امام انام

ہر اک شہر و دریا و صحرا سے سب
روان ہو خلایق بپائے طلب

مگر راہ مین ہون وہ جو یا حق
کہ ظاہر ہو مغرب سے رنگِ شفق

جو پہنچے قریب غروبِ آفتاب
تو چلا سے ابلیس خانہ خراب

تمھارے خدا نے کیا اب ورود
ہے وادیٔ الیاس جاے فرود

کرو اوس سے تم چل کے بیعت وہین
کہ تا ہاتھ آئے ہدایت کہین

نہ زنہار پھر کوئی گمراہ ہو
نہ غافل کوئی کار آگاہ ہو

ملایک اجنہ نقیبانِ شاہ
یہ سنتے ہی گویا ہون کیون روسیاہ

سنی ہمنے تیری صدا بس خموش
یہ گندم نمائی نہ کر جو فروش

نکر ہمسے عیار عیاریان
نکر ہمسے مکار مکاریان

تجھے ہم بخوبی ہین پہچانتے
جو کہتا ہے تو وہ بھی ہین جانتے

خدا جسکو کہتا ہے تو ای لعین
وہ فرزند عثمان کا ہے لعین

وہ ملعون ہے سفیانی بیحیا
یزیدی نسب ہے سگ خو دنما

دوبارہ سنین جب یہ اہل ستم | یکایک اوسی سمت کر جائین رم
ادھر وہ خلیلِ خدائے جلیل | باعزاز دن بھر بسان خلیل
کئے تکیہ کعبے کی دیوار پر | کہے ہان جو چاہے کرے اب نظر
سوائے آدمؑ و شیثؑ یا نوحؑ و سامؑ | خلیل و ذبیح علیہ السلام
سوائے موسےٰ و یوشعِ نامدار | مسیحا و شمعون ذی افتخار
مجھے دیکھ لے خوب وہ حق طلب | کہ ہین مجھ مین علم و کمال اونکے سب
اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی | بسوئے محمدؐ بسوئے علیؑ
حسنؑ کی حسینؑ حزین کیطرف | تمامی امامانِ دین کیطرف
نظر میری جانب کرے وہ بشر | سوالات مجھسے کرے بیخطر
کہ ہو علم سبکا مجھے بالیقین | خدا کی قسم ہون مین جل الیقین
نہ دیکھی تھی جو مصلحت وقت کی | خبر اون بزرگون نے سبکو ندی

سب اخبار مین تمپہ ظاہر کرون — سراک راز سے تمکو ماہر کرون
اگر ہو تمھین آج مد نظر — سماوی کتابین پڑہون سر بسر
یہ فرماکے پھر وہ امام ہدا — صحیفہ پڑہے آدم و شیث کا
کہی امت آدم و شیث سب — کہ واللہ باللہ اے حق طلب
یہی ہے ہماری یہی ہے کتاب — نھین دخل تغیر اسمین جناب
سنین بلکہ گاہے نہ تھین اسقدر — سنائین ہمین آپ نے جسقدر
صحیفہ پڑہین نوح کا پھر جناب — خلیل خدا کی پڑہین پھر کتاب
پھر انجیل و توریت پڑہکر حضور — پڑہین لحن داود مین سب زبور
ہر امت کے عالم سنین جب تمام — کہین اب نھین ہمکو جاے کلام
کتابین یہ جسطرح نازل ہوئین — اوسیطرح اب آپ سے سب سنین
ہوئی تھین جو ہمکو فراموش بھی — نہ پہنچین تھین یا اتنی ہمکو کبھی

پڑہین سب حضرت فی ہنے سنین
سنین ہمنے حضرت سے ارشاد کین

پڑہین پھر جناب امام ہدے
یہ قرآن جس طرح نازل ہوا

نہ تبدیل و تغیر ہو بہر نام
ہوی بعد ختم الرسل جیسے کام

ہو خدمتمین حاضر پھر اک مرد پیر
عجب شکل و صورت مسمی بشیر

ہو منہ جانب پشت و سکا پھرا
کہے شاہ سے یا امام ہدا

مجھے اک فرشتے نے بھیجا یہان
کہ دون سرگذشت اپنی تا کہ یہان

یہ سنکر کرین اوس سے حضرت سوال
کہ تو اپنا اور اپنے بہائیکا حال

بہ تفصیل لوگون سے کہہ بر ملا
کہے وہ کہ مین اور بھائی مرا

تھے صفین کے لشکر مین دونون ہم
شب و روز مصروف جور و ستم

جہان ہم گئے کر دیا سب خراب
جہان مین نہو گا ہمارا جواب

دمشق اور بغداد سر تا بسر
مع کوفہ غارت کیا بے خطر

مدینے مین جاکر کیا قتلِ عام — گئے توڑ کر چور منبر تمام
ہماری سواری کو سب جانور — بنا ہے مسجد نمین میانِ سفر
نہ تعظیم و تکریم باقی رہی — خر و استر و اسپ نے لید کی
مدینے مین جب کر چکے لوٹ مار — تو کعبے کیجانب بڑھے راہوار
پئے قتل عام و پئے گیر و دار — تمام اہل لشکر تھے سیصد ہزار
حوالی یثرب مین ہے اک مقام — مکر اوسکا صحرائے بیدا ہی نام
وہان اونٹ پر پچھلے کو جب لے گزند — صدا آسمان سے ہوئی یہ بلند
کہ اے دشت بیدا انھین تو ابھی — نگلجا کہ مقہور ہین یہ شقی
زمین شق ہوئی دفعتہً سر بسر — سب اسباب سب فوج سب جانور
ہوئے داخل قعر قہر خدا — نہ روے زمین پر نشان تک رہا
مگر ایک مین ایک بھائی مرا — کہون کیا کہ بس مرتے مرتے بچا

ملک ایک آیا ہمارے قریب | پھری اپنی تقدیر پلٹے نصیب
پھر آیا سوے پشت اہ دین پناہ | بیکبار ہم دونکے منہ کو آہ
مین جس شکل و صورتمین ہون باریاب | کہون کیا کہ خود دیکھتے ہین جناب
ہوا میرے بھائی سے کویا ملک | کہ جاے نذیر اب تو سفیان تلک
میان دمشق اوسکو دی یہ خبر | کہ مہدی آل محمد سے ڈر
کیا اب زمانے مین اوسنے ظہور | ہوا نور ایمان کا پھر اب وفور
خبر یہ اوسے جلد دیجا ابھی | کہ بیدار لشکر کو نکلا ابھی
لگا مجھسے کہنے سروش خبر | یہانسے روانہ ہو تو اے بشر
ملاقات کر حجت حق سے جا | کہ مکے مین ہے اب وہ رونق فزا
نوید ہلاک ستمگار پیشگان | شہ دین سے کر مو بمو تو بیان
پیے عفو جرم و خطا توبہ کر | کہ ہے رحم حضرت کو مد نظر

یہ سنکر شہنشاہ ملک نجات
جو دستِ مبارک بصد التفات

پھر آئین رخِ مسخ تو آب پر
تو ہو صورتِ اولین جلوہ گر

بصد شوق بیعت جو کرنا بشیر
تو رہنا شریکِ سپاہ امیر

مفضل نے جب یہ مفصل سنا
کہا یہ تو ارشاد ہو اب ذرا

کہ انسان و جن و ملک سے امام
بظاہر ملینگے کرینگے کلام

کہا اے مفضل خدا کی قسم
ملاقات اکثر کرینگے بہم

کوئی جسطرح زندہ احباب سے
مجالس مین مصروفِ صحبت رہے

کرین انسے وہ بھی بڑا اختلاط
بڑھی رفتہ رفتہ بہم ارتباط

کہا پھر کہ اے سید انس و جان
یہ سب ہونگے ہمراہِ شاہِ زمان

کہا ہان یہ واللہ سب لاکلام
مع قائمِ آلِ خیر الانام

یہ سب ملکے کعبے سے ہجرت کرین
نجف اور کوفے کے میدان مین

ملایک بھی حضرت کی انصار ہونگے — سب اوسوقت ہونگے چہل شش ہزار
نبی جان ہونگے چہل شش ہزار — لکھا شش ہزار ایک نے بے شمار
یہ سب ملکے عازم ہون سوے جہان — خدا فتح دے انکو جائین جہان
مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا — کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا
کرے پند پھر دین کی دعوت کرے — تو دعوت کی ہر اک اطاعت کرے
تو چنکر پھر اک شخص کو آل سے — کرے حاکم وقت اونکے لئے
کہا پھر مفضل نے فرمائے — کریگا وہ کیا خانۂ کعبہ سے
کہا منہدم کرکے یہ سب بنا — بنائیگا کعبے کو بالکل نیا
بسان بنائے ذبیح و خلیل — رفیع و متین و عظیم و جلیل
عراق عرب تا عراق عجم — ہر اقلیم سے سب بنای ستم
کرے سر بسر وہ تباہ و خراب — بنائے نئے سر سے سب لاجواب

یہ مسجد بھی کو فینکے ڈھاکر بنائے
اساسِ قدیمی پہ پھر اسکو لائے

کرے منہدم قصر بھی کوفے کا
کہ جسنے بنایا وہ ملعون تھا

جو پوچھا کہ مکے مین ہوگا مکین
کہا شاہ نے رکھ کے وہ جا نشین

جو بیرونِ مکہ ہو رونق فزا
یہان بعد اوسکے بجور و جفا

کرین قتل اون جانشین کو لعین
تو پھر راہ سے وہ پھر آئے وہین

دوبارہ جو مکے مین وارد ہو شاہ
تمام اہلِ مکہ بحالِ تباہ

ندامت زدہ سرنگون بیحواس
حضور یمین حاضر ہون با صد ہراس

کہین توبہ ہے اے شہ دوسرا
خدارا بحل ہو ہماری خطا

کرین آپ توبہ ہماری قبول
خطا عفو ہو اور زاری قبول

یہ سن کے آخر امامِ ہمام
کرے پہلے پند و نصیحت تمام

عقوبات عقبے دکھائے اونھین
عذابِ خدا سے ڈرائے اونھین

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے
پیئے ختم حجت مسلط کرے

روانہ ہو جب کر کے یہ بندوبست
کرین قتل حاکم کو پھر خود پرست

یہان اپنے ہمراہیون سے امام
نقیبونکو انصار جن کو تمام

اومید م روانہ کرے مکے کو
کہ جاکر کہین جسکو منظور ہو

کرے توبہ ایمان لائے ابھی
امان قتل ہونے سے پائے ابھی

نہ لائیگا ایمان جو بدنشیم
کرین گے اوسے آج چو رنگ ہم

عجب ہی کہ ایمان نہ لائے مگر
یہ سنکر بھی سو سو مین اک اک بشر

نہ نکلے وہان بلکہ دس سو مین ایک
کبھی نام کو مومن مرد نیک

کہا پھر مفضل نے فرمائے
مکان حجت حق کا بتلائے

مکین ہوگا آقا کہان وہ مدام
کہان مومنین جمع ہونگے مدام

کہا پائے تخت امام زمان ع
اسی شہر کوفہ مین ہوگا عیان

پئے مجلس محکمہ واقعی | یہی مسجد کوفہ ہوگی یہی
تو پھر واسطے جمع اموال کے | غنائم کی تقسیم کیواسطے
مقرر کریگا ہمارا وصی | یہی مسجد سہلہ بیشک یہی
پئے خلوتِ خاص بیت الشرف | مقرر کریگا مقام نجف
کہا پھر مفضل نے سب مومنین | اسی کوفہ مین ہونگے دائم مکین
کہا شاہ نے ہان خدا کی قسم | نہوگا کوئی مومن محترم
مگر ہوگا کوفے مین جاکر مکین | دیا گرد کوفے کے ساکن کہین
سوے کوفہ یا اونکا مائل ہو دل | کہ رہئے وہین چلکے اب متصل
بکی کوفہ مین جا بلا اشتباہ | کہ جتنے مین اک بڑکی ہوخوبگاہ
یہ دو الف درہم بلا قال و قیل | بس آباد ہو چار و پنجاہ میل
کہ ہوتی ہین اٹھارہ فرسخ یہ میل | بڑا شہر بس جاے طول و طویل

مکانات کوفے کی حد و زمین — حدِ کربلا سے بہت ہو قرین
خداوندِ عالم بہ عزّ و بجاہ — کرے کربلا کو مقامِ پناہ
ملک اور سب مجمعِ مومنان — کرین آمد و شد ہمیشہ وہان
کرے کربلا کو عطا ذو الجلال — عجب رفعت قدر و شان و کمال
یہان تک ہو دریا رحمت کو جوش — اگر دفعتہً مومنِ سر فروش
دعا مین ہو سائل تو پروردگار — کرے مرحمت ایسی دنیا ہزار
یہ فرما کر اک آہ بھر کر کہا — زمینون نے باہم تفاخر کیا
تو کعبے نے بھی اس بنا پر کہین — تفاخر کیا کربلا پر کہین
کہا حق نے اے کعبہ خاموش بس — نکر فخر کی کربلا پر ہوس
یہ بقعہ ہی وہ بقعۂ نامدار — یہان نخلۂ پاک سے ایکبار
علانیہ انّی انا اللہ کا — کلیم ابن عمران نے غنچہ سنا

یہ ہے وہ زمین مفخر آسمان
کہ مریم کو ہمنے جگہ دی جہان

سر سبط خیر الوریٰ کو یہان
شہادتکی ہونی پہ دھویا جہان

خدا نے جو عیسی کو پیدا کیا
یہین غسل مریم نے اونکو دیا

کیا غسل مریم نے خود بھی یہین
یہ بقعہ ہی بقعو نسے بہتر کہین

یہین سے عروج حبیب خدا
شب وصل معراج واقع ہوا

بہت خیر و رحمت مفصل یہان
رہیگی مہیا پئے شیعیان

یہان تک رہی خیر و برکت دوام
کہ ظاہر ہو قایم علیہ السلام

مفضل نے پھر عرض کی مین فدا
امام مدا خاتم الاوصیا

وہانسے ہو رونق فزا پھر کدہر
گیا جانب شہر خیر البشر

جو پہنچے مدینے مین شاہ غیور
عجائب غرائب ہوئن ظاہر امور

بڑہی فرحت و شادی مومنان
گرفتار ذلت ہوئن کافروہان

کہا وہ عجایب غرائب ہین کیا
گیا قبر رسولِ خدا

چوتے پہنچے کرے خلق سے وہ خطاب
یہی ہی مزارِ رسالت مآب

مرے جدِ اطہر کی یہ قبر ہی
خدا کے پیمبر کی یہ قبر ہی

کہین سنکے حضار ہان اے امام
یہی ہی یہی قبر خیر الانام

کہے قائم آل پھر خلق سے
یہان اور یہ کون دو ہین پڑے

کہین سیدہ اوسکے مصاحب ہین دو
بڑے اوسکے دلسوز نائب ہین دو

یہ دونون ہین دو عورتونکے پدر
وہ دونون ہین ہمخواب خیر البشر

ابوبکر ہی اک عمر دوسرا
یہ قبرین ہین اونکی شہ دوسرا

غرض سنکے مخلوق سے یہ سخن
پیے مصلحت پھر امامِ زمن

کہے پھر یہ سب سے بتاو مجھے
عمر اور ابوبکر یہ کون تھے

کہ منجملۂ مردمان جہان
کیا خاص کیون دفن انکو یہان

بھلا یہ تو بتلا دہ ہمکو ذرا | یہان اور بھی کوئی مدفون ہوا
کہین وہ کہ اے شاہ جن و ملک | نہین کوئی مدفون ہوا آجتک
کیا دفن انکو یہان اس لئے | کہ دونون خسر یہ پیمبر کے تھے
کہین شاہ دین تم مین سے اب بھلا | کوئی انکو دیکھے تو پہچانیگا
کہین سب بلا ریب پہچانینگے | انہین اب بھی ہم اونکے اوصاف سے
کہا پھر کہ ایسا یہان ہے کوئی | کہ رکھتا ہو شک دفن مین واقعی
کہین سب نہین حجت حق نہین | ہمین شک نہین دفن مین وہ نہین
غرض بعد پھر تین دنکے امام | سراسر بلا قید دین حکم عام
کہ قبرین ہر اک سمت سے توڑ کر | نکالین اونھین قبر سے بیخطر
نکالین تو دیکھین کہ تازہ ہین تن | بدن اونکے سالم ہین سالم کفن
وہی صورتین ہین نہ مطلق دگرگون | نہ پوسیدہ تن ہین نہ لاشین گلین

شجر ایک خشکیدہ ہوگا وہان
بحکم جناب امام زمان

اوسی نخل پر پھر ہر اک خاص و عام
اونھین کھینچ دے چلئے قصہ تمام

پیئے امتحان سبز ہووہ شجر
نکل آئین پتے نئے سر بسر

ادہر ٹہنیان اوسکی شاداب ہون
ادہر معتقدانکے احباب ہون

کہین سب شرفیاب ہوے آشکار
قسم ہی ہوے آج ہم رستگار

ہوے انکی الفت سے ممتاز ہم
سزاوار ہی جو کرین ناز ہم

غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو
محلونمین شہر ونمین مذکور ہو

جو رکھتے ہون دلمین محبت کا جوش
چلین اپنے گہر سے بجوش و خروش

وہین آکے سب جمع ہون یکجا
تو شہ کا منادی کرے یون ندا

جو ہو دوست دونونکا وہ ہو الگ
ندا سنکے یہ غول ہون دو الگ

کہ وہ ایک اونکے ہوا خواہونکا
تو اونکے مخالف کا ہو دوسرا

جو بھلا کرو وہ اونکا ہی خیر خواہ
اوسی سے یہ ارشاد فرمائین شاہ

کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب
نہین تو سہو اب خدا کا عذاب

کہین وہ کہ معلوم جبتک نہ تھا
یہ سب مرتبہ انکا پیش خدا

ہوے انسے جب بھی بیزار ہم
کرین آج کیون انسے انکار ہم

کھلا ہمپہ انکی کرامات سے
خدا خوش تھا انکی ہر اک بات سے

نہ ہم انسے بیزار ہونگے کبھی
ہین بیزار پر تجھسے ہم وہ تھی

جو انکے عدو دوست ہین جو تیرے
نکالا ہی جنسے انھین قبر سے

شجر پر انھین جنسے لٹکا دیا
تہ دلسے ہم سب ہین انسے خفا

سنین جب یہ باتین امام زمان
کرین حکم بادسیہ کو کہ ہان

دہین آئی اک ایسی آندھی سیاہ
کہ برباد ہون سب وہ گم کردہ راہ

اور تروا کے دونکو پھر وار سے
کھین زندہ فرما کے حضار سے

کہ پاداش کیواسطے پاس جائین ازل سے ابد تک کا غصہ مٹائین

جو عالم مین گذری ہین رنج و تعب وہ سب اونپہ ثابت کرین آج سب

وہ سلمان کا مارنا بے خطر چلانا در پاک کا الحذر

کہ تا اہلبیتِ رسولِ زمن علی و بتول و حسین و حسن

جلین سبکے سب آگ سے گھر بہ گھر نہ باقی رہین نام کو اہلبیت

جنابِ حسن کو پلانا وہ زہر وہ شبیر پر روکنا آبِ نہر

وہ جسمِ مبارک وہ تیر و سنان وہ فرقِ مبارک وہ گرزِ گران

جوان مرگِ اکبر وہ پیشِ نگاہ تڑپنا وہ اصغر کا ہاتھونپہ آہ

وہ جلتی زمین اور قاسم کی لاش وہ گھوڑونکے سم وہ تنِ پاش پاش

ابا الفضل عباس سا صف شکن دلاور جری ثانیِ بوالحسن

وہ نیزے وہ سینہ وہ تیغین وہ سر وہ خنجر وہ گردن وہ تیرِ جگر

وہ عونؑ و محمدؑ کی خون ریز یان — وہ عبداللہ ابن حسن الامان

وہ قتلِ عزیز و احبا تمام — وہ تنہا حسینؑ اور انبوہِ عام

وہ جلتی ہوئی ریگ و جسمِ تپان — وہ شدت کی پیاس آہ ہونٹوں پہ جان

وہ تیغ اور احمد کی وہ بوسہ گاہ — وہ خنجر وہ خنجر خدا کی پناہ

وہ خیمے جلانا وہ قیدِ ستم — وہ غارتگری اور اہلِ حرم

وہ رسی وہ ذریتِ مصطفےٰ — وہ بیڑی وہ بیمارِ دشتِ بلا

بناحق زمانے میں ہوتا رہا — جو آلِ محمدؐ کا خون برملا

رہے اہلِ عصمت ہمیشہ تباہ — اوٹھاتے رہے ظلم شام و پگاہ

جہانتک ہوا قتل و خون بے سبب — خلایق رہی مبتلائے تعب

خلافِ شریعت ہوے جو جو کام — جہانتک کہ گذرے ہیں فعلِ حرام

غذاے حرام اور اخذِ ربا — وہ زردی وہ بہتان کذب و فرنا

نفاق و فساد و فریب و فتور — کیا حجتِ حق نے جبتک ظہور
یہ تصریح و تفصیل اک اک کہے — کہ یہ فعل عالم مین تمنے کئے
کہین سنکے ارشاد یہ شاہ کا — کہ ہان سب ہمہین سے یہ واقع ہوا
خلافت اگر بعد خیر الانام — نہ ہم غصب کرتے تو ہوتے یہ کام
کہے خلق سے پھر امام زمان — قصاص اپنے ان دونونسے لو یہان
یہ سنتے ہی آمادہ ہون مومنین — کرے جسکے دلمین جو آئے یقین
نہم کے جو جلسے ہمین یاد آئین — تو پھر نقل کی اصل سے اٹھ جائین
جمے رنگ تو شاعرِ بے نظیر — چلین لکھنؤ سے وہ حضرت مشیر
جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے — کہی اگلی پچھلی بھی کچھ یاد ہے
شب عقبہ کہئے کٹی کسطرح — مقیضی مین میزان مٹی کسطرح
کبھی مٹائے مٹے گا کبھی — وہ در کا گرانا وہ محسن کشی

یہی دور تھا ہمکو دنگاہ — اسی دنکی مدت سے تکتے تھے راہ
ہمین اپنے ساقی کا تھا انتظار — اوٹھو ہمنشیو اوتارین خمار
بلا قید بس دیکھکر دمبدم — عزازیل گوید نصیبے برم
سر مو نہ کوئی کرے درگذر — مشیخت ملی خاک مین سربسر
کہان ذوقِ عصیان کہان مجھ مزا — کہان وہ جفائین کہان یہ ادا
بتولِ حزین کا دلِ داغدار — بھلا کسطرح کہئے پائے قرار
کہان تازیانہ کجا فاطمہ — مگر تھی گنہگار کیا فاطمہ
خدایا ترے ذات اقدس کے ہم — تجھے دیتے ہین اب قسم پر قسم
ہمارے ہوس سے طلب ہے زیاد — زیاد اپنے قہر و غضب سے زیاد
وہ نازل عذاب الیم اپنے کر — نہ بھیجا جو تونے کسی اور پر
غرض حسب فرمانِ فریادرس — خدیو جہان خسرو دادرس

سر دار دونونکو پھر کھینچ دین — تو حضرت زمین کو اشارہ کرین

زمین سے وہین آگ ہو سر بلند — جلین اور تڑپین مثال سپند

جلے ساتھ اونکے شجر بھی تمام — ہوا کو ہو پھر حکم شاہ انام

کہ خاکستر اونکی وہانسے اوڑے — کسی بحر زخار مین جا پڑے

مفضل نے حضرت سے سنکر کہا — یہی ہے عذاب اخیر انپہ کیا

کہا آپ نے یہ سزائین ہین کم — مفضل یقین کر خدا کی قسم

کہ وہ سید الانبیا مصطفےٰ — وہ صدیق اکبر علی مرتضےٰ

وہ بنت محمد بتول رشید — حسن مجتبےٰ و حسین شہید

مفضل اسیطرح باقی امام — زمانے مین زندہ ہون سب لاکلام

ہو رکھتے ہون ایمان خالص یہان — جو ہون محض کافر میان جہان

وہ اکبار سب زندہ ہوکر اوٹھین — وہ سب خواب غفلت سے سوکر اوٹھین

امامانِ دین کی طرف سے وہین — صفِ مومنین کیطرف سے وہین

بدر دو بلاؤ بہ قہر و عتاب — سر اسیم ہونے لگے وہ عذاب

کہ وہ صبح سے صبح تک الف بار — مرین اور زندہ ہون لیل و نہار

جہان چاہے رکھے انھین بھیجکر — بانواع قہر و غضب مبتلا

یہ سب ہو چکے جب وہان انتظام — تو مہدی ہادی علیہ السلام

بحکمِ خداوند کون و مکان — یکایک ہون کوفیکی جانب روان

سرِ راہ اک روز منزل کرین — نجف اور کوفیکے بیچ مین

ملایک برابر چہل و شش ہزار — بنی جان یکسر چہل و شش ہزار

نقیب آپکے سیصد و سیزدہ — یہ اوسوقت سب ساتھ ہون اسجگہ

مفضل نے کی عرض ارشاد ہو — کہ اوسوقت کیا حال بغداد ہو

کہا شاہ نے اے مفضل وہ شہر — رہے اندنون مورد لعن و قہر

محل عتاب خدائی جہان
تاسف ہو اوسپر رہی جو وہان

خدا کی قسم ہو کہ اوس شہر پر
عذاب ایسے نازل ہون شام و سحر

جو ہرامت ماسلف کے لئے
ازل سے زمانے مین واقع ہوے

رہے اور تازہ عذابونکا جوش
کہ حیران ہو جس سے ہر چشم و گوش

جو طوفان ہو بغداد یون کے لئے
وہ بے شبہہ ہو آب شمشیر سے

خدا کی قسم شہر بغداد پھر
ہوا ایسا کچھ اکبار آباد پھر

سراپا وہان پر مکان ہو بہشت
زمین ہو بہشت آسمان ہو بہشت

جوان لڑکیان سب ہون حور خلد
ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوان خلد

کرین ون ٹون بس یہی سب گمان
کہ اللہ نے رونے بندگان

نہ ہرگز کہین اور تقسیم کی
اسی شہر پر منحصر ہو گئی

خدا و پیمبر پہ اوس شہر مین
کرین افتری اور بہتان کرین

وہان حکم ناحق یہ جاری رہے
بناحق شہادت سے خواری رہے

ہین جتنے بُرے کام سب ہون وہان
شراب و نکاح و زنا کاریان

وہ کھانا بلاشبہہ مالِ حرام
بہم خون ناحق بہانا مدام

شب و روز ہو قتل و خون اسقدر
نہو جملہ عالم مین بھی جسقدر

غضبناک ہو جاے ربِ جلیل
رہے امن کی پھر نہ کوئی سبیل

بڑہے فسق جب بیشمار
اوجڑ جاے ایسا وہ شہر ایکبار

جو پہونچے مسافر کہے واہ جی
زمین ہے یہی شہر بغداد کی

کہا شہ نے پھر ایک خوش رو جوان
حسینی نسب سرور سروران

برآمد ہو دیلم سے قزوین کی سمت
کرے اک ندا مردم دین کی

کہ آل محمد مددگار ہو
مین بیچارہ ہون دادخواہی کرن

کریں طالقان والے دعوت قبول
کہ نکلین مطیع خدا و رسول

شجاعت مین بمثل جرأت مین فرد
دلیری مین یکتای روزنبرد

لڑائی بھڑائی کا اک اک دھنی
بنا پوچی شیر صید افگنی

سواری مین رہوار سب سرخ رنگ
حسین نیک تن صاف شکل خوشرنگ

یہ لشکر جو سب اوسکے ہمراہ ہو
یہانتک کرے قتل کفار کو

کہ ہو پاک اکثر زمین کفر سے
تو کوفہ مین جا کر اقامت کرے

یکایک یہ پہنچے برابر خبر
کہ مہدیؑ ہادی شہ بحر و بر

مع فوج خود کوفہ کے متصل
وہ وارد ہوا جیسے پہلو مین دل

حسینی جو یہ بات پیہم سنے
تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے

کہ ہے قایم آلِ ختمیؐ مآب
امامِ زمانہ وہ عالیجناب

بظاہر مگر اپنے اصحاب سے
کہے کون ہے دیکھئے آئے

بدل تا سب اوسکے ہوا خواہ ہون
سب اصحاب حضرت سے آگاہ ہون

غرض جبکہ سب ملکے آئین وہان
حسینی جوان پیش شاہِ زمان

ادب سے کھڑا ہو کہے واقعی
جو ہین آپ مہدیؑ آلِ نبیؐ

دکھا دیجئے ہمکو دیکھین بھلا
عصائے جنابِ رسولِ خدا

کہان ہی وہ بردا اور انگشتری
زرہ وہ جو فاضل سے موسوم تھی

نبی کا عمامہ کہان اے جناب
کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سحاب

کہان شہ کا گھوڑا ہی جسکا نام
کہان ناقہ غضبان نام اے امام

جو تھا نام دلدل وہ استر کہان
حمار مبارک کہان ہی یہان

لیا کرتے تھے شاہ گردون خرام
اوسیکا براق اور یعفور نام

کہان ہی وہ قرآن بلا بیش و کم
ید اللہ نے جو کیا تھا رقم

یہ سنکر جنابِ امامِ زمانؑ
منگائین وہ سب کو پر چیزین وہان

یہانتک کہ فوراً امام ہدا
منگائین عصا آدم و نوح کا

جو پھر ترکہ ہود و صالح منگائے — خلیلِ خدا کا بھی مجموعہ آئے
تو وہ صاع یوسف بلاشک و ریب — وہ کیل و ترازو ے حضرت شعیب
وہ تابوت موسےٰ وہ انکا عصا — وہ داؤد کی بھیڑ زرہ پر ضیا
سلیمان کی انگشتری اور تاج — وہ اسباب عیسیٰ پئے احتجاج
جو میراث پیغمبرونکی تمام — منگا کر دکھاے امامِ انام
تو لیکر عصاے حبیبِ خدا — کرے سخت پتھر مین نصب اسکی جا
عصا ہو وہین اک درختِ کلان — رہے جسکے سایے مین فوج گران
یکایک وہ مردِ حسینی کہے — کہ اللہ اکبر یہ مقصود تھے
بڑھا تھے ابنِ رسول خدا — کرون بیعت اب تجھپہ ہو نمین فدا
امامِ زمان سیدِ بے نیاز — کرے دست اطہر پہ سنکر دراز
تو مردِ حسینی مع یاوران — کرے بیعت خسروِ کامران

اگر ہونگے زیدیہ نابکار — جو ہمراہ لشکر وہان چل ہزار
حمائل ہوں گردن میں قرآن پاک — کہے یہ کلام آکے بیخوف و باک
کہ اب ہمپہ جو کچھہ ہویدا ہوا — ہنر اسحر کا کارخانہ یہہ تھا
امام زمان شاہ جن و بشر — نصیحت کریں اونکو آٹھو پہر
بہت معجزے پھر دکھائیں جناب — پر ایمان نہ لائیں وہ خانہ خراب
رہی گفتگو تین دن تین رات — کرے حکم پھر شاہ قدسی صفات
کہ ان سبکو اب بے تامل ہین — کرو قتل تاخیر لازم نہین
مفضل نے سنکر یہ سب ماجرا — کہا کہئے اے نائب مصطفےٰ
وہان کیا کریگا کہا شاہ نے — کہ سفیان کی تسخیر کیوا سطے
روانہ کرے فوج کو ایکبار — تو سفیانی ہیگا نابکار
بجنب مقدر میان دمشق — ہوا کدن مسخر میان دمشق

کہ بیت مقدس کی سخری پہ پھر — گری تن سے اوسکے جدا اوسکا سر
مفصل سے شہ نے کہی پھر یہ بات — کہ اوسوقت ظاہر ہو شاہ فرات
امام سوم پور مشکل کشا — جگر گوشۂ سید الانبیا
بتول ستمدیدہ کے دلربا حسین — خدائی کا مالک امام حسین
جلو دار صدیق با ہزار — سواری مین مانند باد بہار
بہتر ستمدیدۂ کربلا — رکاب سعادت مین ہون برملا
کہ رجعت کوئی اس سے بہتر کہین — بحکم خدا و پیمبر نہین
محمد کا بے فاصلہ پھر وزیر — وہ صدیق اکبر جناب امیر
امام ہدا سید الاوصیا — علی ولی زوج خیر النسا
وہان رونق افزا ہون باحتشام — ہر اک سمت ہونے لگے اہتمام
نجف مین ہو اک قبۂ دلستان بنا — ہون اوسکے سن قبے مین چار ارکان بنا

نجف اور بحرین مین ملکے دو — یمن مین ہو ایک اک مدینہ مین ہو

کہا شہ نے مین دیکھتا ہون عیان — وہ قندیلین وہ سب چراغان یہان

کہ روشن کیا مثلِ شمس و قمر — ہر اک نے زمین آسمان سر بسر

پھر آئین وہان سیدِ کائنات — جنابِ محمد علیہ الصلوٰۃ

مہاجر مین انصار مین وہ بشر — جو لائے تھے ایمان بدل آپ پر

وہ مومن ہوئے رو برو جو شہید — ہو خدمت مین حاضر وہ ہر اک سعید

گئے جائین پھر زندہ وہ سب شقی — جو حضرت پہ ایمان نہ لائی کبھی

جو کرتے تھے تکذیبِ قولِ نبی — جو کرتے تھے بہتان دیوانگی

جو کہتے تھے کاہن ہے ساحر ہے — جو ملعون کہتے تھے کافر ہے

جو لائے تھے ایمان پئے طمعِ مال — جو کرتے تھے حضرت سے جنگ و جدال

سراپا جلین آگ مین بیحیا — رہین تا ابد قہر مین مبتلا

پھر اکبار سب تا امامِ زمان ائمہ ہون رونق فزای جہان
مع یاورانِ ولایت شعار مع کافرانِ عداوت شعار
سب احباب خوشحال مسرور ہون جو کافر ہین مخذول و مقہور ہون
کہ جب ہو قیامت کا ہنگامہ تیز تو ہو اوس سے پہلے ہی یہ رستخیز
اوس آیت کی تاویل ہو سب عیان ہوا ترجمہ جسکا سابق بیان
مفضل نے پوچھا اوس آیت مین کیا ہے فرعون و ہامان سے رمزِ خدا
کہا باقر نے اوسمین یہ ہے رقم ہے فرعون اول تو ہامان دوم
کہا یہ مفضل نے پھر یا امام نبی و علی علیہ السلام
بھلا ہونگے ہمراہ شاہ غیور کہا سب نے مین پر کرینگے عبور
یہانتک کہ جائین سر کوہ قاف کرین سیر ظلمات بے اختلاف
وہ سب طے کرین دشت و دریا تمام کہ ہو عرصۂ شش جہت ایک گام

جہان مین نہ باقی رہی کوئی جا
جہان پر نجا مین پڑے اہتدا

مروج کرین ہر جگہ دین حق
یہان سے وہان تک ہو نظم و نسق

کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک
نگاہون مین پھرتا ہی اب تک وہ

کہ گویا کہ ہم سب امہ تمام
کھڑے ہین قریب رسول انام

گلا کرتے ہین امت زشت کا
کہ بعد آپکے یا شفیع الورا

انہون نے اور انہون نے ستایا ہمین
مصیبت مین ڈالا رولایا ہمین

ہر اک دن نئی ہم پہ بیداد کی
نئی اک جفا روز ایجاد کی

کبھی ہمکو فاقے پہ فاقہ دیا
کبھی بیخطر بند پانی کیا

کبھی بے سبب گالیان دین ہمین
صریحاً کبھی ہم پہ کین لعنتین

حرم سے نکالا بصد جور و قہر
پھرایا بذلت ہمین شہر شہر

ہمین کہتے تھے کاذب و مفتری
یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری

کبھی ہمپہ غیبت مین طعنہ زن تھے — کبھی منہ پہ کرتے تھے رد سخن
کیا ذبح گاہ ہے بجو رشید — کیا زہر دیکے گیا ہے شہید
نیا رنج ہر دم دیا یا نبی — کبھی قید ہمکو کیا یا نبی
یہ سنکر بہت رو دیئے خیر الانام — کہین میرے فرزند یونہین مدام
ہوے مجھپہ بھی انسے ظلم و ستم — سہے ہمنے پہلے ہزارون ہی غم
یکایک وہین پھر جناب بتول — کہین باپ سے کیا کہون یا رسول
فدک جو دیا تھا مجھے آپنے — کیا غصب دونون نے کس طرح سے
وہ روتے رہے سنکے نالے میرے — کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے
مجھے جو ہبہ نامہ جاے سند — دیا آپنے تھا برائے سند
وہ غاصب نے چھینا مری ہاتھ سے — مہاجر کے انصار کے ساتھ سے
کہ واقف ہین اوسوقت کے خاص و عام — ہبہ نامہ پر اوس نے تھوکا تمام

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک — تو ناچار مین دل جلی دردناک

دہان سے ندامت زدہ ہی پدر — گئی آپکی مرقد پاک پر

کہی سب یہہ جور و جفا آپ سے — سر قبر گر کر وہ نالے کئے

کہ مرقد مین کی آپنے بھی بکا — زمین ہلگئی آسمان ہلگیا

مگر وہ نہ پہنچے مری داد کو — سنا بھی نہ یکس کی فریاد کو

انھین دونون نے ملکے کیا اگے — سقیفے مین جاکر کیا شور و شر

منافق کئی ساتھ لیکر گئے — کہ غصب خلافت کے تھے مشورے

اذیت بہت میرے شوہر کو دی — خلافت بزور ظلم سے چھین لی

طلب بعدہ بہر بیعت کیا — تو حیدر نے انکار حضرت کیا

مری گھر کے دروازے پر شاہ دین — لعینون نے پھر لکڑیان جمع کین

کہ تا آگ مین آپ کے اہلبیت — جلین سب کے سب دفعتہ گھر سمیت

عجب مجکو واسدم ہوا اضطرار
کہا ایک سے جب ہوئی بیقرار

خدا پر رسول خدا پر بھلا
یہ کیا ظلم ہے کچھ سمجھ تو ذرا

کہ آل پیمبر کو اے بے خبر
جلاتا ہی تو آگ مین بیخطر

یہ گھر ہو خدا کا پیمبر کا گھر
کہ ہی فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر

یہان [illegible] جارت نہ آئے ملک
اسی آستان پر جھکا ہی فلک

سنے نام تیرا سبی سیاست کرے
تو جسطرح چاہے ریاست کرے

یہ کہنے لگا سنکے وہ بیخبر
کہ خاموش ہو فاطمہ مجھسے ڈر

محمد کہان ہین جو لائین ہلک
کوئی امر یانہی اب خلق تک

امان ہی اگر آکے باہر علی
کرے ہمسے بیعت وگرنہ ابھی

ترا ہم جلائین گے گھر فاطمہ
خلیفہ ہین ہم ہمسے ڈر فاطمہ

کہا میں نے ظلم پر ظلم ہے اللہ
گلا کرتی ہون تجھسے ہنا گاہ

پیمبر جو تیرا جہان سے گیا
ستانے لگے اور ہمکو سوا

یہ کافر ہوئے اسکی امت مین سب
ہمارے کئے غصب حق بے سبب

یہ سنکر غضبناک ہو کر کہا
نہ کر احمقانہ سخن فاطمہ

دہین تازیانے سے پھر آہ آہ
مجھے اوس نے مارا خدا کی پناہ

جو کوڑا ستم کا پڑا ہاتھہ پر
مرا ہاتھہ بس رہگیا تو ٹوٹکر

نہ اسپر بھی ہو کیا اکتفا
دیا اور اک صدمۂ جانگزا

جلا کر درخانہ پھینکے پدر
گرایا مرے جسم کاہیدہ پر

بچانا نہ زنہار ممکن ہوا
کہ ساقط شکم سے یہ محسن ہوا

مین رو رو کے فریاد کرتی رہی
بہت آپکو یاد کرتی رہی

پکارا کی مین اے رسالت پناہ
کہ لو دیکھو بیٹی کا حال تباہ

یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیاث
الم پر الم غم پہ غم الغیاث

یہ غم اور یہ جان شیرین مری — خدایا بہت تلخ ہی زندگی
مصیبت کا مجھپر ہوا خاتمہ — وہ کہتا تھا کاذب ہی تو فاطمہ
مجھے تازیانے سے مارا کبھی — کہون اپنی روداد کیا اے نبی
غرض جب ہوئی میں بہت بیقرار — ارادہ کیا پھر تو بے اختیار
کہ بس اپنے گیسو وہان کھولدون — بپیش خدا استغاثہ کرون
یکایک یہ حالت مری دیکھکر — علی ولی نے وہین جلد تر
مجھے منع فرمایا اور یہ کہا — کہ اب فاطمہ بس برائے خدا
ترا باپ ہی رحمۃ العالمین — خدا کی قسم ہی تجھے اے حزین
کہ تو مقنعہ کو نہ زنہار کھول — جہانتک کرین جبر ہرگز نہ بول
سر پاک کو دیکھ ہرگز یہان — نکر نا بلند اب سوے آسمان
خدا کی قسم اے بتول حزین — چو گیسو پریشان کرہی تو کہین

تو خاک و ہوا پر نہ کوئی رہے
چرندہ پرندہ نہ باقی رہے

یہ سنکر وہان سے پھری اپنی پر
گری بستر مرگ پر بیخبر

اذیت تھی یوماً فیوماً مزید
یہانتک کہ آخر ہوے مین شہید

کرین پھر شکایت جناب امیر
علیٌ علی کلِ شیٔ قدیر

مین شبیر و شبر کو لیکر گیا
مہاجر کے انصار کے گھر گیا

خلافت کی جن جن سے لیے
مکرر تحصین لین بیعتین آپنے

پیئے نصرتِ دین حق یا نبی
کمک مین نے چاہی خفی و جلی

کیے سب نے خود وعدہ ہاے سحر
دمِ صبح کوئی نہ آیا مگر

اب آگے کہانتک کرون مین گلے
دئے رنج پر رنج جو جو ملے

مطابق مرے حال سے ہی کمال
خبر مین جو آیا ہی ہارون کا حال

یہ تحقیق موسیٰ سے اوسنے کہا
کہ اے ابنِ مادر ترے قوم کا

کہانتک کروں شکوہ میں جانِ بلب
کہ مل ملکے سب نے مجھے بے سبب

دئے صدمون پر صدمے ظالم نے کیا
کیا مجکو ہر طرح بے دست و پا

یہ نزدیک تھا مجکو اعدا دین
کرین قتل یا سید المرسلین

غرض مینے اب تک براہ خدا
کیا صبر ہر طور ای مصطفےٰ

وہ آزار یان سب نے مجکو دئے
کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے

کہ امت کے ہاتھونسے کوئی وصی
نہ ایسا کبھی دق ہوا ہانی

یہانتک کہ اکدن بجور شدید
کیا ابن ملجم نے مجکو شہید

کہین پھر یکایک جناب حسنؑ
ذرا سنئے اب میرے رنج و محن

ہوئے قتل جسدم جناب پدر
سنی ابن سفیان نے بھی یہ خبر

وہان اوسکا سردار تھا جو زیاد
چلا ڈیڑھ لاکھ آدمی سے زیاد

کہ تاکر کے کوفے مین ظلم کثیر
مجھے میرے بھائی کو کرکے اسیر

کہ ہم ابنِ سفیان کی بیعت کرین
وگرنہ وہین تیغ کے مُنہ پڑین

یہ سنکر مین مسجد مین فوراً گیا
پئے مصلحت ایک خطبہ پڑہا

نصیحت بہت مین نے لوگونکو کی
مدد کیلئے سبکو ترغیب دی

کہا مین نے ہر ایک سے بار بار
نہ مانا کسی نے مگر زینہار

کسی نے نہ مجکو دیا کچھ جواب
تو ناچار مجبور رہو کر خراب

یہ رو رو کے دا ور سے مین نے کہا
کہ تو شاہدِ حال رہنا خدا

ڈرایا ترے قہر سے ذوالجلال
لعینون کو مین نے بحمدِ کمال

تمامی اوامر نواہی تمام
بہ تفصیل انکو سنائے مدام

نہ مانی مری بات انہون نے مگر
نہ میری اعانت پہ باندہی کمر

کہانتک کروں صبر مین دل جلا
کران سب کو تو موردِ صد بلا

یہ کہکر سن کے منبر سے اوترا وہان
مدینے کی جانب ہوا مین روان

پھر آئے مرے پاس مل کے سب — کہا دیکھئے ہو گیا کیا غضب
کہ آمادہ جور ہی بادشاہ — وہ کوفے مین پہنچی ہی اوسکی سپاہ
سر اہل اسلام اوتارے گئے — کہ بالکل زن و بچہ مارے گئے
نہ دیکھی خطا کچھ نہ دیکھا گناہ — نہ تیغ لا کر کیا ہی تباہ
خروج آپ بھی کیجئے شاد شاد — کہ ہم سب کے سب ہین شہر یک جہاد
کہا مین نے اون سب سے تم مین بھلا — کہان ہی مروت کہان ہی وفا
یقینا یہ بیعت مری توڑ کر — ملو اوس سے تم مجھسے منہ مور کر
کرو تم مجھے مضطر و بیقرار — نہ کچھ بن پڑے مجھسے پایان کار
کرونگا سوا اسکے اوسدم مین کیا — کہ پیغام اوس سے کرون صلح کا
ہوا آخر الامر واقع یونہین — لگا اونکا بازار دنیا مین دین
اونھین یک بیک پھر جناب حسین — شہید جفا مالک خافقین

محاسن پہ ہو خون اطہر ملا
جلو مین وہ سب مسلمِ کربلا

ہوئے ہین بر فاقت مین جو جو شہید
بجور و جفائے یزید پلید

حبیبِ خدا سیّدِ بحر و بر
جو شبیر کو دیکھین اس شکل پر

تو گھل گھل کے مانندِ ابرِ بہار
بہت روئین دل کھولکر زار زار

کہ اہلِ سموات و اہلِ زمین
کرین گریہ ہمراہِ سلطانِ دین

جنابِ بتولِ حزین پھر وہان
اک ایسا کرین نالۂ جانستان

کہ عالم ہو فی الفور زیر و زبر
قیامت کے آثار آئین نظر

یمین نبی پر علی و حسن
تو زہرا ایسا رسولِ زمن

جو استادہ ہون شافعِ عرصگاہ
وہان آئے شبیر روحی فداہ

پہنچ جائے جسوقت مزدیک تر
جنابِ رسولِ خدا دیکھکر

کرین خوب سینے سے لپٹا کے پیار
کہین مین فدا تجھپہ ایجان نثار

تری آنکھ روشن ہو اے نورِ عین
مری آنکھ روشن ہو تجھسے حسین

ہون شبیر کے حمزہ دہنی طرف
تو بائین کو جعفر بعزو شرف

خدیجہ وہ بنتِ اسد فاطمہ
جو لے آئین محسن کو ہو خاتمہ

وہ آیت پڑھی پھر جنابِ بتول
کہ جسکا یہ مقصود ہی یہ حصول

وہ دن تمکو دیتے تھے جسکی خبر
وہی آج سر پر یہ ہی الحذر

زمانے مین جس جس نے کین بدیان
وہ ہین آج حاضر یہان شان مان

جنہون نے کئے کارِ بد بدہین وہ
پریشان اسوقت بیدہین وہ

یہی چاہتے ہین وہ مقہور آج
کہ ہمسے ہو وہ کار بد دور آج

یہ فرما کے صادق علیہ الثنا
بہت روئے نالے یہ نالہ کیا

کہ وہ آنکھ بینا نہو زینہار
جو اس واقعے پر نہو اشکبار

مفضل نے رو کر کیا یہ کلام
مفصل اب ارشاد ہو یا امام

کہ ہی اونپہ رونے مین کتنا ثواب
کہا شہ نے شیعونکو ہی بیحساب

مفضل نے پوچھا کہ شاہِ ہدیٰ
یہہ فرمائے ہوگا پھر اور کیا

کہا شاہ نے اوٹھہ کے بنتِ نبی
خدا سے کہینگے الٰہی ابھی

وفا کر جو تھا مجھسے وعدہ کیا
کہ دے میرے اعدا کو یارب سزا

جو کرتے تھے جور و جفا روز و شب
جنہون نے لیا حق میرا چھین سب

جفاؤن سے ناحق ستایا مجھے
دیا رنج مارا رولایا مجھے

کیئے میرے فرزند و برو ستم
رہے عمر بھر مبتلائے الم

یہ سن سنکے گریان ہون با صد ملال
ملک اور سپہ ہفت آسمان کے کمال

پھر اکبار بس حاملِ عرش سب
تڑپ جانا لون سے ہون جان بلب

اسیطرح سکانِ تحت الثرےٰ
ہون اکبار مصروف آہ و بکا

یہ گویا ہوے پھر امام انام
ہمارے وہ ظالم وہ قاتل تمام

وہ جو جو کہ راضی تھے اِس بات سے
کہ ہم پر کریں ظلم سنگین جگر

نہ اونمیں سے اوس دن بچے ایک بھی
مگر قتل ہوا لف نوبت وہی

مفضّل نے کی عرض مولا میرے
عقیدہ یہ بعضونکا ہی شیعون سے

کہ احباب و اعداد جملہ امام
نہ یون زندہ ہوکر کرینگے قیام

امامِ ہدیٰ نے دیا یہ جواب
نہ دیکھا اونہون نے میانِ کتاب

مراجدِ امجد رسولِ خدا
اوسیطرح ہم اہلبیتِ ہدا

حکایات رجعت بیان کرچکے
یہ سب رازِ مخفی عیان کرچکے

اونہون نے نہ کیا ہوگا ابتک سنا
یہ آیہ میانِ کتابِ خدا

ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ہر آئینہ اونکو عذابِ صغیر
چکھائینگے غیر از عذابِ کبیر

مفضل وہ رجعت ہی چھوٹا عذاب
بڑا ہی قیامت کا سارا عذاب

شہِ دین و دنیا نے دی پھر خبر
کہ شیعو نہین ایسے بھی ہین بے بصر

کیے ہین بصد خامکاری قصور
کیے معرفت مین ہماری قصور

وہ کہتے ہین رجعت کے معنی یہی
کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی

ملیگی سراسر دوبارہ ہمین
کہ ابن حسن سلطنت پھر کرین

یہ ارشاد فرما کے شہ نے کہا
تعجب ہی نافہم سمجھے یہ کیا

کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی
بھلا ہمسے کس شخص نے چھین لی

کہ وہ سلطنت ہمکو پھیری گی پھر
بظاہر تو مخفی نہین ہی یہ سر

نبوت امامت خلافت مدام
ہماری ہی خاطر ہی سب صبح و شام

بہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر
کرین فکر قران مین بیشتر

مفصل ہمارے فضایل مین سب
نہ پھر شک کرین وہ کبھی بیکسب

یزیدسے تا یحذرون ایکجا
مع ترجمہ جو رقم ہو چکا

پئے آلِ یعقوب اسکا نزول	ہوا ہی بعہدِ جنابِ رسول
مگر اس سے تاویل رجعت ہی سب	یہی شان مقصود آیت ہی سب
کہ ہامان و فرعون سے مدعا	ہین ثانی و اوّل جو اول کہا
امام ہدا نے کیا پھر بیان	اوٹھے گا مرا جدِّ امجد وہان
جنابِ علی سیّد الساجدین	مع حضرت باقرِ علمِ دین
ستمگارون نے ظلم جو کچھ کئے	کرین وہ رسولِ خدا سے گلے
اوٹھون پھر کہون غم کا مین ماجرا	جسے جو جو کہ منصور نے ہے لیا
پھر اوٹھے گا موسیٰ کاظم وہان	کرینگا وہ سب ظلمِ ہارون بیان
علی ابن موسی الرضا پھر اوٹھے	کہے ظلم مامون نے جو جو کئے
کرے اوٹھ کے بس پھر محمد تقی	شکایت جو مامون مردود کی
علی نقی بعد اونکے اوٹھے	بنِ معتصم کے کرے سب گلے

یکایک حسن عسکری پھر وہان — اوٹھے معتمد کا شکایت کنان

بس اوٹھے کا پھر خاتم الاولیا — مع جامہ سید الانبیا

احد مین ہوا سرخ جو مثل گل — جراحات دندان و جبہہ سے گل

ملائک کا ہو گرد و پیش از دہام — رہین وہ سراپا فدائے امام

رسولِ خدا سے کہے وہ وصی — کیئے گو بیان آپ نے یا نبی

خلائق سے اکثر مرے وصف سب — علامت بنسب نام کنیت لقب

مگر امت بدنے یا مصطفٰے — کیا رد و انکار با صد جفا

شب و روز میری اطاعت نہ کی — مرے حق مین کہتے تھے سب وہ شقی

نہین وہ تولد ہوا اب تلک — نہوگا کبھی تا بقائے فلک

کہا بعضون نے گو وہ پیدا ہوا — مگر ایک مدت ہوئی مر گیا

یقیناً وہ دنیا مین ہوتا اگر — تو غائب نہ رہتا کبھی اسقدر

براہِ خدا صبر مین نے کیا	سنین اونکی سب باتین یا مصطفےٰ
ویا اب مجھے حق نے حکمِ ظہور	یہ فرمائین سنکر رسولِ غیور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا
الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ
اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ

کہین پھر خدا نے مدد کی تری	کہ اب نصرت و فتح ظاہر ہوئی
خدائے جہان کا یہ فرمان عام	ہوا خلق مین سب پہ ظاہر تمام

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ
الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

پڑھین بعدہ پھر رسولِ زمان	اِس آیت کو یون خرم و شادمان

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَنْصُرَكَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا

مفضل نے کی عرض مولا مرے — رسولِ خدا سے گنہ کیا ہوئے
جو ارشاد کرتا ہی رب العلا — مقدم موخر جسمیں سب کیا
جناب امام ہدٰے نے کہا — یہ کی تھی رسولِ خدا نے دعا
جو حیدر کے شیعہ تھے نیکوشعار — جو ہین میرے فرزندون کے دوستدار
گناہان مستقبل و ما مضے — قیامت تلک جو اونھون نے کیا
وہ سب میری گردن پہ کھیا الٰہ — ندینا اونھین کچھ سزائے گناہ
جو پگڑے گئے حشر مین وہ ضعیف — مین ہو جاؤنگا انبیا مین خفیف
یہ سن سنکے شیعونکی ساری خطا — دھری برسرِ اشرف الانبیا

کہ یعنی پئے خاطرِ شاہ دین
کیئے عفو گویا ہوئے ہی نہین

مفضل یہ سُن کے روتا ہوا
شہ دین سے اسطرح گویا ہوا

عموماً یہ ہم سب پہ لطفِ خدا
خصوصاً ہی فضل و کرم آپ کا

کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے
تو حضرت یہ ارشاد فرما ہوئے

سناؤن مفضل مفصّل تجھے
یہ ہی بات مخصوص تیرے لیئے

ہون خالص ترے مثل شیعہ جو اور
وہ سب اسمین داخل ہین بے فکر و غور

مگر یہ حدیث ای مفضل کبھی
نہ اونسے تو کہنا مفصّل کبھی

جو نامعتمد اور بے باک ہین
گناہون کے کرنے مین جو پاک ہین

جو رہتے ہین مصروفِ لہو و طرب
گنہ کیلئے ڈھونڈھتے ہین سبب

اگر یہ فضائل سنین وہ فضول
تو ترکِ عبادت کرین وہ جہول

مگر ای مفضل یہ سُن لے ذرا
نہ پہنچے گا ہمسے اونھین فائدا

کہ فرما چکا صاف ربّ غنی | شفاعت نہین کرتے ہر ایک کی
مگر جو پسندیدہ ہو بے کلام | باخلاص و اصلاح و تقوے تمام
یہان خوف و شفیقون کا دامن ہی چاک | خشیت سے خالق کے ہین خون فناک
یہ بولے مفضل سے پھر شاہ دین | پڑھینگے یہ آیہ شہ مرسلین

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

مفضل نے کی عرض پھر یا امام | مگر سارے دینون پہ غالب ہو نام
زمانہ مین غالب ہوئے کیا نہین | ہوئے شاہ ارشاد فرما نہین
کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی | تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی
نہ رہتا یہود و نصارا کا دین | مجوس اور یہ فرقہ صابئین
وہ شاہِ جہان خاتم الاوصیا | مع حضرتِ سید الانبیا
ہون رونق فزاے جہان شاد کام | عمل ہوگا اس آیہ پر لا کلام

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

کہا شہ نے پھر وہ امام ہدا — جو کوفے کی جانب ہو رونق فزا
تو برسائے خلاقِ ارض و سما — بشکل ملخ آسمان سے طلا
کہ جسطرح عالم مین برقِ غنی — ہی برسا چکا بھر ایوب بھی
جواہر زر و سیم شاہِ انام — زمین سے نکلوا کے باٹین تمام
کہا پھر مفضل نے وے اب خبر — کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر
اوسیطرح مرجائے وہ ذمہ دار — رہا ذمہ داری مین انجام کار
کہا شاہِ دین نے نہین بیخبر — بھلا رہتے تھے ہم کہین بیخبر
یقیناً مرا خاتم الاوصیا — کرے اولا بعد رجعت ندا
کہ آے جو عالم مین ہو قرض خواہ — کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ

جو آئے وہان پاسب دام دام
ہو ایک دانہ یا ایک خرمن تمام

سنو آج گنجینہ داران راز
کلید زبان کھولے قفل دہان

بفیض جگر بند مشکلکشا
بہار جوانان باغ جنان

سراسیم تا خاتم اہلبیت
پئے دوستان چھیڑ دون داستان

باسناد معتد بن بابویہ
کہ یعنی محمد بن بابویہ

روایت مین لایا ہی وہ نیکذات
جناب محمد نقی سے یہ بات

بیان اپنے آبائے اطہار کا
بیان اسطرح پر یہان ہی کیا

کہ فرما چکے ہین جناب حسین
مین اکدن حضور شہ مشرقین

گیا اور دیکھا زبس شادمان
اُبی بن کعب آچکا ہی وہان

مجھے دیکھکر سید الانبیا
لگے کہنے خوش آمدی مرحبا

تعالے اللہ اوج زمان و زمین
تعالے اللہ اوج مکان و مکین

یہ سنکر بن کعب گویا ہوا — جہان مین سوا آپکے مین فدا
کوئی زینت آسمان و زمین — کہان اور ہی سید المرسلین
رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے — قسم اوس خدا کی کہ جسنے مجھے
خلائق پہ دنیا مین بھیجا بحق — دیا اپنے سب مرسلون پر سبق
زمین سے زیادہ یہ افلاک پر — بڑے رتبہ رکھتا ہی لختِ جگر
لکھا عرش اعلےٰ کے دہنی طرف — چراغ ہدےٰ ابن شاہ نجف
ہی خاتم کا میرے نگینہ یہی — ہی امن و امان کا سفینہ یہی
یہی خضر ہی پیشوا اے انام — نہین سستی ضعف کا اسمین نام
یقین کر بن کعب بالرأس و عین — ہی بیمثل و مانند میرا حسین
یہ کوہِ گران ہی یہ عز و جلم — یہ بحر روان ہی یہ فخر و علم
کہ صلب مبارک سے اسکے یہان — کیا نطفۂ پاک حق نے عیان

دعائین کی اوسکو وہ تلقین کین — کہ عالم مین آگاہ کوئی نہین

کرینگا خلائق مین کوئی دعا — نہ ساتھہ اون دعاؤن کے صبح و مسا

مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا — یقیناً کرے حشر روز جزا

اسی نور عین پیمبر کے ساتھہ — اسی پور زہرا حیدر کے ساتھہ

شفیع اوسکا ہر طرح ہوگا حسین — کہ ہی وہ غلام اور آقا حسین

کرے دور اندوہ و غم سب خدا — کرے مشکل آسان کرے قرض ادا

ہر اک راہ دنیا و دین کھول دے — کرے اوسکے دشمن پہ غالب اوسے

نہ عیبون کے پردے کرے چاک چاک — فضیحت سے تا یہ رہے صاف پاک

یہ سنکر بن کعب نے عرض کی — ہوا ارشاد ہی وہ دعا کونسی

پیمبر نے فرمایا بعد نماز — تو جسطرح بیٹھا ہی پڑھ بانیاز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ مَعَاقِدَ عَرْشِکَ

وَسُكَّانِ سَمٰوٰتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَمُرْسَلِيكَ اِنْ
تَسْتَجِيبَ لِي فَقَدْ رَهَقَنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا
فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ عُسْرِي يُسْرًا

باخلاص تو جب پڑھے یہ دعا
ہر اک کام آسان کردے خدا

شہادت وہ تلقین کریگا تجھے
کہ تجھپر درِ علم و عرفان کھلے

بنِ کعب نے پھر کہا مین فدا
بتا نطفۂ پاک کا ماجرا

مرے مثل ہی وہ کہا شاہ نے
علانیہ ظاہر ہوں اوس نطفہ سے

علوم و معارف خدا کے ہوں وا
اگر اوسکا تابع ہو عبد خدا

کہ بنجائین سب دین و دنیا کے کام
رہے تا ابد شاد مان صبح و شام

مگر اوسکا منکر جو ہو مردود ون
کرے چاہِ ذلت مین وہ سرنگون

بنِ کعب نے عرض کی مین فدا ۔۔۔ بھلا اوسکا کیا نام ہی کیا دعا

کہا شہ نے ہی نام اوسکا علی ۔۔۔ ندا اوسکی یہ ہی خفی و جلی

یَا دَائِمُ یَا دَیُّومُ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ
وَیَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ
الْوَعْدِ

پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد ۔۔۔ وہ ساتھ اوسکے محشور ہو شاہ دیں

بنِ کعب نے پھر کہا یا نبی ۔۔۔ خلف کون ہی کون اوسکا وصی

کہا ہی وصی و خلف بیگمان ۔۔۔ ہی مختار ارثِ زمین و زمان

کرے حکم حق پر جو ہر روز و شب ۔۔۔ بتاویل و تفسیرِ احکام رب

محمد ہی نام اوسکا با قر لقب ۔۔۔ ہمیشہ ملک آسمانون کے سب

شب و روز جب مانگتے ہین دعا ۔۔۔ یہ کرتے ہین خالق سے وہ التجا

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَّوُدٌّ فَاغْفِرْ لِیْ
وَلِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَشِیْعَتِیْ وَطَیِّبْ
مَا فِیْ صُلْبِیْ

کرے دوسرا جب کہ اسپر عمل | | پڑھے اسطرح شیعتی کے بدل

شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

یہ کہتے ہین احمد کہ اکدن مجھے | | خبر حق سے دی آکے جبریل نے
کہ اوس صلب اطہر مین یا مصطفےٰ | | جو نطفہ خدا نے مرتب کیا
ہی اوس نطفہ طیب و نیک کا | | بڑا مرتبہ پیش رب ہدا
اوسیکا خدا نے بعزو وقار | | دیا پیش خود نام جعفر قرار
کہ مہدی و ہادی بنایا اوسے | | رضاؤن پہ راضی بنایا اوسے
یہ پیش خداوند جل وعلا | | یہی ہی کتابون مین اوسکی دعا

يَادَانَ غَيْرَ صَفْوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ
لِشِيْعَتِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً وَلَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى
وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ
دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ
الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ
الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِيْ
مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا

پڑھے اِس دعا کو جو کوئی مدام
تو ہو حشر اوسکا بروزِ قیام

مع جعفر ابن محمد وہ مرد
سوئے جنت عدن ہو رہ نورد

ہوا لطفہ پاک اوس سے عیان
مسلے بموسیٰ کاظم یہان

اُبی نے کہا یا رسول خدا
خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا

کہا شہ نے مجکو بروے زمین | خبر دے گئے اونکی روح الامین
کہا پھر کہ ارشاد فرمائے | دعا اوسکی بھی ہوگی بتلائے
سوائے دعاہاے جد و پدر | کہا شہ نے ہان یہ ہی اے باخبر

يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَيَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ الْحَبِّ
وَالنَّوٰى وَبَارِئَ النَّسَمِ وَمُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ
الْاَحْيَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ اِفْعَلْ لِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

جو کوئی پڑھے اس دعا کو مدام | تو حاجات اوسکے روا ہو تمام
قیامت میں تجھ سے خدا اوسکا ہاتھ | کرے حشر موسیٰ بن جعفر کے ساتھ
پھر اک صلب میں نطفہ پیدا کیا | علی نام رکھکر ہویدا کیا
یہ ہی خاص مردی علی کی دعا | کہ یعنی یہی ہے اوسیکی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْهُدٰى وَثَبِّتْنِيْ عَلَيْهِ وَ

اَحْشُرْنِیْ عَلَیْهِ اٰمِنًا اٰمَنَ مَنْ لَا خَوْفَ عَلَیْهِ
وَلَا حُزْنَ وَلَا جَزَعَ اِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰی
وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

خوشا صلب میں اوسکے پیدا کیا — کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا
محمد کیا نامزد پھر اوسے — کہ تا مومنونکی شفاعت کرے
وہ ہی وارثِ علم و حلمِ خدا — دلیلِ خدا شمعِ راہِ ہدیٰ
خدا کیلئے مصطفےٰ کے لیئے — بوقتِ ولادت گواہی وہ دے
خدا سے دعا میں وہ شاہِ انام — یہی عرض کرتا ہی ہر صبح و شام

یَا مَنْ لَا شَبِیْهَ لَهٗ وَلَا مِثَالَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ تُغْنِی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتُبْقِیْ
اَنْتَ حَلُمْتَ عَمَّنْ عَصَاكَ وَفِی الْمَغْفِرَةِ رِضَاكَ

باخلاص جو اس دعا کو پڑھے | وہ مولا شفاعت کو اوسکی بڑھے
خدا نے دیا صلب مین اوسکے بھی | نکو کار نطفہ مبارک زکی
علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا | بلطف و بعز و بمہر و عطا
کیے اپنے سب علم اوسپر عیان | نہ رکھا کوئی راز اوس سے نہان
خفی و جلی پیش پروردگار | یہی ہے دعا اوسکی لیل و نہار

یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اكْفِنِیْ
شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ
یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

پڑھے اس دعا کو جو باصد حضور | علی نقی بے تامل ضرور
شفاعت کرے خلد مین لیکے جاے | ہر ایک رنج و آفت سے اوسکو بچاے
دیا صلب مین اوسکے حق نے قرار | وہ ایک نطفہ پاک عالی وقار

کہ رکھا پھر اوسکا حسن حق نے نام — بصد خوبی و عزت و احترام

یہان اوسکو اپنا کیا جانشین — کیا مومنون کا شفیع و معین

خداوند عالم سے باصد نیاز — دعا مین یہ کہتا ہی وہ سرفراز

یَا عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزَّةٍ مَا اَعَزَّ عَزِیْزَ الْعِزِّ
یَا عَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ فِیْ عِزَّةٍ یَا عَزِیْزُ
اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ وَاَیِّدْنِیْ بِنَصْرِكَ وَابْعِدْ عَنِّیْ
هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِكَ
وَامْنَعْ عَنِّیْ بِمَنْعِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ خَلْقِكَ
یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ

اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا — کرے حشر ساتھ اوسکے اوسکا خدا

کرے سر ہر ایک انگارے کو — بچائے جہنم سے بیچارے کو

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے — وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لیئے

علانیہ ہر طرح روز الست — کیا جبکہ بندونکا سب بندوبست

لیا عہد میثاق سب سے وہان — اطاعت کریں تا کہ سب انبیں وجان

لیا مان جسنے یہ عہد خدا — ہوا مومن و زاہد و پارسا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا — جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا

وہ ہی باعث خلق لیل و نہار — پسندیدہ و خاص پروردگار

وہ ہی زاہد و متقی کا امام — جو غمگین ہو مومن کرے شاد کام

زمانہ مین اپنی عدالت کے ساتھ — کریگا حکم برحق امامت کے ساتھ

کریگا وہ تصدیق اللہ کی — کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا — کریگا خروج اور جنگ و وغا

محل خروج امام زمان — ہی مکہ حریم خدائے جہان

علامات ظاہر ہون پہلے تمام
تو پھر ہو ظہورِ امامِ انام

خزانے ہین اوس شاہ کے بیشمار
وہ کیا ہین کہ انبوہ مردان کار

شجاعان جنگ آوران دلیر
غلامان شیر خدا رشک شیر

بڑھے صاحبِ شوکت و شان قدیر
مساوی بہ اعداد مردانِ بدر

کہ تھے سیصد و سیزدہ شخص سب
جری صف شکن ہر فگن حق طلب

سواری کے گھوڑے نہایت نفیس
جو لاکھون مین چند ہزارون مین بیس

وہ جمنا وہ اوڑنا کہ جیسے غزال
وہ شیرونکی آنکھین وہ پرینکی بال

رہے ہمرہ سید نیک نام
مزین بہر اک صحیفہ تمام

کہ اسمار و اعدادِ اصحاب سب
صفات و وطن اور کنیت نسب

وہ دفتر کا دفتر ہو بر واقعی
صحیح اور ہو سر بسر واقعی

کرین سب کے سب ہر طرح اہتمام
اطاعت مین آقا کے سر صبح و شام

رہین جان و دل سے وہ مصروف کار
رہین سعی و کوشش مین لیل و نہار

بن کعب نے عرض کی ای حضور
بیان کیجئے اب نشان ظہور

کہا مصطفےٰ نے سن اوسکا بیان
نشان ایک ہی وہ ہی اوسکا نشان

کہ وقت خروج امام زمان
اوٹھے کھلکے خود صوت کہکشان

علم کو عطا کردے خالق زبان
کہے اے امام زمین و زمان

یہی ہی یہی وقت وقت ظہور
خروج آپ اب کیجئے ای حضور

کہ ظاہر ہو تا سب پہ شان خدا
تہ تیغ ہون دشمنان خدا

علامت ہی ایک اور بھی دوسری
کہ قبضہ مین وہ تیغ ہی قہر کی

یہ جوہر ہی اوسمین دم انتقام
تڑپکر کھنچے خود جدا ہو نیام

ندا یون کرے مین خدا حضور
ذرا جلد فرمائے اب ظہور

نہین دیر جائز برائے مراد
کہ سر پر ہی ہنگام جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نکلین امامِ زمان — کرین قتل اعدا کو پائین جہان
جہانتک جہان مین ہون اعدا ئے دین — کرین قتل چن چن کے سبکو وہین
حدودِ الٰہی وہ جاری کرین — کہ جاری سب احکام باری کرین
غرض جبکہ ظاہر ہو سلطانِ دین — ہو جبریل استادہ دستِ یمین
ہو میکال بائین طرف پر کھڑا — یہ فرمایا احمد نے تمنے سنا
یہ سب ایکدن ہوگا ظاہر تمام — یہ سب تم پہ کھل جائیگا لاکلام
ہر اک طرح سے میرے سب کار و بار — ہین تفویضِ خلاقِ لیل و نہار
زہے بخت عبدِ خدائے جہان — ملے اوس سے جو خود باخلاص جان
ولی دوست ہی اوسکا جو خوش نہاد — امامت کا قائل ہو با اعتقاد
زمانہ مین دین ہی اوسکے لیئے — بہشتِ برین ہی اوسکے لیئے
ہلاکت سے اور آفتون سے خدا — بچائیگا شیعونکو بس دیکھنا

کہ ہین وہ مقربِ خدا و رسول	امامت کو ولے کیا ہی قبول
خدا روزِ محشر بہشتون کے در	کرے اونپہ وا تا کرین سب گذر
زمین پر فلک پر تجھے دون خبر	آئمہ ہین مانندِ مشک و قمر
نہ خوشبو ہو جس مشک کی کم کبھی	نہ زائل ہو جس چاند کی روشنی
بنِ کعب گویا ہوا اسطرح	کہ حق انکا مداح ہی کسطرح
کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام	کیا حق نے نازل پے ہر امام
مزین بمہر و بمہر و عطا	کہ ہی نام ہر مہر مین ایک کا
کہ ہر ایک صحیفہ مین ہر ایک کے	سب ابواب صاف و احکام ہین سب لکھے
سنو بزم آرائے سرِ خفی	قریب ظہورِ امامِ زمان
جو واقع ہوئی الواقعہ لکھون	شنیدہ کرون مثل دیدہ بیان
ہون بعضے علامات بھی با ضرر	لکھون مین پے خاطرِ دوستان

بن بابویہ محمد بہ نام
مع شیخ طوسی عالی مقام

علی ابن مولے سے راوی ہوئے
یہ فرماتے ہین شہ کہ شیعہ مرے

بہت خاص وہ ہین کہ غم کھائینگے
بہت دین حق سے نکل جائینگے

یہ احوال واقع ہوا و سدم تمام
حسن عسکری علیہ السلام

کرے دار فانی سے جب انتقال
ہو غائب ادھر حجت ذوالجلال

امام زمان جب چھپے یک بیک
پریشان ہون سب از سما تا سمک

تپ ہجر سے شیعون کے دل جلین
سراسیمہ ہون ہاتھ غمسے ملین

قریب آئے جسدم زمان ظہور
رجب کے مہینے مین با صد سرور

فلک سے صدا آئے یہ تین بار
یہ پہلی صدا ہی سنین ہوشیار

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

کہ یعنی ہی البتہ ثابت ہوئی
ستمگار و نپر لعنت ایزدی

سنین پھر صدائے دوم میں وہان — اوسیطرح اس بات کو سب عیان

اَنزِفَتِ الآزِفَۃ

کہ یعنی وہ نزدیک تر اب ہوا — جسے یاد کرتے تھے سب بارہا

صدائے سوم پھر کرے فتح باب — یہ دیکھیں بہ پیش رخ آفتاب

کہ شکل مجسم ہی اک آشکار — بشر ہون ہر آسان و حیران کار

ھٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ کَرَّ فِیْ ھَلَاکِ الظَّالِمِیْنَ

کہ یعنی ہی سید مومنان — پھر آیا ہی اسواسطے اب یہان

کرے تا ابھی ظالمون کو تمام — یہ سن سنکے ہون مومنین شاد کام

کرے آرزو مردہ ہائے زمین — کہ ای کاش ہم زندہ ہوتے کہین

غرض مومنون سے خدائے جہان — کرے دور بغض و غم دشمنان

روایات ہین معتبر پیشتر — کہ روز خروج شہ بحر و بر

کرے اول روز یون اک ندا — ملک آسمان سے بحکم خدا
کہ حق ہی علیؑ صاف حیدر کے ساتھ — تو پھر شیعان مطہر کے ساتھ
مگر آخر روز با اضطراب — پکاریگا شیطان خانہ خراب
کہ عثمان و احباب عثمان پر — خدا کی طرف سے ہی حق منحصر
ضعیفان و بدبخت و بد اعتقاد — پڑین شک و شبہ مین وہ کج نہاد
یہ سنتے ہی اوسکے ہوا خواہ ہون — بہک جائین پھر جائین گمراہ ہون
مگر فی الحقیقت جو ہین باخبر — حدیثین جنھین یاد ہین بیشتر
جنھین میل ارباب عصمت سے ہی — ولا خاندان رسالت سے ہے
اونھین ہوگا معلوم فی الواقعی — کہ شیطان سے ہی یہ صدا دوسری
رہین سب وہ ایمان پہ کامل و فا — بدل اہلبیت نبی پر فدا
یہ وارد ہوئی ہے خبر معتبر — امام زمان ہادی بحر و بر

دہم روز شنبہ بماہِ عزا
بروے زمین ہو جو رونق فزا

کرے سنگ اسود کو وہ تکیگاہ
یہ پشتِ مبارک وہ عالم پناہ

جو اوّل پئے بیعتِ شاہِ دین
کرے قصد ہی جبرئیلِ امین

کہ نازل ہو بس شکلِ مرغِ سفید
وہ بیعت کرے کہو لے قدرت کے بھید

پھر اک پاؤن کعبہ پہ تو دوسرا
ہو بیت المقدس پر رکھکر کھڑا

فصاحت سے پھر وہ ندا یہ کرے
تمامی خلائق دم اوسکا بھرے

اَتیٰ اَمرُ اللّٰہِ فَلَا تَستَعجِلُوہُ

کہ یعنی ہوا ظاہر امرِ خدا
طلب مین نہ جلدی کرو مطلقا

پتا ہی روایت مین اس حال کا
کہ نام و نسب قائمِ آل کا

برائے تنبیہ بامرِ خدا
بیان کرکے جبرئیل دی وہ ندا

کہ گھر گھر جو سوتے ہون ہیدار ہون
جو بیٹھے ہون استادہ کھڑے ہون

کھڑے ہون جہان اسقدر خوف کھائین — کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائین

علامات مین یہ بھی ہی اک نشان — کہ مولا ہون دنیا مین ظاہر جوان

جو دیکھے گا سوے شہنشاہ دین — کہیگا چہل سالہ ہین یا نہین

رہی اکطرح پر شہ شش جہات — ہمیشہ جوان تا بروز وفات

حدیثون مین وارد ہی اے ذی شعور — کہ ہین پانچ چیزین نشان ظہور

نشان اولین آسمان کی صدا — نکلنا ہی سفیان کا دوسرا

علامت یہ ہی تیسری بالیقین — کہ افواج سفیانی کو نگلے زمین

ہی قتل حسینی نسب چار مین — بکوفہ یا بیش کعب کہین

یمن سے خروج یمانی جوان — علامات سے پانچوان ہی نشان

ہو جسدم ظہور امام مبین — چلین سیصد و سیزدہ مومنین

کہ ہون بعض شب سے سحر گم وقت شب — سحر کو نمایان ہون مکہ مین سب

تو بعضے سوار ابرش ابر پر — علانیہ حاضر ہون وقت سحر

وہ تلوارین پھر سیصد و سیزدہ — کرین ہر سر اسم تقسیم شہ

جو نازل ہوئے ہون فلک سے تمام — کہ ہر اک کا حلیہ نسب اور نام

ہر اک پر مع اصل نام پدر — لکھا ہو بخط قضا و قدر

حدیثون سے ظاہر ہوا یہ کلام — کہ پندرہ ہوئین تاریخ ماہ صیام

نمایان ہو سورج گہن چرخ پر — مہینے کے آخر خسوف قمر

قواعد سے تنجیم کے ہی خلاف — ہی برعکس عادت کے یہ اوصاف

تہ خاک پھر ہوگی فوج شقی — وہ روداد ساری بیان ہو چکی

پھر اک روز سورج میان فلک — ٹھہر جائیگا اوسط عصر تک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب — پھر اک دن ہو نمایان شتاب

نکلکر وہ مشرق مین ایسا ہو خم — کہ دونون سرے ہون قریب و بہم

ظہور آسمان پر ہو سرخی کا پھر
ہو آفاق گردون پہ وہ منتشر

پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند
رہے تین یا سات دن سر بلند

ممالک پہ غالب ہون اکثر عرب
کرین مردم مصر ظلم و تعب

کرین قتل اپنے شہنشاہ کو
خراب اور برباد پھر شام ہو

خلافت مین پڑ جائین سو اختلاف
علم ہون علم تین پھر مصاف

بنی قیس کا پھر عرب کا علم
رہے داخل مصر یا صد ستم

بنی کندہ کے ہون علم پھر روان
عرب سے خراسان کو ناگہان

تو پھر ساٹھ کاذب وہان ہون عیان
نبوت کا دعوے کرین ناگہان

علمہاے آل ابو طالب آئین
وہ بارہ امامت کے سب طالب آئین

ہو پھر شہر بغداد مین چاشتگاہ
نمایان عجب ایک ہو باد سیاہ

ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہین
کہ ہون شہر کے شہر زیر زمین

پڑین قحط وطاعون سے تہلکے — فوائد نہ ہاتھ آئین اموال کے

زراعت تہ باغ ہون سب خراب — ہر اک لپہ کھجی وحشت کا باب

سہے اسقدر تلخ کامی عراق — بلا کا ہو مورد تمامی عراق

عجم مین بھی برہم ہون وطائفے — کرین جنگ باہم بہت خون بہے

تو پھر اہلِ بدعت مین کچھ بدسلوک — وہان مسخ ہون شکلِ میمون و خوک

عجائب غرائب برے اظہور — علامات ہین اور بہر سرور

کہ اکثر میان کتاب بحار — کیا مجلسی نے بیان بیشمار

سنو شیر میدان جنگ آوری — سر و تن فدا ے امام زمان

امام زمان خاتم الاوصیا — بظاہر ہون ونق فزاے جہان

علامات جعت ہین پیش نظر — مبارک ہو احباب جان باز یان

جناب محمد بن بابویہ — مع شیخ جعفر بن قولویہ

ہی ابن براہیم نعمانی ایک — محمد ہی نام اور راوی ہی نیک
ہی ارشاد صادق کہ گویا یہان — ہم اب دیکھتے ہین بچشم عیان
کہ قائم ہمارا علیہ السلام — پہنکر نبی کی زرہ وہ امام
پھر اک اسپ شکی پہ ہوکر سوار — ہو پیشانی اوس اسپ کی قشعہ دار
نجف مین اس انداز و اعجاز سے — خرامان وہ ہوگا کہ ہر شہر کے
سب اشخاص اسطرح دیکھین اوسے — کہ خود اپنے شہرون مین ہون دیکھتے
امام زمانہ کرے پھر علم — جناب رسولِ خدا کا علم
کہ جھڑا اوسکی ہو عرش کا ایک عمود — سراپا بیاری ربِ ودود
کرے جس جماعت پہ اوسکو بلند — ہلاکت مین پڑجائین وہ خود پسند
جو اندک تکان سبک دین جناب — تو جرأت کا شیعو نہ ہو فتح یاب
تو بر دست پا مرد ہون مومنین — صلابت مین دی قطعہ آہنین

ہر اک مرد مومن کو رب ہمارے — کریگا چہل کس کی قوت عطا

تہ خاک جو مومنین ہین نہان — کرے اس خبر سے او نہین شادمان

مقابر مین وہ جایا آیا کرین — ظہور مبارک کا چرچا کرین

یکایک پئے نصرت و فتح شہ — ہون نازل ملک سیصد و سیزدہ

ملائک مین بعضے وہ ہونگے مگر — جو کشتی مین تھے نوح کے ہم سفر

ہون ہمراہ بعضے رفیق خلیل — کہ جو نار نمرود مین تھے کفیل

وہ ہمراہیان کلیم خدا — کہ جسوقت دریا ہوا تھا جدا

رفیق مسیحا بھی ہون کچھ ملک — گئے تھے جو ہمراہ سوئے فلک

ملک پھر وہ نازل ہون اربع ہزار — کہ جنکا لقب ہی علامات دار

ہزار اور آئین جو زیر فلک — تو پھر سیصد و سیزدہ وہ ملک

جو حاضر ہوئے بدر مین ایکدن — پئے نصرت سید انس و جن

پھر آئین ملک اور اربع ہزار
محرّم کی دسوین کو جو بیقرار

پیئے حضرتِ سیّدِ تشنہ کام
دل و جانِ زہرا علیہ السّلام

کہا آکے یون اے شہِ کربلا
کرین قتل اعدا کو ہم مطلقا

نہ راضی ہوا پردہ سلطانِ دین
کہا فضلِ حق سے ہین عاجز نہین

غرض سب پراگندہ و نوحہ گر
مجاور ہین وہ مرقدِ پاک پر

مصائب پہ حضرت کے لیل و نہار
حزین سب کے سب رہتے ہین اشکبار

ترقی ہی اک نالہ و آہ کو
قیامت تلک روئین گے شاہ کو

ملک ایک اونمین ہی عالیمقام
وہ سردار ہی سب کا منصور نام

زیارت کو زوّار جاتا ہے جب
ملائک وہ لینے کو آتے ہین سب

جو رخصت ہو زوّار وہ شاہ سے
ملک سب ہین پہنچانے جاتے اوسے

جو بیمار ہو جاے وہ مرد دین
عیادت کو اوسکی یہ جائین وہین

وہ دنیا سے کرتا ہی جسدم قضا
نماز اوسپہ کرتے ہین یہ سب ادا

تہ دلسے دیکر دعائین اوسے
یہ سب توبہ کرتے ہین اوسکے لیئے

غرض ہین زمین پر یہ سب سوگوار
امام زمانہ کا ہے انتظار

کہ ظاہر ہو جسدم امام انام
تو آجائین یہ سب کے سب اوسکی کام

کرینگے غضبناک ہو کر جہاد
نکالینگے سب کے بلا کے عناد

وہ لائینگے اک اک پہ قہر خدا
اعادی کو دینگے سزائے جفا

روایت یہ آئی ہی ذی اعتبار
سکندر کو حق نے دیا اختیار

جو ہین ابر صعب اور ابر ذلول
کرے ایک کو انمین سے وہ قبول

دوم ابر کو جو کہ ہی بے صدا
قبول اوس نے اپنے لیئے کرلیا

امانت رہا صعب بار عدو برق
پیئے خدمت سید غرب و شرق

ہو جسوقت ظاہر شہ نامدار
اوسی ابر پر ہوئیگا ایک سوار

کرے سیر پھر شاہِ دنیا و دین
یہ ساتون فلک اور ساتون زمین

ہوا ئین ہر اک قسم کی بیشتر
ہون تسخیر شاہنشہِ بحر و بر

نبی و علی کا وصی خیر
جوان شکل مین ہو تو سن مین ہو پیر

وہ طاقت وہ قوت ہو نامِ خدا
کہ گاہے اگر وہ امامِ ہدا

درختِ کلان کو تکان ایک دے
او کھڑ کر وہین بیخ وہ گر پڑے

جبل مین جو حضرت کرین اک صدا
تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا

خدیوِ جہان مالک بند و بست
تماشا کرے سیرِ بالا و پست

کرے کوہ و صحرا و دریا کی سیر
ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر

نہ باقی رہے کوئی ایسا مقام
نہ جاے جہان وہ امامِ انام

وہ برپا کرے دینِ حق ہر کہین
او گل دے ہر اک گنج و معدن زمین

جدہر رخ کرے شاہ گیتی پناہ
دلونپر او دہر تا بیک ماہہ راہ

عجب طرح کا رعب چھانے لگے
لعینونکو اندوہ کھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھکر اک نظر
کہ مومن یہ ہی یہ منافق لبشر

نکو کار یہ ہی یہ بدکار ہے
یہ ہی بیخطا یہہ گنہگار ہے

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ
ہر اک حکم جاری کرے بے گواہ

سلیمان و داؤد کی طرح سے
کرے اصل احوال پر فیصلے

جہان جائے سلطان جن و بشر
رہے سایۂ ابر بالائے سر

ہون اوس ابر سے صدائین بلند
سنین ساری مخلوق یہ وعظ و پند

کہ مہدی و آلِ محمد ہے یہ
خدا کی عدالت کا مقصد ہے یہ

کرین دور کا قصد جب شاہِ دین
سمٹ جائے اکبار روئے زمین

کہ حضرت مع لشکر اک آن مین
مسافات عالم وہین طے کرین

خرامان ہون جب وہ امامِ ہدا
تو احمد کے مانند نامِ خدا

سراسر ہو پر نور روے زمین
نہ چشم فلک دیکھے سایہ کہین

برآمد ہو مکے سے جب وہ جناب
کرے یہ ندا اک منادی شتاب

کہ ہمراہ اپنے برائے سفر
نہ لے توشہ و آب کوئی بشر

جو مشہور ہے سنگ موسیٰ بنام
جسے جانتے ہونگے سب خاص و عام

کہ ہے بار اک اونٹ کا وہ حجر
رہے ساتھ شہ کے میان سفر

جہان ہو مقام امام زمان
بار شاد ہو نصب پتھر وہان

تو بارہ روان چشمے ہون سنگ سے
زمین پر بہین وہ عجب ڈھنگ سے

جو دن چشمونکا پانی پیتا رہے
تو زنہار بھوکا نہ پیاسا رہے

نجف مین جو پہنچین امام زمان
وہین رونق افزا رہین بیگمان

روان ہون اوسی سنگ سے شیر و آب
ہون سیراب آسوہ سب بیحساب

روایات مین اوی ہین لکھے گئے
کہ آب و طعام و علف سنگ سے

باافراط پیدا ہو شام و سحر
کہ ین نوش سب مردم و جانور

عصا ہو گا موسیٰ کا حضرت کے پاس
کہ جسوقت چاہین شہِ حق شناس

تو ثعبان بنکر کرے رب جو وا
لبون مین ہو چالیس گز فاصلہ

نگل جاے ہر چیز کو بے تعب
بایمارِ سلطانِ ملکِ عرب

وہ پیراہن خاص باغِ جنان
ہو زیبِ تنِ سیدِ انس و جان

کہ جبریل اعانت کو جب آئے تھے
براہیم کے واسطے لائے تھے

پہنکر جسے بچ گئے آگ سے
جلے تھے جو نمرود کی لاگ سے

وہی جامہ یوسف کے تھا زیب بر
ہوا جس سے خوشبو دماغِ پدر

جو کوریکا باعث ہوا حجر پور
اوسی جامہ سے آیا آنکھو نمین نور

سلیمان کی خاتم ہون پہنے امام
ہو ساتھ انبیا کا ترک تمام

اگر کوئی کافر چھپے بھاگ کر
بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

باد از گویا ہون سنگ و درخت
چھپا ہی مرے پیچھے وہ حفیظ بخت

فدا تجھپہ ہم اے امام زمان
اسے قتل کر آیہان ہی نہان

یہانتک تو دنیا مین ہو انتظام
نہ باقی رہے کچھ بھی کفر و ظلام

جو شیعون کے سر پر ہے دست شاہ
خدا اونکو دے عزت و عقل و جاہ

قوی کر دے شیعون مین ہر فرد کو
ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

ارادہ کرین جب سوے کوہسار
اوکھاڑین بن و بیخ سے ایکبار

درندے پرندے چرندے تمام
اطاعت کرین شاہ کی صبح و شام

جو اصحاب و انصار شاہ زمان
زمین پر قدم اپنا رکھین جہان

کرے ناز سب پر وہانکی زمین
فلک عرش کا آسمان کی زمین

ہر اک دہشت و بیم رب انام
کرے دور اونکے دلون سے تمام

کرے دشمنون کے دلون مین مکین
مرین خوف سے شقیاء لعین

کریں دشمنونکو جو شیعہ ہلاک
ملیں زیر پا سبکو مانند خاک

خدا اونکو دے ایسے کچھ چشم و گوش
کہ جس جس جگہ ہوں وہ با عقل و ہوش

خود انکھوں سے شہ کی زیارت کریں
طلاقت سماعت اشارت کریں

غم و ضعف و سستی و درد و بلا
ہو شہ کی بدولت سب اونسے جدا

زمین آسمان کی عطیات سب
ترقی کریں خوب ہر روز و شب

نہ برسا خلافت کے جو غصب سے
وہ باران رحمت برستا رہے

دل آپس میں ہوں شکل آئینہ صاف
کدورت سے ہر ایک ہو سینہ صاف

درندے بھی ہوں رام باہم دگر
نہ پہونچائیں ہرگز کسی کو ضرر

عراقِ عجم سے اگر تا بہ شام
کرے کوئی عورت سفر صبح و شام

مع زیور و زینت و مال و زر
چلی جائے محفوظ وہ راہ بھر

درندوں کی ایذا نہ چوروں کا ڈر
نہ رہزن کا کھٹکا نہ رہ کا خطر

نبی شیبہ مشہور ہی جنکا نام
امینانِ مفتاحِ بیت الحرام

بحکم شہنشاہ گیتی پناہ
کٹین ہاتھ اونکے بلا اشتباہ

وہ لٹکا دے جائین پھر کعبے سے
منادی ہر اک سو ندائین کرے

یہ کعبے کی کرتے ہے چوریان
ہوا آگاہ مخلوقِ ربِ جہان

ہر اک زادۂ قاتلانِ حسین
ہو کشتہ بحکمِ شہِ مشرقین

کہ آباؤ اجداد سے بدگہر
رضامند تھے سب وہ اس قتل پر

کسی کار بد پر جو راضی ہوا
تو وہ کام گویا خود اوس نے کیا

امامِ زمان شاہِ دنیا و دین
کرین زندہ پھر عائشہ کو وہین

پئے ماریہ اور بہر بتول
دام براہیم و بنتِ رسول

امامِ زمان اوس سے لین انتقام
وہ جور و جفا یاد آئین تمام

ندے پھر جو دنیا مین کوئی زکوٰۃ
کرین قتل اوسکو شہِ کائنات

یہ روشن ہو عالم مین نور جناب
کسی کو نہین حاجت آفتاب

ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر
کہ ہون اک ہزار اوس سے پیدا بشر

وہ مسجد کہ ہون سب دروازے ہزار
بنا پشت کوفہ پہ باصد وقار

کرے پشت قبر شہ کربلا
وہ اک نہر جاری امام ہدا

کہ ملجائے نہر نجف سے وہ نہر
خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر

وہان جابجا پھر امام زمان
بنائین گے پل اور پن چکیان

ہی ارشاد باقر علیہ السلام
کہ گویا ہو نمین دیکھتا وہ مقام

کہ زنبیل گندم کی اک پیر زال
لئے اپنے سر پر چلی بے ملال

سوے کربلا جانب نہر جائے
کہ تا بے کرایہ دے پیسے لائے

عیال اپنی لیکر امام زمان
رہین مسجد سہلہ مین شادمان

جو کہنہ امارت وہ پائین امام
گرا کر اوسے پھر بنائین امام

کرین جب پ نسبا وسکی پھر مستقیم
بسان زمانِ جناب کلیم

مساجد سرِ راہ جو دیکھ لے
منارے وہ اوسکے وہ سنگ رے

ہر اک نادان روز نہ پنجرا
کہین راہ مین ہو جو بیت الخلا

کرین منہدم سبکو ایکبار شاہ
کہ ہو ساٹھ گز وسعتِ شاہ راہ

بحکمِ خدائے جہان آسمان
ہوا سد رجہ آہستہ گردش کنان

ٹھہرنے لگے دن نہ کاٹے گٹے
برابر ہوا اک روز دس روز کے

بحکمِ خدا شاہ کعبہ کو ڈہائین
تو مثلِ خلیلِ خدا پھر بنائین

گرے مسجد سید المرسلین
بنی پھر قدیمی بنا پر وہین

مقامِ جنابِ خلیلِ خدا
جہان مصطفےٰ نے کیا تھا بنا

خلیفہ نے جسکو دیا ہی بدل
بغاوت جہالت سے بس نے محل

بنائین پھر اوسکو امام ہدا
مثالِ بنائے رسولِ خدا

کرین بدعتین محو مولا تمام
کرین سنتین شاہ برپا تمام

نہ شیعو نمین مفلس ہو کوئی کہین
غنی ہون تونگر ہون سب مومنین

برائے تصدق برائے زکوٰۃ
پنائین گدا در ہونین تو ش جہات

کرین منتین لاکھ اہل کتاب
نہ خبریہ پہ راضی ہون ہرگز جناب

نہ جبتک مسلمان ہو ہر بشر
نہ راضی ہون شاہنشہ بحر و بر

کرین ہر کسیکو نصیحت جناب
ولیکن نہ مانے جو خانہ خراب

کرین بے تامل وہین قتل اوسے
نہ کافر نہ منکر نہ مرتد بچے

وہ قرآن مکتوب دست علی
کہ جسمین منافق کو تکرار تھی

امام زمان شاہ دنیا و دین
کرین اوسکو ظاہر پئے مومنین

علی ولی دست رب انام
امیر دو عالم علیہ السلام

یہ ارشاد فرما ہوئے صاف صاف
ہین گویا ہم اب دیکھتے بیخلاف

کہ کوفے کی مسجد مین سب شیعون نے ہر اک سمت ہین خیمے برپا کیئے

ہر اک کو اوسی تازہ قران کا بہم درس دیتے ہین اب برملا

جناب امام زمان شاہ دین روانہ کرینگے جو حاکم کہین

بالطاف اوس سے یہ فرمائینگے کہ تیرے کف دست تیرے لیئے

بلاشبہہ رکھتی ہی حکم کتاب تجھے امر و نہی و خطا و صواب

اگر کچھہ نہ انمین سے مفہوم ہو ہتیلی جو دیکھے تو معلوم ہو

کہ تو چاہتا ہی جو حکم خدا بتفصیل بالکل ہوا سمین لکھا

روانہ کرین صاحب الامر فوج سوے کشور روم جب موج موج

لب نہر لشکر کا ہو جب گذر لکھے پاؤنپر اپنے کچھہ ہر بشر

چلی راہ پانی پہ مثل زمین جو دیکھین یہ احوال رومی کہین

تو فی الفور ہون ملکے سب رو برا کہین جسکا لشکر ہی یہ خود وہ شاہ

بھلا ہوگا کس درجہ ذی الاقتدار
عدو ل اوس سے لازم نہین زینہار

جو باہم یہ سب مشورے کرچکین
تو دروازۂ شہر کو کھولدین

وہ سب فوج ہو داخلِ شہر جب
اطاعت کرین شاہ کی سبکے سب

ہون جب حاضر بارگاہِ امام
کرین اسطرح پر ادائے سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَةَ اللّٰهِ

ہون پھر بعدہ چار چشمے روان
بہم مسجدِ کوفہ سے ناگہان

ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا
اک آبِ ظہور اور ایک آب کا

کرین جب قیام آکے شاہ زمان
اوسی مسجد کوفہ مین شادمان

تو لشکر کو بھیجو آئینگے شام کو
امیہ کی اولاد تا قتل ہو

یہ سنتے ہی سب بھاگین ہو کر بتنگ
امان کے لیئے سوئے ملکِ فرنگ

فرنگی ندین مطلقا اونکو راہ
کہین سب کبھی ہم ندینگے پناہ

جہانتک کہ تم اے گروہِ فضول
نہ دینِ نصاری کروگے قبول

یہ سنتے ہی مانین وہ سب بے ادب
چلیپا کو گردن مین لٹکائین سب

جو ہون داخلِ شہر گم کردہ راہ
یقین ہو کہ ہاتھہ آئے شاید پناہ

مگر پہنچی جسدم سپاہِ امام
نصارے کی بھی صبح ہوجاشام

پکار اوٹھین سب صلح کرتے ہین ہم
امان چاہتے ہین بربِّ حرم

کرین شاہ کے اہلِ لشکر سوال
حوالے کرو ہمکو بے قیل و قال

ہمارے گنہگار بھاگے ہوئے
جو ہین سب امیہ کی اولاد سے

غرض اونکو فوراً کرین دستگیر
تہ تیغ ہوجائین آخر شریر

خلائق کا جسطرح پر انتظام
کیا تھا شہِ انبیا نے مدام

کہ پچھلی کسی کی نہ دیکھی سنی
خطا جاہلیت کی سب بخشدی

مگر تازہ احکام جاری کیئے
سب آدابِ اسلام جاری کیئے

اسیطرح صاحب الامر بھی — کرین انتظام جہان واقعی
نہ چھائین کسی کی خطا و قصور — ہوئے ہون جو مردم سے پیش از ظہور

سنو دل لگاکر مری آرزو — فداؤنثار امام زمان
ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار — مبارک ہو وہ دور دور جہان
جو واقع ہو رجعت مین دیکھین سنین — بنام خدا چشم دل گوش جان

جو ہین شیخ راوندی قطب دین — مع بعض دیگر رواۃ امین
کہ کہتے ہین باقر سے مروی ہوا — کہ پیش از شہادت شہ کربلا
ہوئے اپنے اصحاب سے حرفزن — مرے جد جناب رسول زمن
ہوئے مجھسے گویا کہ اہل نفاق — جو لیجائین تجھکو بسوے عراق
بہم جس جگہ باسداد وصفا — ملاقی ہوے انبیا اوصیا
وہ جس سرزمین کا عمورا ہی نام — جہان ہمرہ یاوران تشنہ کام

حدیث باقر علیہ السلام

مصیبت مین ہو تو شہید جفا — نکر تیرے اصحاب کو مطلقا
وہان درد آہن نہ پہنچے کبھی — بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑہی

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

کہا پھر بحکم خدائے جلیل — نہ بجھے جسطرح آگ بہر خلیل
یونہین آتش رزم حرب و ضرب — ہو تجھپر مع یار و اصحاب سرد
یہ گویا ہوئے پھر شہ کربلا — ہمین جب کرین قتل اہل جفا
اوسیدم تو واللہ ہم بیدریغ — پہنچ جائین اپنے پیمبر کے پاس
جہانتک خدا چاہے شام و سحر — وہانتک وہین ہم رہین جلوہ گر
ہو جسکے لئے شق یہ سطح زمین — قیامت سے اول وہ ہونگے ہمین
کہ آئینگے دنیا مین پھر یکمان — ہمراہ جید در یہان شادمان
یکایک مع سر و نامدار — امام زمان قائم ذی وقار

فلک سے وہ نازل ہوا جو ملک
زمین پر نہ آئے ہوا وہ سو وقت تک

سرافیل و میکال و جبرئیل بھی
ملایک کی لے لیکے فوجیں کئی

بحکم خداوند لیل و نہار
مجھی پر ہوں نازل بصد افتخار

وہیں پھر جناب رسول خدا
ہوں نازل مع زمرۂ اوصیا

مگر اسپ ابلق ہو وہ راہوار
کہ جن پر ہوا ہو نہ کوئی سوار

سوار اونپہ ہو ہو کے آئیں یہاں
وہاں پھر جناب رسول زماں

نشان کو تکان دیکے تیغ و نشان
کریں خود سپرد امام زمان

رہیں اسکے مابعد ہم سب یہاں
جہاں تک ہو منظور رب جہاں

ہوں کوفیکی مسجد سے پھر لا جواب
عیاں چشمۂ روغن و شیر و آب

امیر عرب سید الاوصیا
مجھے دیکے شمشیر خیر الورا

روانہ کریں خرم و شادماں
سوئے شرق و غرب زمین جہاں

یہان تک کرون قتل تا مطلقا
نہ باقی رہین دشمنانِ خدا

جلا دون مین اصنام و بتخانہ رہین
کرے تا نہ پھر شرک کوئی کہین

یہانتک کہ جب ہند مین ہو گذر
کرون فتح ہر شہر مین بیشتر

بفرمودۂ حضرتِ ذوالجلال
پھرا و لشکر بہم پوشم و دانیال

چلے جائین پیشِ جنابِ امیر
علیِ ولی دست ربِ قدیر

کرین عرض اے سیدالاوصیا
کہا جو خداوند نے کیا

یہ سن سنکے ہفتاد مردِ جری
کرین ساتھ اونکے علیِ ولی

کہ بصرہ مین جا کر وہ عالیمقام
کرین قتل فوجین و ہانکی تمام

روانہ کرین شاہ پھر بہر جنگ
عساکر بسوے بلادِ فرنگ

کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیر خواہ
کرین فتح کرکے برابر تباہ

کرون قتل مین جانور وہ تمام
کہ جن جنکا ہے گوشت کہانا حرام

نہ باقی رہے تا بروے زمین
ورائے حلال اور طیب کہین

تمامی مذاہب کے اشخاص پر
کرون عرض اسلام مین سر بسر

پیے ختم حجت پھر انجام کار
بقتل و باسلام دون اختیار

مسلمان ہوا جو بشر بچگیا
وگرنہ وہین قتل مین گیا

نہ ایسا ہو دنیا مین شیعہ کہین
کہ خرم نہو وہ بروے زمین

خدا اک فرشتے کو نازل کرے
کہ ہاتھہ اپنا وہ سکے منہ پر دھرے

کرے پاک شفقت سے گرد و غبار
دکھلائے اوسے پھر جہان کی بہار

وہ سارے مکان اوسکے پیراستہ
وہ اوسکے لئے حورین آراستہ

نہ باقی رہے کوئی کور و علیل
مگر یہ کہ فی الفور رب جلیل

ہماری بدولت اوسے دے شفا
فلک سے بروے زمین پھر خدا

عطیات نازل کرے بیشمار
ہو اسدرجہ ہر اک شجر بارور

زمستان کے پھل شیعہ کرامین کہان ہین | جو گرما کے پھل ہون زمستانین کہان ہین
یہہ ارشاد فرما ہی رب علا | یہ قران مین ہی صاف وارد ہوا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

کہ یعنی جو مومن ہون اہل بلاد | بہ زہد و بتقوی و صدق و سداد
عطیات مین اونپہ نازل کرون | زمین آسمانکی شرف اونکو دون
مگر کی جو تکذیب پیغمبران | تو نازل عذاب اونپہ ہو بیکران
ہوئے صرف ارشاد پھر مرتضے | کہ تحقیق شیعونکو رب علا
عطا وہ کرامت وہ عزت کرے | کوئی شے نہ پوشیدہ ہو بندہ سے
کہین اپنی نسوان سے سب واقعی | اونہون نے جو مخفی کیا ہو کبھی
حدیثونمین ہی معتبر یہ خبر | کہ زندہ ہو رجعت مین جو بیشتر

کرے جو قدم مرنجہ شش جہات — وہ ہے شاہ تشنہ لبانِ فرات
یہانتک کرے سلطنت مین بسر — کہ بال ابرو نکے بڑہین اسقدر
پڑین آکے آنکھون پہ مثلِ حجاب — کہ جیسے کرن مین ہے خود آفتاب
روایت مین تفسیر اس کی ہے — ہر اسطرح وارد ہوئی واقعی

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

کہ شاہ شہیدان علیہ السلام — جو ہون رونق افروز باحتشام
ہون جملہ شہیدان روز نبرد — رکابِ سعادت مین ہنگام مرد
کہ خود ظلا کار سر پر دھرے — ہر اک جان و دلسے رفاقت کرے
روایت مین ہے یون بھی وارد ہوا — کہ ستر نبی جو با مرخدا
رفاقت مین موسی کی تھے شاد کام — جلو دار سبط نبی ہون تمام
کہ ہر بشر سے جہانمین ہی — یہی ہے حسین علی ولی

سنو گوش دلسے اطعنا کہو — ہو اخواہ دجال و شیطان نہو
سنین جب یہ ارشاد حق مومنین — ہو شبیر کی معرفت مین یقین
خدیو جہان قبلۃ الاصفیا — امام زمان خاتم الاوصیا
جہان سے جنان کو ہون رونق فزا — تو ابن علی تشنہ کربلا
کرین فکر تجہیز و تکفین کی — کرین دفن پڑھکر نماز آپ ہی
نہ غسل و نماز اور رلاے بجا — امامون پہ غیر امام ہدے
روایت مین مروی ہوئی ہے یہ بات — شہ کربلا خسرو کائنات
کرین سلطنت تین سو نو برس — پس فوت مہدی قدسی نفس
مگر مدت عمر ہو جب تمام — تو ساقی کوثر علیہ السلام
زمانے مین پھر ہو کے رونق فزا — کرین بادشاہی بحکم خدا
یہ صادق سے ہے طرفہ گفت و شنید — جو سائل ہوا آکے عجلی برید

کہ خالق نے قران مین یا امام — کیا صادق الوعد کسکا ہی نام
سماعیل ہی کیا وہ ابن خلیل — کہا شہ نے اوس سے نہین اے جلیل
سماعیل بیٹا ہے حزقیل کا — نبوت پہ دنیا مین مبعوث تھا
مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی — بانواع تہدید تعذیب کی
اذیت رسانی نہ چہوڑی کبھی — سر دروکا کھینچا تھا سب پوست بھی
کیا حق نے اوسد غضب قوم پر — ملک ایک بھیجا برائے خبر
فرشتے نے آکر کہا اے نبی — بحکم خدا تجھسے ہو رو ملتجی
اگر تو کہے تو تری قوم پر — ہو قہر خداوند جن و بشر
مین اکدم مین احوال کر دون تباہ — معذب ہون یہ سب کرے تو نگاہ
سمی ذبیح خدا نے کہا — عذابون سے انکے مجھے فائدہ
نہین میری حاجت یہ ہی مطلقا — ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا

اے موسوم است بہ وسطا ئیل

جو حاجت ہو کچھ مجھسے اے خیر خواہ — کہا پور حزقیل نے یا الٰہ
مجھے بھی مع تشنۂ کربلا — زمانے مین پھر لانا تو بر ملا
کہ مین انتقام اپنے اعدا سے لون — سزا انکو جسطرح چاہون دون
بیان جب وہ یہہ مدعا کر چکا — تو رب ہدی نے مقدر کیا
کہ رجعت مین ہو ہمرکاب حسین — زمانے مین حزقیل کا نور عین
روایت مین ہے یہ بھی وارد ہوا — دم رجعت خسرو کربلا
برابر تہ خاک سے ایکبار — ہوا خواہ اوٹھین بہتر ہزار

سن اے سوز غم گوش دل سے ذرا — جلا شمع کے مثل ہر استخوان
سہون کب تلک سوزش احتراق — کہ اب شربت دید ہو نوش جان
ہوا صبح رجعت کا تارا نمود — کئی رات کام آئین بیدار یان

حسن ابن فرزند جمہور نے — لکھا واحدہ مین یہ اخبار سے

کہ کہتا ہی عاصم کا پور سعید — حدیثونکا راوی مسمی حمید

کہ باقر یہ ارشاد فرماہوے — مرے جد امجد یداللہ نے

یہی خطبہ اک روز انشا کیا — کہ یکتا ہی خلاق ارض و سما

خداوند عالم نے پہلے پہل — کیا تھا تکلم جو روز ازل

ہوا نور وہ پھر اوسی نور سے — محمد کو پیدا کیا پھر مجھے

اوسی نور سے پھر بہ ارشاد رب — ہوئی خلق ذریت پاک سب

پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے — تکلم کیا دوسرے طور سے

سراپا وہ روح مطہر ہوا — اوسی نور مین اوسکو ساکن کیا

مع روح اوس نور کو ایکبار — دیا پھر ہمارے بدن مین قرار

ہماری ہی خاطر ہی سب کائنات — ہی سارے جہان مین ہماری ہی ذات

ہمین سے برائی خواص و عوام — خلایق پہ کی اوسنے حجت تمام

ن ہمین ہین کلام خدا آیات

نہ خورشید و ماہ شب افروز تھا
نہ یہ شب کہین تھی نہ یہ روز تھا

نہ عالم مین کوئی کہین ذی حیات
نہ فکر معیشت نہ ذکر ممات

کہ تھا نور سبز اک ہمارا مقام
ہمیشہ خدا کی عبادت سے کام

ہمین شغل تسبیح و تحمید تھا
کہ کثرت مین بھی رنگ توحید تھا

یہ احوال تھا واقعی پیش ازان
کہ پیدا ہو مخلوق رب جہان

اس آیت کو دیکھین سنین سامعین
بچشم بصیرت بگوش یقین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ
كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

یہ ہے ترجمہ ظاہری لفظ کا
کہ خالق سے تھا وعدہ انبیا

کیا تھا یہی عہد و پیمان بدل
کہ سب ہمپہ لائین وہ ایمان بدل

ہماری مدد اور یاری کرین — تہ دل سے نصرت ہماری کرین

حبیبِ خدا پر جو ایمان لائین — مری واسطے اپنی جانین لڑائین

یہ ارشاد فرما کے گویا ہوا — علی ابنِ عمِ رسولِ خدا

یہ تحقیق مجھسے بھی اللہ نے — اسیطرح تھے عہد و پیمان کئے

کہ شاہنشہِ انبیا کا مدام — رہون مین مددگار ہر صبح و شام

مرا حال ہو سب پہ آئینہ سب — رہا عمر بھر وقف رنج و تعب

جہان مین رسولِ خدا کے لئے — شہِ انبیا مصطفےٰ کے لئے

مددگار رہتا تھا لیل و نہار — جہادون مین تھا دمبدم جان نثار

غرض ہر طرح مین نے عہدِ خدا — رہا رند وجب تک کیا سب وفا

مگر انبیا نے جو گاہے مری — اعانت نکی یہ سبب تھا قوی

کہ میری امامت سے وہ پیشتر — زمانے سے سب کر گئے تھے سفر

پر آئیگا دنیا مین جلد اب وہ دور — کہ وہ انبیائے خدا سب بفور

وصی پیمبر کی یاری کرین — جہاد و نمین خود جان نثاری کرین

یہ مشرق سے مغرب تلک سب جہان — مرے قبضہ مین آئیگا بے گمان

پھر آدم سے تا سید الانبیا — نبی زندہ ہون سب بحکم خدا

جہاد آکے میری جلو مین کرین — شب و روز دم دوستی کا بھرین

بہت جلد کفار عالم تمام — تہ تیغ بران ہون بس لا کلام

تعجب نہین ہی کسیطرح سے — کہ مردونکو خالق جوزندہ کرے

کرین تلبیہ کی صدائین بلند — کہین فوج فوج آکے سب ہوشمند

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا دَاعِیَ اللّٰہِ

حضور یمین ہم سب ہین حاضر حضور — بجا لائین جو حکم ہو بے فتور

یہ مردان دین سب کہین جب ہجوم — تو ہو کوچے کوچے مین کوفہ کے دھوم

غضبناک شمشیر زن بدوش	گلے تک ہو بحر شجاعت کا جوش
تہ تیغ ہون ظالمین جابرین	تہ تیغ ہون اولین آخرین
وفا کر دین وعدہ جو حق نے لیا	جو اس آئے مین ہمسے اونے کیا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا

کہ خالق نے خود اونسے پیمان کیا	جنہون نے کہ منظور ایمان کیا
کہ البتہ روے زمین پر اونھین	مقرر ہم اپنا خلیفہ کرین
کہ جسطرح اون لوگون سے پیشتر	خلیفہ مقرر کئے خلق پر
کرون بے ورین اونسے ہر خوف و شر	عبادت کرین تا مری بیخطر

یہ ارشاد فرما ہوے پھر علی — مکرر ہو دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونگے بعد — ہو بیدار جسطرح سونے کے بعد

مین ہون صاحبِ رجعتِ بیشمار — مین ہون صاحبِ صولت و اختیار

مین ہون مالکِ دولتِ بیحساب — مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندۂ خانہ زادِ خدا — مین ہون ابنِ عمِ رسولِ ھدا

مین ہون معدنِ علم پروردگار — امینِ خدا خازنِ رازدار

حجابِ خداوندِ بالا و پست — صراط اور میزان کا ہون بندوبست

کلامِ حق اسماے حسنیٰ مین ہون — کہ امثال و آیاتِ علیا مین ہون

مین ہون صاحبِ ہر سقر نہر بہشت — کہ ہر اہل کو دو نمین کوثر بہشت

جو نا اہل اہلِ جہنم ملین — جہنم مین داخل کرونمین انھین

ہے تزویجِ اہلِ جنان میرے ہاتھ — جسے چاہونمین بیاہ دون جسکے ساتھ

قیامت کے دن حشر ہو جب عیان
ہی میر لطرف بازگشتِ جہان

حساب اونکا ہی منحصر مجھپہ سب
گذر ہو نہ اعراف تک بے طلب

بلاشبہہ مین آخرِ روزِ کار
بفرمانِ خلاق لیل و نہار

وہی دابہ ہون بر وی زمین
کہ ناطق ہی جسپر کتابِ مبین

ظہور آخر کار ہو جب مرا
کلیمؑ و سلیمانؑ کی خاتم عصا

مین رکھون سر اسر بر و بحر مین
نہ کوئی بچے کافر و مرد دین

منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو
کہ مومن بحق ہی یہ مردنکو

اسیطرح کافر کے ماتھے پہ بھی
منقش ہو کافر بحق ہی یہی

غرض مومنونکا ہون نمین بادشاہ
زبانِ سخن گو ہون بے اشتباہ

مین ہون خاتمِ اوصیا رسلؑ
مصیبت مین مشکل کشا رسلؑ

مین وارث رسولانِ اطہر کا ہون
خلیفہ خداوند اکبر کا ہون

خدانے مجھی کو کیا ہی عطا
خلایق کا سب علم مرگ و بلا

مجھے ہر طرحکے یہ سب علم ہین
کہ مخلوق پر تا کرون حکم مین

یہ حکم میرے خدانے کیا
یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا

یہ سب تیرگی سب صفائی جہان
یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیان

یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب
اب آگے بتا دن مین کیسکا حساب

جو کچھ چاہے آغاز و انجام سے
مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے

حدیثو مین صادق سے ہی یہ لکھا
کہا حق سے شیطان نے یا خدا

تو کر چین سے مجھکو مہلت عطا
کہ مہلت ہو تا روز رجعت عطا

کہا گو کہ فاحش ہی تیری خطا
مگر ہمنے کی تجکو مہلت عطا

کہ آدم سے تا وقت معلوم سب
نمایان ہون شیطان پر رنج و تعب

کہا شہ سے راوی نے پھر واقعی
کہ ہی رجعت آخری کیا یہی

برائے جنابِ علی ولی
دیا اور بھی رجعتین ہین کئی

کئی رجعتین ہین کہا شاہ نے
جنابِ علی ولی کے لئے

جہان مین دم رجعتِ ہر امام
پیئے اہتمام و پیئے انتظام

پیئے نصرت و یاری کار و بار
جنابِ علی ولی بار بار

بلا شبہہ لاریب رجعت کرین
یہان ہر زمانے مین ہر عہد مین

نکو کار بد کار جو ہین بشر
حضوری مین حاضر ہون شام و سحر

خلایق پہ غالب رہین مومنین
خداوندِ عالم ہو انکا معین

جو مومن ہین وہ کافرونسے تمام
بانواع و اقسام لین انتقام

بوقتِ معین بحکم الٰہ
علی ولی با تمامی سپاہ

ہون رونق فزا ازمین و زمان
بصد صولت و شوکت و عز و شان

ہو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ
بنا چار ہو حاضرِ عرصہ گاہ

جو ہی قرب کوفے کے صحرا تمام
کنارِ فرات اوسکا رہ جانیگا

وہین ہو ملاقات انجامِ کار
وہان ہو وہ ہنگامۂ کارزار

کہ محشر تک اسطرح کا معرکہ
نہ گا ہے کہین ہوگا واقع ہوا

لڑائی کو گویا ہون مین دیکھتا
کہ پس پا ہوا لشکرِ مرتضےٰ

پسِ پشت سو سو قدم ہٹ گئے
قدم بعضونکے نہر مین جا پڑے

خداوندِ جبار و قہار جب
کرے نازل ابرِ سراپا غضب

کہ اوسکی مین ہون ملایک تمام
فلک تک بصد کثرت و اژدحام

ہون پھر حضرتِ سید الانبیا
مع حربۂ نور رونق فزا

جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہان
ہٹے پیچھے جی چھوڑ کر ناکہان

کہین اوسکے لشکر کے سب شکری
چلے تم کہان چھوڑ کر افسری

کہ اسلام پر اب تو یا ئی ظفر
مظفر ہی منصور ہی کیا ہی ڈر

یہ سنکر کہے گا لعین بے حیا
کہ جس شے کو مومنین یہان دیکھتا

بھلا دیکھتے ہو اوسے تم کہان
عقابِ خدا سے نہین اب امان

میان دو کتفِ لعین پر ہین
رسولِ خدا سیدالمرسلین

وہ نیزہ لگائین گا اک وار مین
مع فوج داخل ہو وہ نار مین

زمانے مین پھر شرک و بدعت نہو
کہین شغلِ غیر عبادت نہو

رہین بس علی صاحب ملک و مال
کہ گذرین چہل الف و چار الف سال

ہون ایک اک ہزار ابن ہر شیعہ سے
مگر ہر برس ایک ہو ایک کے

تمایان ہون دو باغ سبز و عجیب
کہ اک مسجد کوفہ کے ہو قریب

کیا حق نے قرآن مین اونکا بیان
یہ تشدید پنجم ہے مدہا متان

جہانتک چاہے خدائے سمیع
وہان تک ہون وہ باغ دونون وسیع

ہے اکثر احادیث مین یہ خبر
اس آیت کی تفسیر مین معتبر

وَلَئِنْ مُتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

کہ پیدا ہوا خلق مین جو کوئی ہی اک قتل اک مرگ اوسکی لکھی
اگر پیش رجعت یہ نہین ہو ملک تو رجعت مین ہو تیغ سے چاک چاک
اگر قتل وہ پیش رجعت ہوا تو رجعت مین بے قتل مر جائیگا
احادیث مین معتبر معتبر اس آیت کی تفسیر مین بیشتر

يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا

کہ جسدن ہر امت کے وہ مدعی جو کرتے ہین تکذیب آیات کی
کیے جائین محشور سب روسیاہ ہی مقصود رجعت کلام آہ
نہین تو قیامت مین خلق خدا بلا قید محشور ہو مطلقا
ہی ارشاد صادق علیہ السلام کہ قران مین اپنے رب انام
پیئے ناصبی بہر اہل خلاف یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

کہ رجعت مین ملینگے ہر صبح و شام — یہی فضلۂ آدمی سب تمام

احادیث معراج مین بعض جا — پیمبرؐ سے ارشاد حق نے کیا

یہ میرا علی ہی جو زوج بتول — ہی وہ دابۃ ارض کا یا رسولؐ

امامانِ دینِ مبین سے یہان — کرون سب کے بعد اوسکا مین فیضجان

روایت ہی اخبار مین معتبر — کہ رجعت مین زندہ ہون جو جو بشر

ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہان — دوچندان ہو رجعت مین عمر روان

یہ گویا ہوے پھر امامِ ہدے — کہ سلطان دنیا و دین مرتضے

جو رجعت کرین باشہ کربلا — سبا عدا تہِ تیغ ہون برملا

امیہ کی اولاد سرتابپا — مع آل سفیانی بے حیا

یہان ہون غرض جو جو ملعون لڑے — علی ولی انتقام اونسے لے

کرے زندہ پھر رب لیل و نہار — اہالیِ کوفہ سے وہ سی ہزار

جو یاور تھے انصار تھے شاہ کے — ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے

تمامی قبائل مین ستر ہزار — جلاے پھر اکبار پروردگار

ہو صفین مین زندہ سفیان کا پوت — معاون بھی ہون اوسکے زندہ ضرور

جہان تھی ملاقات باہم ہوئی — اوسی جا ملاقات ہوا کی بھی

تو شاہِ نجف سید الاصفیا — وہین پور سفیان کو باشقیا

کرین قتل باصد عذاب و تعب — گر زندہ ہون پھر لعین سب کے سب

تو ہمراہِ فرعون فرعونیان — علی ولی سرورِ انس و جان

باقسام و انواع ایذا اونھین — سراسر برابر معذب کرین

غرض آئینگے پھر جناب امیر — یہان باجنابِ بشیر و نذیر

ضرور انبیا سب کرینگے ظہور — بفرطِ تمنا و شوقِ حضور

کرین سید الانبیا خود عطا — علیؑ ولی کو پھر اپنا بنا لوا
علی پھر شہنشاہ ہون خلق مین — نبی سارے عمالِ حیدر ہین
باطراف واکناف عالم تمام — حسنؑ سے محمدؐ تلک ہر امام
رہین شاہ دو خرسند زیر علم — مع زمرۂ انبیا سب بہم
نہ مردم کسی سے کہین پھر ڈرین — بدون تقیہ عبادت کرین
محمدؐ یہ ہو لطف و ظلِ الٰہ — تمام اہل عالم کے ہون بادشاہ
کہ دنیا کے سب مبتدا منتہا — ہو ماتحتِ فرمانِ خیر الورا
یہان تک وہ وعدہ بھی ہو وفا — جو قران مین کرتا ہے رب علا
کہ ہر دین پر اوسکو غالب کرے — اوسیکا ہر اک دین خم دم بھرے
روایت مین کرتے ہین راوی یہ بات — کہ قربِ ظہورِ امامِ زمانؑ
جمادی اخری مین بس یک یہ یک — رجب مین بھی بعد اوسکے دس دن تلک

حضوری سے حضرت کی ہون کامیاب — ملین بعض اعمال کے بھی ثواب

جو ہون بدترین جہان زندہ سب — ہمیشہ رہین مبتلائے تعب

جو رتبے کو ارزان نہ تھی انکو گاہ — پیئے اہلبیت رسالت پناہ

مضاعف وہ رتبے کرینگے نگاہ — ائمہ کی سب دولت و عزوجاہ

کرین نیک بندے طلب انتقام — سراسیمہ رہ جائین ملعون تمام

سوا انکے بندگان خدا — رہین قبر مین تا بروز جزا

کہ آیا ہی اکثر احادیث مین — وہی بندے مخصوص رجعت کرین

جنھین محض ایمان حاصل ہوا — ہون یا کفر مین جو رہے مبتلا

سوا انکے محشر تلک سب بشر — معطل رہین اپنے احوال پر

کہی عالمون نے ہمارے کیا — یہ دعوے جو رجعت پر اجماع کا

تو شیعون پہ باہم بسر و طعن زن — مخالف برابر رہے طعن زن

جوابات شافی سنے بیشتر
نہ رجعت کے قابل ہوئے بیخبر

نجاشی جو عالم ہے اوسنے یہ حال
لکھا ہے میانِ کتابِ رجال

ہے نعمان جو مشہور آفاق مین
کیا خدمتِ مومن الطاق مین

کہا دلگی سے یہ نعمان نے
عقیدے جو رجعت پہ ہین آپکے

تو رجعت کا اب عذر کرتے ہین ہم
ہمین دیجئے قرض پانصد درم

کہا اوس سے مومن نے دے ضامنی
کہ تو ہو گا رجعت کے دن آدمی

مجھے ہے یقین جب وہان آئیگا
تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا

ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہین
کوئی شخص اسکو برے و زمین

پڑے روح جب جسم مین اور کے
کہا کرتے ہین سب تناسخ اوسے

مگر روح جب جسم اصلی مین آئے
بقہر خدا اور صورت وہ پائے

تناسخ کی کب اوسپہ تعریف ہے
کہ یہ مسخ کی ساری توصیف ہے

غرض اوٹھ گیا نقص قطع کلام
ہی ارشادِ صادق علیہ السلام

کہ رجعت پہ ایمان نہ لاے اگر
تو ہمسے نہین ہی کبھی وہ بشر

نہ سمجھے جو وہ معجزہ کو خود حلال
کرے رد و انکار مین قیل و قال

مترجم کو منظور ہی اختصار
جو تفصیل چاہو تو دیکھو بحار

سنو حاضرین بساطِ سخن
شمارندۂ چادہ داستان

کہ آخر ہوا دورۂ آخرین
کوئی دم غم ہجر ہی میہمان

مبارک خدا نے دکھایا وہ دن
کہ مرتا تھا جسکے لئے اک جہان

صدوق ایکجا لکھتے ہین یہ خبر
کہ صادقؑ سے منقول ہی معتبر

خلایق پر اک وقت وہ آئیگا
امامِ زمان جسمین چھپ جائیگا

خوشا حال اونکا جو اوسوقت مین
ہمارے ولایت پہ قایم رہین

پئے اہلبیتِ رسولِ خدا
رہین بندے فرمان بر و باصفا

یہ ارشاد فرما ہوے پھر علی — مکرر ہو دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونگے بعد — ہو بیدار جسطرح سونے کے بعد

مین ہون صاحبِ رجعتِ بیشمار — مین ہون صاحبِ دولت و اختیار

مین ہون مالکِ دولتِ بیحساب — مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندۂ خانہ زادِ خدا — مین ہون ابنِ عمِ رسولِ ھدا

مین ہون معدنِ علمِ پروردگار — امینِ خدا خازنِ رازدار

حجابِ خداوندِ بالا و پست — صراط و میزان کا ہون بندوبست

کلامِ حق اسمائے حسنیٰ مین ہون — کہ امثال و آیاتِ علیا مین ہون

مین ہون صاحبِ ہر سقر ہر بہشت — کہ ہر اہل کو دونمین کوثر بہشت

جو نا اہل اہلِ جہنم ملین — جہنم مین داخل کرونمین انھین

ہر تزویجِ اہلِ جنان میرے ہاتھ — جسے چاہونمین بیاہ دون جسکے ساتھ

جو بارانِ رحمت برستا رہے
وہ خود برق کی مثل ہنستا رہے

سحابِ کرم کی وہ دریا دلی
ہو مخلوق نے جس کی دیکھی سنی

نیا گوشت مردوں کے اوگنے لگے
کہ سب زندہ ہو ہو کے موں اوٹھ کھڑے

مجھے اب وہ آتے ہیں گویا نظر
کہ ہیں جھارتے خاک بالائے سر

حدیث اور اسطرح وارد ہوئی
کہ رجعت ہو جب صاحب الامر کی

تو ہو پشت کوفے سے رونق فزا
مع سبع عشرین امامِ ہدا

اوٹھے ہوں وہ سب قبر سے مردہ
کہ موسائی اونمیں ہوں سب پندرہ

ہوں سات اونمیں اصحاب کو وہ رقیم
وصی ایک موسیٰ کا مرد کریم

ہو یوشع بن نون وسلمان ایک
پھر اک بودجانہ جو ہے مرد نیک

ہیں مقداد پھر مالک اشتر ہیں پھر
یہ ہیں سب کے سب یار و منتصر

کہ من جانبِ مہدیِ رہنما
ہوں عمال و حکام شہر و قریٰ

ہے منقول ظاہر ہون جب وہ حضور — تو مرقد مین ہر شیعہ کی بالضرور
ملک ایک آکر کہے یہ پیام — کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام
اگر کھہ تو مین زندہ کردون تجھے — کہ تو اپنے آقا سے جاکر ملے
وگرنہ بنعماے پروردگار — رہین شاد رہ تا بیوم القرار
ہے ارشاد صادق علیہ الثنا — کہ رجعت کرینگے جو خیر الورا
تو عالم مین یارحمت و مکرمت — کرے نصف لک سال وہ سلطنت
علی پھر کرین سلطنت آکے بس — چل و چار الف اونکو گزرین برس
کہین آکے راوی نے شہ سے کہا — اس آیت کا فرمائے مدعا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

کہ قران تجھپر جو واجب کیا — تو دنیا مین پھر لائیگا تجھکو کیا
کہا شہ نے واللہ دنیا کبھی — نہو گی نہو کی کبھی مقتضی

کہ جبتک آکر نجف مین کبھی ملاقی ہون باہم علی و نبی
وہان ایسی مسجد کرینگے بنا کہ بارہ ہزار اوسکے در ہونگے وا
کیا ابنِ طاؤس نے یہ مقال کہ دنیا کی کل عمر ہی لاکھ سال
ہی سبکے لئے سال عشرین ہزار تو اسی ہزار آل پر کر شمار
ہی منقول صادق سے پھر یہ خبر ہی اک واقعہ میرے پیشِ نظر
کہ مین دیکھتا ہون عجب تخت زر پھر اک قبہ یاقوت کا تخت پر
جواہر جڑے اوسمین بیشمار ہین اطراف کی قبے نوے ہزار
ہر اک نور اخضر کا قبہ ہی صاف ضیا اوسکی ہی تا بہ تا بقاف
سرِ تخت یون رونق افزا حسین شہِ کربلا سیدِ مشرقین
زمین ادب شوق سے چومکر کرین مومنین ہر طرف سے گذر
بجا لائین تسلیم جب بے ریا تو آئے خدا کی طرف سے ندا

کہ اے میرے احباب خیر الامم — جو چاہو کرو آج مجھسے سوال

زمانے مین تم سب نے فی الواقعی — بہت کھینچے آزار ایذا سہی

رہے تم شب و روز وقف بلا — سہے صدمہ و رنج و غم بر ملا

مگر آج وہ روز ہی دیکھئے — کہ دنیا و عقبیٰ کی حاجات لے

جو مطلوب ہو بے تردد کہو — نہ مین ہاتھ روکون نہ تم چپ رہو

بہشت برین سے طعام و شراب — پھراون سبکو آیا کرے بیحساب

یہ ہی عام شیعونکے مذہب مین ہات — اسی پر ہی اجماع جملہ ثقات

کہ پیش از قیام قیامت یہان — بہنگام عہد امام زمان

سعید جہان صالح و پارسا — شقی جہان طالح و بے حیا

یہ زندہ کئے جائین دونون گروہ — جہان مین یہ پھر آئین دونون گروہ

مگر زندہ ہون عمدۂ صالحین — کہ ہو بائیاب امامان دین

تو فرمایا رکھنا زبان کو نگاہ — نکلنا نہ خود گھر سے شام و پگاہ

زرارہ سے مروی ہی یہ ایک حدیث — کہ اکبار حضرت سے مین نے سنا

بہ تحقیق آخر تمھارا امام — نگاہو سے غائب ہو پیش از قیام

کہا کیون کہا قتل کے خوف سے — بحکم خداوند عالم چھپے

جو دیکھا کرین شیعہ اہ آپ کی — تو ہو بعض کو شک و لادت مین بھی

امامت کا انکار بعضے کرین — علانیہ گفتار بعضے کرین

کہ ابتک وہ پیدا ہوا ہی نہین — ابھی بطن مادر مین ہی بالیقین

کہین بعضے اوسکا کہان ہی وجود — نہین ہمکو معلوم کچھ ماندو بود

کہینگے کہین بعضے بعضے بشر — کہ دو سال پیش از وفات پدر

یہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا — خداوند عالم نے خود شیعونکا

کیا اوسکی غیبت مین بس امتحان — ذلیلون نے کھوئے ضلالت مین جان

زرارہ نے سنکر کہا میں فدا — اگر اوس زمانے تلک بچ گیا
تمھون کیا عمل کچھہ تو فرمائیے — کہا اس دعا کی تلاوت کیجے

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ
نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ
رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ
فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

حدیث اور پھر معتبر ہے یونھین — کہ فرماتے ہین سید الساجدین
محمد مرا خاتم الاوصیا — کریگا جو غیبت بحکم خدا
بہت ہوگا غیبت کی مدتکو طول — مگر اوس زمانے مین جو ذی العقول
امامت پہ اوسکی کرین اعتقاد — رہین منتظر اوسکے مسرور و شاد
کرین رات دن انتظار ظہور — رہین رات دن وقت کار ظہور

وہ ہین ہر زمانیکے لوگونسے نیک
ہی نیکونسے بھی نیک وہ ایک ایک

خدانے اونھین معرفت اپنی دی
کیا عقل مین فہم مین منتہی

نہ غیبت کو غیبت سمجھتے ہین وہ
اوسے مثل رویت سمجھتے ہین وہ

کہ ذی قدر و ذی منزلت ہین وہ لوگ
بڑے نیک و با معرفت ہین وہ لوگ

ہین اونکے لئے عزتین مرتبے
بلاشبہ مانند اون لوگون کے

علانیہ جو پیش روے نبی ص
جہادون مین مصروف تھے ہر گھڑی

ہمیشہ بشمشیر و تیر و سنان
جو تھے ناصر سید مرسلان

ہماری خوشی کے ہین سب پابند
ہمارے وہ شیعہ ہین اخلاص مند

احادیث مین ہی یہ وارد ہوا
جو ہین مخلص خاتم الاوصیا

جنھین ہی بہت انتظار ظہور
جنھین ہی شب و روز شوق حضور

مشابہ ہین اون سب سے وہ حق شناس
جو زیر علم ہونگے حضرت کے پاس

وہ سب لوگ اون سب کے مانند ہین
جو حضرت کے خیمے مین خرسند ہین

وہ ہین بلکہ اونسے مشابہ تمام
جو راہِ خدا مین بہر صبح و شام

جہاد و نبہ مرمر کے لڑتے رہے
قدم کی عوض دم اوکھڑتے رہے

یہ صادق سی منقول ہی سب سنین
کہ وہ وقت آتا ہے جسمین تمھین

یکایک بڑے اشبہ پیش آئیگا
امامِ زمان تمسے چھپ جائیگا

نہ چھٹکارا پائین کبھی خاص و عام
مگر جو پڑھین یہ دعا صبح و شام

کہ مشہور ہی یہ دعا ی غریق
یہی ہی جہان مین امان کا طریق

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

علی ابن طاؤس نے ایک جا
ہی مصباح زائر مین ایسا لکھا

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام
یہ منقول ہی جب کرے التزام

پڑھے اس دعا کو جو کوئی بشر
بلا ناغہ چالیس دن ہر سحر

تو بہر جناب امام زمان ہو منجملہ ناصر و یاوران

اگر فوت ہوگا وہ پیش از ظہور تو بے شبہہ او سکو خدا غفور

زمانہ مین حضرت کے زندہ کرے پھر او سکو شریک احبا کرے

حضوری مین حاضر ہے خانہ زاد سراپا جلو دار وقت جہاد

ہزار اجر کامل او سے دے خدا سراسر ہے حرف حرف دعا

مٹا دے سر حرف فورًا الٰہ ہزار او سکے نامے سے نامی گناہ

کر و حفظ ای خاصگان خدا وہ ہی یہ دعا دیکھو شان خدا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَ رَبَّ الْکُرْسِیِّ
الرَّفِیْعِ وَ رَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَ مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَ الْحَرُوْرِ وَ
مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَ رَبَّ الْمَلَائِکَةِ

المقربين والانبياء المرسلين اللهم اني
اسئلك بوجهك الكريم وبنور وجهك
المنير وملكك القديم يا حي يا قيوم اسئلك
باسمك الذي اشرقت به السموات والارضون
وباسمك الذي يصلح به الاولون و
الاخرون يا حي قبل كل حي ويا حي
بعد كل حي يا حي حين لا حي يا محيي
الموتى ومميت الاحياء يا حي لا اله الا انت
اللهم بلغ مولانا الامام الهادي المهدي
القائم بامرك صلوات الله عليه وعلى
ابائه الطاهرين عن جميع المؤمنين

وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّي
وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَ
مَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي
هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي عَهْدًا وَعَقْدًا وَ
بَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَزُولُ أَبَدًا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَ
الذَّابِّينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ
حَوَائِجِهِ وَالْمُتَمَثِّلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُحَامِينَ

عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهِدِيْنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ
الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا
فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا
سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ
فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ
الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِيْ
بِنَظْرَةٍ مِّنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ
مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِيْ
مَحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ
اَللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ

فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللَّهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ
رَسُولِكَ حَتَّى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ
إِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقُّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقُهُ وَ
اجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ
وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَ
مُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ
اللَّهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ

وَ سُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ
بِرُؤْيَتِهٖ وَ مَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَ ارْحَمِ
اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ
الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَ عَجِّلْ لَنَا
ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بلاو قفہ دست یمین تین بار	تو سیدھی طرف ران پر اپنی مار
ہر اک مرتبہ کہہ بہ تصدیق دل	عبارت یہ ہر ضرب کے متصل

اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ
الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَنَا مُنْتَظِرٌ
اِلَيْكَ حَتّٰى يُمَكِّنَنِيَ اللّٰهُ مِنْ رُؤْيَتِكَ

وَسَعَادَتِكَ وَ يُمْنِكَ يَا مَوْلَانَا اَلْعَجَلَ

اَلْعَجَلَ السَّاعَةَ

بصدق و صفا از رہ اضطرار — پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ

اَدْرِكْنِيْ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ

الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَسَلَّمَ

تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ

طَلْعَتَهٗ وَ بَهْجَتَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مبارک ہوں ایدل یہ جانبازیاں — ہوا تو رفیق امام زمان

مع الخیر ہو خاتمہ یا خدا — کہ چودہ حدیثیں اثر لکھ چکا

اثر حسب حکم جناب اخی — ہی نام اونکا سید وزیر علی

پئے ہدیہ زمرۂ شیعیان — لکھون مستفادِ وحید زمان

نسب سوی مفتیِ نامور — وطن شوستر لکھنو ہی مقر

علمدار فوجِ حدیث و کلام — شہیر جہان میر عباس نام

کہ لکھتے ہین وہ قدوۂ راستان — یہ حالِ جنابِ امامِ زمان

وہ ہین نشر ہین یون روایت نگار — کہ اسطرح پر ہی حدیثِ بحار

سنین حاصلِ ترجمہ مومنین — زوائد سے طالب کو مطلب نہین

کہ فضل بن یحیے جو ہی نامور — روایت یہ کرتا ہی وہ باخبر

کہ تھی سال ہجری میر عرب — نود ۶۹۹ و ششصد و نہ زمانے جب

وہ تھا گیارھوان روز شوال کا — جو حلی ہین ہم سب سے گویا ہوا

علی زین دین افتخار زمان — ہین فاضل شیخ نازندران

بیان ہے اسے کاشف زر غریب ۔ بیان ہے تو نے واقف اسرار خوبان ۔ سنو جان سے طرف کی خبر گزران ایک خضر جو رہبر ہان اندھی راہ مین ہے کرم ابن کرم ابن کرم

کہ اکبار مین پیش ازین چند سال
پے شغلِ تحصیلِ علم و کمال

ہوا وارد و ساکنِ ملکِ شام
رہا درس مین بیشتر اہتمام

مدرس مرا شیخ عبدالرحیم
جو تھا لے میرا محب صمیم

ہوا عازمِ اندلیس اکبار
مگر ہمسفر مین رہا سایہ وار

ہوا ایک قریہ مین آخر گذر
رہا شہر مذکور نزدیک تر

کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان
مدرس ہوا اندلس کو روان

وہ تپ بعد سہ روز زائل ہوئی
مجھے تابِ رفتار حاصل ہوئی

طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہرا وہان
ہوا قطرہ زن ہو کے آگے روان

نظر قافلہ تازہ اک آگیا
یہ سب اہلِ بربر مین ظاہر ہوا

وہانسے جزیرہ بھی شیعون کا تھا
بہت متصل اور کم فاصلا

زبس تھا جو مین مبتلائے فراق
یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق

جو آنے لگی مجھکو الفت کی بو
ہوئی شکل بادِ سحر جستجو

مرا بلبلِ دل چہکنے لگا
کہا ایک نے مژدۂ جانفزا

کہ پچیس دن جب چلا جائیگا
جزیرہ وہ شیعونکا تو پائیگا

ملا ہمصفیرون کا جسدم سراغ
وہین مین خرامان ہوا باغ باغ

چڑھا نشۂ بادۂ بوئے گل
چلا شکل بادِ صبا سوئے گل

مسافت ہوئی قطع پامان کار
لب بحر آیا نظر اک حصار

خوش اسلوب و خوش قطع سرتاسر
نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار و در

بڑی اونچی اونچی بڑی پائدار
بروجِ فلک کا یہان کیا شمار

غرض شادمان خرم و شادکام
کیا شہر پر برمین مینے مقام

جو آئی ہر اک سو سے بوئے ولا
پھرا خوب کی سیر کو سے ولا

ہوا مسجدِ شہر مین جب گذر
کیا شکر اک گوشہ مین بیٹھ کر

دمِ ظہر پھر صورتِ شیعیان — مؤذن نے دی آکے اوسمین اذان

اذان دیچکا جب وہ عالیمقام — دعا کی برائے ظہورِ امام

جو بیٹھا تھا اپنی جگہ مین خموش — بس اوٹھا دلِ زار سے اک خروش

ہوا ضبط دشوار دم چڑھگیا — مرا شغلِ آہ و بکا بڑھگیا

جو مین خوب جی کھولکر رو لیا — غبارِ الم دلسے کچھ دھو لیا

نمازی سب اکبار با صد نیاز — ہوئے آکے مصروفِ وقفِ نماز

بجا لائے سب واجب و مستحب — بطورِ امامیہ وہ حق طلب

وضو سے جو فارغ ہوئے مومنین — برابر صفین منعقد ہوگئین

ہوئین جب صفین منعقد جابجا — اونھین سے یکایک پھر اک شخص اوٹھا

ہوا مقتدا باشکوہِ تمام — عجب مقتدی تھے عجائب امام

عیان رخسے اک نورِ رب ہدا ہے — ملائک حشم قبلۂ اتقیا

ہوئی جب نماز جماعت تمام
بہر واجب و مستحب تا سلام

پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا
وہ سب سجدہ شکر لائے بجا

مخاطب ہوئے مجھ سے پھر ناگہان
کہا کر مفصل حقیقت بیان

کہ تو کون ہی تیرا مذہب ہی کیا
پڑھی کیون نہ تو نے نماز خدا

تفصیل مین نے کہا اپنا حال
پر اسطرح مذہب مین کی قیل و قال

خدا ایک ہی اور کیا مین کہون
تمھارے پیمبر کی امت مین ہون

یہ کہنے لگے مجھسے سب واہ وا
ہوا ابھی اگر اسطرح تو گواہ

ترا اے خدا و شہ مرسلین
نہوگا تجھے فائدہ غیر ازین

کہ دنیا مین بچ جائیگا قتل سے
بہت یون مسلمان ہین نام کے

گر ہان گواہی جو دے تیسری
بلا فاصلہ بعد احمد نبی

بلاشبہ و بیگمان بیحساب
تو ہو داخل خلد ای کامیاب

کہا مین نے سنکر کہو تو سہی — گواہی وہ ہی کون سی تیسری

امامِ جماعت نے ہنسکر شتاب — دیا بات کا میری ایسا جواب

یہ اقرار کر تو بہ تصدیقِ دل — زبان سے بلا وقفہ اب متصل

کہ اوّل جناب علیؑ ولی — بلا ریب ہین جانشینِ نبی

بترتیب بعد اونکے گیارہ امام — خلایق کے ہین رہنما لا کلام

وہ ہین واجب الطاعت و احترام — بحکم خدا مثلِ خیر الانام

سنا جب یہ مین نے بہت خوش ہوا — کیا شکرِ خالق کہا مرحبا

ہو میرا بھی دل سے عقیدہ یہی — سمجھنا نہ ہرگز مجھے اجنبی

با خلاص پیش آئے وہ سب کے سب — پھر اک سمت مسجد مین با صد طرب

مکان ایک رہنے کو ہمکو دیا — وہان جمع ہونے لگے اتقیا

تکلف ہوا ہر طرف سب تمام — نہوتا تھا مجھسے جدا پھر امام

بہت دن وہاں کا نظارہ کیا — بخوبی ہر اک شئے سے واقف ہوا

مذیکھا زراعت کا کچھ اشتغال — کیا آخر کار اک دن سوال

کہ یہ راز ہوتا نہیں مجھپہ فاش — خورش کیا تمھاری ہے کیا ہے معاش

کہا اک جزیرہ کہ خضرا ہے نام — دوم بحر ابیض ہے اور اک مقام

کہ ہے جلوہ افروز ساکن وہاں — سب اولاد پاک امام زمان

اوسے جاسے دو بار ہر سال من — پہنچتا ہے قوت معین ہمین

کہ اکبار ہے آچکا پیشتر — پھر اکبار آئیگا غلہ ادھر

کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ — کہا جب گذر جائینگے چار ماہ

یہ سنکر ہوا بندہ وقف دعا — کہ آئے کہین جلد وہ قافلا

نگذرا تھا چالیسوان دن ابھی — کہ دلکو تمنا ہوئی سیر کی

جو اکبار کی سوے مغرب نگاہ — کہ تھی قافلہ کی اوسی سمت راہ

جو تکنے لگا مین یہ راہ انتظار
ہوئی دور سے ایک شے آشکار

کہا آشنا ون سے یہہ کون شے
سر سطح دریا نمودار ہے

ہوئے دیکھکر سب کے سب شادمان
کہا شکر ہے آئین وہ کشتیان

ابھی تھے اسی ذکر مین ہم وہین
کہ ساحل پہ سب کشتیان آگئین

جو آگے تھی اک سب سے کشتی بڑی
تو کچھ اور پیچھے تھین چھوٹی بڑی

پیاپے وہ تھین بیات سب کشتیان
کہ دریا مین تھے ہفت قلزم روان

بڑی وہ جو کشتی تھی ماہ منیر
ہوا اوس سے رونق فزا مرد پیر

گیا تا بمسجد وہ عالیمقام
کیا پڑھ کے ظہرین مجھکو سلام

یہ پوچھا دیا مین نے حسبدم جواب
کہ ہے تیرا کیا نام تبلا شتاب

کہا پھر مگر ہے مجھے یہ گمان
کہ ہو نام تیرا علی ایجوان

کہا نام ہان ہان یہی ہے مرا
کہا نام کیا ہے ترے باپ کا

مگر اے علی بالیقین لاکلام — وہ مشہور ہی سب مین فاضل ہی نام

کہا سچ کہا آپ نے واقعی — یہی ہی مرے باپ کا نام بھی

مفضل اب ارشاد فرمایئے — سفر مین کہین آپ بھی ساتھ تھے

کہا مین کہین ساتھ تیرے نہ تھا — کہا کہئے پھر از برائے خدا

حقیقت کھلی آپ پر کسطرح — ششدر سا ہوئے بے خبر کسطرح

کہا تیرا سب حال اے حق طلب — یہ شکل و شمائل یہ نام و نسب

سراپا ہوا مجھپہ پہلے عیان — نہین مطلقاً احتیاج بیان

بفضل خدا تجھکو اب شاد کام — وہان لیچلون جسکا خضر ہی نام

غرض بعد یکہفتہ پھر شاد شاد — چلا اوسکے ہمراہ مین بامراد

کہ وہ شیخ ہمنام خیر الورا — مرا راہ خضر مین اک خضر تھا

چلے پندرہ دن جو لیل و نہار — ملا آب دریا سفید اک کنار

وہی تسبیح کرنے لگا یہ کلام — اسی بحر کا بحر ابیض ہے نام

وہ خضرا جزیرہ ہے وہ دیکھ تو — جسے آب دریا نے ہر چار سو

احاطہ کیا ہے بصد آب و تاب — جو ہے صورت خرمن آفتاب

ہوا سیر دریا سے جسدم فراغ — اوتر آئے مرکب سے ہم باغ باغ

عجب شہر دیکھا عجائب بنا — جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا

ہوا محو بخت رسا ہر کہیں — نہ کرکنے دیا شوق نے پر کہیں

ہوئے داخل شہر جب بیقرار — برابر ملے سات پہلے حصار

نظر اے ہر سو شجر سایہ دار — ہر اک شاخ بالید پر برگ و بار

ہر اک سمت نہریں لبالب رواں — خیابان خیابان چمن بندیاں

جا بے خلش خوب رنگ بہار — لب جو ہوا سرو سے ہمکنار

سراپا جو محو تماشا ہوا — تکلف نظر آیا بازار کا

نہین اسمین ہرگز محل خلاف — عمارات سب سنگ مرمر سے صاف

سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان — ملائک شیم انتخاب جہان

تقدس مین یکتائے آفاق سب — سراسر سراپا مین اخلاق سب

مسافر نوازی مین ہر فرد بیش — امیر و جلیل و شریف و رئیس

ہر اک رخسے نور خدا جلوہ گر — ضیا و صفا رشک شمس و قمر

وہ سب نور چشم نبیؐ و علیؑ — تحبتہ سیر نیکو تھے سبھی

خرامان تھے مانند باد سحر — ہمین مسجد جامع آئی نظر

جو مسجد مین پہنچے بہم شادمان — نظر آیا اک مجمع شیعیان

کھلا پھر کہ ہی صدر مین جلوہ گر — وہ عالی مناقب وہ عالی گہر

وہ صاحب شرف سید محترم — وہ رشک سلیمان وہ قدسی خدم

سنا شمس دین محمد ہی نام — وہ ہی نائب و آل آخر امام

ان کی ذی قدر اسم خدا ہی +

ملقب بعالم سر سر وران — بحکم امامِ زمان حکمران

کہ تھا پانچ پشتونکا بیفاصلہ — امامِ زمان تک اوسے فاصلہ

ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان — بہ نقلِ حدیثِ امامِ زمان

اوسے مشغلہ درس کا وعظ کا — مسائل کا مذکور صبح و مسا

یکایک جو مین اوسکے آگے گیا — کہا خیر مقدم خوشامرحبا

مجھے پاس اپنے بلطف و کرم — بٹھایا کہا کھ سفر کے الم

منازل مین تو نے جو دیکھے تعب — یہان ہوگئے مجھپہ آئینہ سب

جو تجھپر گذرتی تھی شام و سحر — پہنچتی تھی مجھکو مفصل خبر

غرض مجھپہ کیا کیا نوازش نہ کی — جگہ مجھکو پہلو مسجد مین دی

مجھے بے طلب یا خادم دیا — طلب خوانِ نعمت پہ ہر دن کیا

غرض ہیزدہ روز ہر صبح و شام — رہا مورد لطف مین شاد کام

کہا کیجئے مجھکو آگہ شتاب — برائے خدا و رسالت مآب

کہ اوس جمعہ کو آپنے واقعی — جماعت مین واجب کی نیت جو کی

مگر کیا جناب امامِ زمان — امامِ زمان سیدِ انس و جان

امامِ زمان خسروِ نیکذات — امامِ زمان قبلۂ شش جہات

امامِ زمان مرکزِ بارگشت — امامِ زمان دلبرِ پنج و ہشت

امامِ زمان سیفِ ربِّ جلیل — امامِ زمان قبلۂ جبرئیل

امامِ زمان مفخرِ انبیا — امامِ زمان خاتم الاوصیا

امامِ زمان دادرِ داوران — امامِ زمان یاورِ یاوران

امامِ زمان شاہِ بالا و پست — امامِ زمان مرکزِ بند و بست

امامِ زمان دستِ ربِّ قوی — امامِ زمان سرِّ کارِ خفی

امامِ زمان خسروِ کائنات — علیہ الثنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت مین حاضر تھا فرمائے — کہ واجب کی نیت کا عقدہ کھلے
فدا اوس پہ مین سب سر خاندان — دکھائے وہ دن جلد رب جہان
رہا عمر بھر جسکا امیدوار — یہانتک کیا رات دن انتظار
سیاہی سفیدی مین کھو کھوگئی — کٹی رات ساری سحر ہوگئی
ہوا اور مجبور تر اب فقیر — تو پہنچا دے یارب بمافی الضمیر
دعاؤن مین تیری جو کچھ ہے اثر — تو پہنچیگا بیشک وہان اے اثر
غرض اوس نے سنکر کیا یہ بیان — نہ تھے رونق افزا امام زمان
مگر نائب خاص اوس شاہ کا — مین حاضر ہون بندہ ہون درگاہ کا
کہا آپ ہین باریاب حضور — کہا اے علی اب ہے یہ بات دور
نہ کانون سے مین نے تکلم سنا — نہ آنکھون سے صورت کو دیکھا ذرا
مگر میرے والد بصد احترام — سنا کرتے تھے خود کلام امام

مرے جد امجد ملا یک جناب — حضوری مین بھی ہو تھے بار یاب
یہ کہہ سن کے سید بمہر و وفا — وہان سے مجھے ساتھہ لیکر اٹھا
طبیعت ہوئی مائل سیر باغ — نہ آیا نظر پھر مجھے غیر باغ
چمن مین صبا گل کھلانے لگی — ہوا ہمکو جنت کی آنے لگی
عجب صحبتین تھین عجب وہ مکان — فدائے گل و بلبل بوستان
دکھانے لگی صورتین جوے آب — بنا صفحۂ خاک آئینہ تاب
شجر ہر طرف پیشتر بار دار — یہی سیب و انگور و امرود و نار
حلاوت مین انگور رشک عسل — انارون مین نایاب ایک ایک پھل
نہ آنکھون نے دیکھے میان جہان — وہ ہر قسم کے میوے کھائے وہان
نثار جوار امام زمان — کہ دنیا مین کی سیر باغ جنان
وہ دن مجھکو خالق نے دکھلایا — کہ مرتی ہے جسدن پہ خلق خدا

جب اک باغ سے سوے باغ گزر — عنادل روش تھا ہمارا گذر

نظر آیا اک مرد صاحب جمال — صلاح و تقدس مین صاحب کمال

کہ دوچادرین صاف پشمین کی — خرامان تھا خود اور رہ وہ متقی

ہوا راہ مین ہمسے جسدم دوچار — سلام اک کیا پھر کیا سایہ وار

عجب صاحب حسن تھا خوش لقا — کہ مین ہو گیا محوِ صنعِ خدا

کیا بڑھ کے سید سے آخر سوال — یہ تھا کون مردِ ملائک خصال

کہا تو مگر دیکھتا ہے وہ کوہ — کہا مینے ہان اے سراپا شکوہ

کہا اوسطِ کوہ مین ایوان — زبس پاک و پاکیزہ ہے اک مکان

شجر اوسمین ہے ایک بالیدہ سر — ہے اک چشمہ جاری بزیرِ شجر

ہے گنبد بھی اک اوسمین تعمیر خشت — سراپا ہے از قبہ ہاے بہشت

شب و روز یہ مرد نیکو سیر — ہمیشہ مع یک رفیقِ دگر

ہو خادم اوسی قبۂ پاک کا
بفرمودۂ خاتم الاوصیا

کہ مین بھی بہر صبح جمعہ وہان
زیارت برائے امام زمان

جو پڑہتا ہون بعد از دو رکعت نماز
بآداب شایستہ و با نیاز

مجھے ایک کاغذ ہو ملتا وہین
کہ اوسمین مطالب مرتبا یقین

ضروری سب احکام لیل و نہار
بہم مومنین مین جو ہون کاروبار

کما حقہ صورت فیصلہ
رقم جزو کل مسئلہ مسئلہ

عمل اوسپہ کرتا ہونہین دیکھکر
بحکم امام زمان بیخطر

مناسب ہے اب تجھکو بھی اے جوان
کہ جا تو برائے زیارت وہان

اوسی قبے کے پاس جا مناکر
زیارت پئے خسرو بحر و بر

یہ سنکر چلا جب چڑہا کوہ پر
ہوا قبۂ پاک تک بس گذر

ملے دونون وہ خادمان امام
کیا ایک نے بڑہ بسبقت سلام

کہا دوسرے سے مکر رہی — سنو یہ مسافر نہین اجنبی
تکلف نکر اس سے اے حق شناس — اسے مین نے دیکھا تھا سید پاس
کہا اوس نے بھی پھر بصدق و صفا — ادھر آئی آئی مرحبا
غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط — رہین صحبتین بڑھگیا اختلاط
مری واسطے نان و انگور لائے — بھر و محبت وہ مجھکو کھلائے
جو وہ ماحضر سب تناول کیا — اوسی چشمے سے جاکے پانی لیا
پڑہین پھر وضو کرکے دو رکعتین — باصرار کین اسطرح منتین
امام زمان تک چلو اب شتاب — زیارت کرون ہو کے مین باریاب
کہا غیر ممکن ہی اے بیشعور — کہ لیجائین تجھکو ہم اونکے حضور
اجازت نہین یہ بھی آٹھون پہر — کہ پہنچائین جاکر کسی کی خبر
یہ سنکر کیا التماس دعا — چلا شہر کو اونسے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گھر — وہی جو کہ دریا مین تھا ہمسفر
کیا منکشف اونپہ سب ماجرا — کہا سنکے تجھکو بھی نام خدا
یہ رتبہ ملا رہنمائی ہوئی — وہان تک تو سیدی بھی سائی ہوئی
وگرنہ بجز سیدِ نامور — ہوا کب یہانتک اک کا گذر
غرض مین جو پھر پیش سید گیا — کہ پندرہوین تھی رمزآدینہ تھا
کہین اکطرف سے اوٹھا غلغلا — تعجب سے مینے کہا کیا ہوا
کہا سنکے سید نے باصد طرب — یہ ہین میرے لشکر کے سردار سب
کہ ہر جمعہ اوسطِ ماہ مین — دعا کرتے ہین منتظر راہ مین
یہ تعجیل ہونا ظہورِ امام — کہ ہی انتظارِ حضورِ امام
اوٹھا مین انھین دیکھنے کو گیا — جو آیا تو سید یہ گویا ہوا
کیا تونے سردارونکا کچھ حساب — کہا مینے ہرگز نہین اے جناب

کہا سنو سیصد ہین مردانِ دین ہماری مددگار ناصر معین
کہ ہین سیزدہ اور باقی ابھی خدا جلد وہ دن دکھائے کبھی
کہا مین نے فرمائے بالضرور کہ حضرت کا کسوقت ہوگا ظہور
کہا اے برادر یہ سرِ خدا خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا
مگر ہین علاماتِ رجعت کئی حادیث مین ہین علامت کئی
بمنت کیا مین نے پھر التماس کہ اے میرے آقا مری جی شناس
بس اے میرے سیدِ قدردان مجھے رہنے دے باب مجاور یہان
سمجھکر شکستہ دل و ناتوان سمجھکر غبارِ رہ کاروان
مسافر سمجھکر مجھے پر تعب سمجھکر مجھے فاقہ کش تشنہ لب
سمجھکر مجھے اشک ای خیرخواہ پڑا رہنے دے زیرِ دامانِ شاہ
سمجھکر مجھے نقشِ پا سایہ وار پڑا رہنے دے زیرِ دیوارِ یار

سمجھکر سگ کوی مہر و وفا — پڑا رہنے دے گلیو مین جا بجا
سمجھکر مجھے اپنے در کا فقیر — پڑا رہنے دے تکیے مین اے امیر
کہا سنکے سید نے تو غم نہ کہا — کہ ہم تیرے غمخوار ہین با وفا
سفر مین ہی کب سے ترا دل ملول — دیا عرصۂ ہجر کو خوب طول
زیادہ نہین اے برادر روا — جو تو خانما نسے رہے اب جدا
کہ تو ہی غریب اور صاحب عیال — نہین خانہ بر دوش افسردہ حال
ہوا حکم شاہِ زمان پیش ازین — کہ رخصت کرون تجکو بس مین حزین
مناسب نہین اسمین گا ہے خلاف — مجھے اور تجکو بہم بیخلاف
مناسب نہین اس مین تا خیر اب — ہی انکار اسمین خلافِ ادب
کہا مین نے میرے تو مین ہوش گم — یہ ممکن ہی تمسے کہ بار دوم
مکرر کرو عرض پیشِ امام — کہ ہو حکم مجکو برائے قیام

کہا اوسنے ممکن نہین یہ محال
نہین پھر گذارش کی مجکو مجال

کہا خیر اجازت تو ہو اسقدر
کہ دیدہ شنیدہ یہانکی خبر

کرون اپنے احباب سے مین بیان
کہا بے تردد مگر ایجان

نہ کہنا فلان و فلان امر تو
سوا اوسکے جو چاہے کر گفتگو

بہت کیا مینے پھر التماس
کہ ای قدر دان میرے حق شناس

بھلا عمر بھر مین کبھی یہ غلام
مشرف بھی ہوگا بدیدار امام

کہا یہ بھی مشکل ہے ممکن نہین
مگر اے علی سن بگوش یقین

کہ ہر مومن پاک جویائے کار
امام الوالامر کو تین بار

بلا ریب ہے دیکھتا بالیقین
سنا سا مگر اوس سے ہوتا نہین

کہا مینے کہئے تو ہو وحیرہ کیا
کہ ہون بندۂ سید الاوصیا

مگر اب تلک شہ کو دیکھا نہین
غلامان خالص مین مین کیا نہین

کہا تو نے دیکھا ہی دو بار ابھی
پھر اکبار ہوگا مشرف کبھی

کیا بار اول جو تو نے سفر
ترا جانب سامرہ تھا گذر

ہوا تھا کہین قافلے سے جدا
گذر نہر بے آب پر تھا ترا

کہ او سو وقت اک راکب نیزدار
ملا اسپ شہب پہ تجھکو سوار

وہ تھے حضرت خاتم الاوصیا
تجھے منتشر دیکھکر دی صدا

کہ کچھ خوف اب تو نکر زینہار
وہ کرتی ہین زیر درخت انتظار

ترے سب رفیقان راہ مراد
تو جا اونسے ملحق ہو با شاد شاد

کہا مین نے ہی راست یہ ماجرا
وہان تھا یونھین مجھپہ واقع ہوا

کہا پھر کہ بار دوم غور کر
جب اوستاد کے ساتھ تھا ہمسفر

ہوا مصر کی راہ مین تو جدا
یکایک کہین قافلہ بر گیا

ہوا خوف سے جب تو بیقرار
سوا ایک پیدا ہوا تیرہ دار

جو تھا اوسکی رانون تلے اہوا — وہ زانو سفید اور تھا قشقہ دار

وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر — کہ اک قریہ ہی جانبِ راست پر

وہان بیخطر جاکے شب باش ہو — کہ آگاہ مذہب سے ہر ایک کو

مفصل کہ احوال اپنا بیان — کہ ہاتھہ آئیگا قافلے کا نشان

کہا مین نے ہان ہی یہی ماجرا — یہ فرمانا بھی آپکا ہے بجا

مگر مجھسے اب کیجئے یہ بیان — ہمارے جناب امامِ زمان

کبھی حجِ کعبہ کو بھی جاتے ہین — زیارت مشاہد کی فرماتے ہین

کہا وسعتِ راہِ دنیا تمام — ہر اک مردِ مومن کی ہی ایک گام

علی پھر یہ پیش امام ہدا — یہ دنیا ہی کیا اور وسعت ہی کیا

کہ حج و زیارت کی خاطر مدام — ہر سال رونق فزا ہین امام

یہ مکہ مدینہ یہ طوس و عراق — ہی سیر سمی سوار براق

ہرا کجا سے ہو کر مشرف یہان — کیا کرتے ہین عود امام زمان

غرض سب یہہ کھہ سن کے مجھسے کہا — کہ تا خیر اب ہی یہان نا روا

علی حسب حکم امام زمن — روانہ ہو تو جلد سوے وطن

کئے پانچ درہم مجھے پھر عطا — کہ ہر اک درم پر یہی سکہ تھا

لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی

الله مرحوم ابن الحسن المهدی قائم بامر الله

کہ رکھتا ہون بہر تبرک مدام — اونہین اپنے ہمراہ مین صبح و شام

مجھے ایک کشتی پہ کر کے سوار — کئے گندم و جو پئے خرج بار

بچے جنس جو کھانے سے بچ لی — ملین یکصد و چل مجھے اشرفی

ارادہ یہ ہی جبتلک زندہ ہون — خدا چاہے جا کر نجف مین رہون

سمند قلم ہی سبک و اثر — ہوئی قطع رہ تک دو اثر

پتا ملکیا کوئے دلدار کا
یہ دنیا ہی اک گام مرد خدا

دو رنگی نہیں اب گوارا مجھے
جدائی کے غم زون نے مارا مجھے

کہ یہ بعد اس قرب پر یا نصیب
کجا گل کا حلوا کجا عند لیب

الٰہی مدد کیا کرون کیا کرون
باین حال بد کیا کرون کیا کرون

الٰہی بحق امام زمان
ذرا سن لے اپنے اثر کی فغان

الٰہی سلام و پیام فقیر
پہنچ جائے پیش بشیر و نذیر

حضور جناب بتول غمین
ستمدیدہ و غمکش و دل حزین

حضور علی ولی بوتراب
کیا جسنے احمد کی بستر پہ خواب

بسبطین شاہنشہ مرسلین
بہار جوانان خلد برین

تو پھر خدمت سید الساجدین
جناب امام زمان تک نہ ہین

الٰہی شب و روز یہ التجا
یہ تفصیل پہنچا مین تیرے فدا

ہوئی مثنوی ختم وقت سحر
موثر ہوے نالہاے اثر

شگفتہ وہ دل جو ہوا کامیاب
ملا موقع عرض و معروض خوب

بحمد خداوند کون و مکان
بشکر عطایا ہو طب اللسان

جو ہی لوح محفوظ یہ مثنوی
تو ہی سیر غیب اسکی تاریخ بھی

خدایار ہین مومنین کامیاب
یہ محزون و مہجور بھی ہو مثاب

تمت بالخیر

ھجری
سنہ ۱۳۰۹

تاریخ تصنیف اینمثنوی از زبان مدعی ایجی اسمی معمی مخفی خبر مرقوم
الحری بالتمامی مولانا المرحوم السید غلام حسین البلگرامی المتخلص بالقدر

چھوٹے مامون سے مرفروز علی — فکر سے کر گئے امداد قلم
شعر لکھنے کو لگا یا جو سگاف — کھل گئی خاطر ناشاد قلم
لوح محفوظ لکھی صل علے — اس قلمرو مین ملی داد قلم
کیا حدیثون کو بنایا تصویر — جذا صنعت بہزاد قلم
مثنوی ہو کہ خدا کی قدرت — دیکھئے زور خداداد قلم
نغمہ بلبل معنی معنی — لفظ مین قمری شمشاد قلم
نہوئی خلق کہی ایسی کتاب — جب سے قایم ہوئی بنیاد قلم
یاد کر کے اونھین سر دھنتا ہے — یہ صریرین ہین کہ فریاد قلم
جگیا سال کا نقشا اے قدر — لوح محفوظ ہی ایجاد قلم

۱۲۸۱ھ

تاریخ تصنیف این متنوی از نتایج افکار سید سند عالم مستند
زبدة العارفین عمدة المحققین فصیح اللسان بلیغ البیان
جناب مولانا زین العابدین ملاذ الله سبحانه محاسنه
فی العالمین نبیرهٔ عالیجناب مستغنی عن الالقاب
افقه الناس مفتی مولانا سید عباس شوستری
الکهنوی اعلی الله مقامه فی دار الکرامة

اثر آن شاعر نازک خیالی	بعین مهر حق کو باد ملحوظ
نوشتاین نامهٔ نامی کی از بے	طبیعت میشود بسیار محظوظ

قلم سال ختامش کرد تحریر
چسان پاکیزه آمد لوح محفوظ
۱۲۸۲